Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

شمارہ 45

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

9 رصفر 1438 ہجری قمری   10 رنبوت 1395 ہجری شمسی   10 رنومبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 4 رنومبر 2016 کو کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ہر ایک منصوبہ جو میرے لئے کیا جاتا ہے خدا دشمنوں کو اس میں نامراد رکھتا ہے

اور باوجود ہزاروں روکوں کے کئی لاکھ تک میری جماعت خدا نے کر دی، پس اگر یہ کرامت نہیں تو اور کیا ہے

اگر اس کی نظیر مخالفوں کے پاس موجود ہے تو وہ پیش کریں ورنہ بجز اسکے کیا کہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

اب ہمارا اور مخالفوں کا جھگڑا انتہا تک پہنچ گیا ہے اور اب یہ مقدمہ وہ خود فیصلہ کرے گا جس نے مجھے بھیجا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

یہ امر قابل تذکرہ ہے کہ عبدالحکیم خان نے اپنے دوسرے ہم جنسوں کی پیروی کر کے میرے پر یہ الزام لگائے ہیں کہ میں جھوٹ بولتا رہا ہوں اور میں دجال ہوں اور حرامخور ہوں اور خائن ہوں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں طرح طرح کی میری عیب شماری کی ہے چنانچہ میرا نام شکم پرست نفس پرست متکبر دجال شیطان جاہل مجنون کذّاب سُست حرامخور عہد شکن خائن رکھا ہے اور دوسرے کئی عیب لگائے ہیں جو اُس کی کتاب المسیح الدجال میں لکھے ہوئے ہیں اور یہی تمام عیب ہیں جو اب تک یہودی حضرت عیسیٰ پر لگاتے ہیں۔ پس یہ خوشی کی بات ہے کہ اس اُمت کے یہودیوں نے بھی وہی عیب میرے پر لگائے مگر میں نہیں چاہتا کہ ان تمام الزاموں اور گالیوں کا جواب دوں بلکہ میں ان تمام باتوں کو خدا تعالیٰ کے حوالہ کرتا ہوں اگر میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ عبدالحکیم اور اُس کے ہم جنسوں نے مجھے سمجھا ہے تو پھر خدا تعالیٰ سے بڑھ کر میرا دشمن اور کون ہوگا اور اگر میں خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا نہیں ہوں تو پھر میں یہی بہتر طریق سمجھتا ہوں کہ ان باتوں کا جواب خدا تعالیٰ پر چھوڑ دوں۔ ہمیشہ اسی طرح پر سنت اللہ ہے کہ جب کوئی فیصلہ زمین پر ہو نہیں سکتا تو اس مقدمہ کو جو اُس کے کسی رسول کی نسبت ہوتا ہے خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور آپ فیصلہ کرتا ہے اور اگر مخالفوں میں سے کوئی غور کرے تو اُن کے الزاموں سے بھی میری کرامت ہی ثابت ہوتی ہے کیونکہ جبکہ میں ایک ایسا ظالم اور شریر آدمی ہوں کہ ایک طرف تو عرصہ پچیس سال سے خدا تعالیٰ پر جھوٹ بول رہا ہوں اور رات کو اپنی طرف سے دو چار باتیں بناتا ہوں اور صبح کہتا ہوں کہ خدا کا یہ الہام ہے اور پھر دوسری طرف خدا تعالیٰ کی مخلوق پر یہ ظلم کرتا ہوں کہ ہزار ہا روپیہ بد دیانتی سے کھا لیا ہے۔ عہد شکنی کرتا ہوں۔ جھوٹ بولتا ہوں اور اپنی نفس پرستی کے لئے اُن کا نقصان کر رہا ہوں اور تمام دنیا کے عیب اپنے اندر رکھتا ہوں۔ پھر بجائے غضب کے خدا کی رحمت مجھ پر نازل ہوتی ہے۔ ہر ایک منصوبہ جو میرے لئے کیا جاتا ہے خدا دشمنوں کو اس میں نامراد رکھتا ہے اور اُن ہزار ہا گناہوں اور افتراؤں اور ظلم اور حرامخوریوں کی وجہ سے نہ میرے پر بجلی گرتی ہے اور نہ زمین میں مَیں دھنسایا جاتا ہوں بلکہ تمام دشمنوں کے مقابل پر مجھے مدد ملتی ہے۔ چنانچہ باوجود کئی اُن کے حملوں کے میں بچایا گیا۔★ اور باوجود ہزاروں روکوں کے کئی لاکھ تک میری جماعت خدا نے کر دی۔ پس اگر یہ کرامت نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر اس کی نظیر مخالفوں کے پاس موجود ہے تو وہ پیش کریں ورنہ بجز اسکے کیا کہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ کیا اُن کے پاس پچیس سال کے مفتری کی کوئی نظیر ہے جس کو باوجود اس مدت کے افترا کے صد ہا نشان تائید اور نصرت الٰہی کے دئے گئے ہوں اور وہ دشمنوں کے ہر ایک حملہ سے بچایا گیا ہو۔ فَاۡتُوۡا بِہَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ۔

خلاصہ کلام یہ کہ اب ہمارا اور مخالفوں کا جھگڑا انتہا تک پہنچ گیا ہے اور اب یہ مقدمہ وہ خود فیصلہ کرے گا جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اگر میں صادق ہوں تو ضرور ہے کہ آسمان میرے لئے ایک زبردست گواہی دے جس سے بدن کانپ جائیں اور اگر میں پچیس سالہ مجرم ہوں جس نے اس مدت دراز تک خدا پر افترا کیا تو میں کیونکر بچ سکتا ہوں۔ اس صورت میں اگر تم سب میرے دوست بھی بن جاؤ تب بھی میں ہلاک شدہ ہوں کیونکہ خدا کا ہاتھ میرے مخالف ہے اے لوگو! تمہیں یاد رہے کہ میں کاذب نہیں بلکہ مظلوم ہوں اور مفتری نہیں بلکہ صادق ہوں۔ میرے مظلوم ہونے پر ایک زمانہ گذر گیا ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ آج سے پچیس برس پہلے خدا نے فرمائی جو براہین احمدیہ میں شائع ہوئی یعنی خدا کا یہ الہام کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ اُس وقت کا الہام ہے جبکہ میری طرف سے نہ کوئی دعوت تھی اور نہ کوئی منکر تھا صرف پیشگوئی کے رنگ میں یہ الفاظ تھے جو مخالف مولویوں نے پورے کئے۔ سو اُنہوں نے جو چاہا کیا۔ اب اِس پیشگوئی کے دوسرے فقرے کے ظہور کا وقت ہے یعنی یہ فقرہ کہ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

★ کپتان ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں میرے پر خون کا مقدمہ دائر کیا گیا میں اُس سے بچایا گیا بلکہ بریّت کی خبر پہلے سے مجھے دیدی گئی۔ اور قانون ڈاک کے خلاف ورزی کا مقدمہ میرے پر چلایا گیا، جس کی سزا چھ ماہ قید تھی اس سے بھی میں بچایا گیا اور بریّت کی خبر پہلے سے مجھے دے دی گئی۔ اسی طرح مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں ایک فوجداری مقدمہ میرے پر چلایا گیا آخر اس میں بھی خدا نے مجھے رہائی بخشی اور دشمن اپنے مقصد میں نامراد رہے اور اس رہائی کی پہلے مجھے خبر دی گئی۔ پھر ایک مقدمہ فوجداری جہلم کے ایک مجسٹریٹ سنسار چند نام کی عدالت میں کرم دین نام ایک شخص نے مجھ پر دائر کیا اس سے بھی میں بَری کیا گیا اور بریّت کی خبر پہلے سے خدا نے مجھے دے دی۔ پھر ایک مقدمہ گورداسپور میں اسی کرم دین نے فوجداری میں میرے نام دائر کیا اس میں بھی میں بَری کیا گیا اور بریّت کی خبر پہلے سے خدا نے مجھے دی اسی طرح میرے دشمنوں نے آٹھ حملے میرے پر کئے اور آٹھ میں ہی نامراد رہے اور خدا کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آج سے پچیس سال پہلے براہین احمدیہ میں درج ہے یعنی یہ کہ یَنۡصُرُکَ اللّٰہُ فِیۡ مَوَاطِنَ۔ کیا یہ کرامت نہیں؟۔ منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 188 تا 190)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے وقار کو قائم رکھنے کی ہر دم کوشش کریں، اپنی اَناؤں کو ختم کریں اور محض لِلّٰہ کام کریں

اپنے نیک عملی نمونہ سے اسلام احمدیت کی تبلیغ کریں، آپ کا نیک نمونہ ہی ہے جس کو دیکھ کر لوگ اسلام احمدیت کی طرف آئیں گے

اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم انعام خلافت کی صورت میں آپ کو عطا ہوا ہے جس کی برکت سے آپ وحدت کی لڑی میں پروئے گئے ہو، اس نعمت کی قدر کرو اور اس رسی کو مضبوطی سے پکڑو

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو آپ کیلئے روحانی فیوض و برکات کا ذریعہ بنائے، آپ اپنے اندر نیک اور پاک روحانی تبدیلی پیدا کرنے والے ہوں

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ جاپان منعقدہ 3، 4؍مئی 2016

جماعت احمدیہ جاپان کا 33واں جلسہ سالانہ 4، 3 مئی 2016ء کو مسجد بیت الاحد جاپان میں منعقد کیا گیا۔ 1981 سے جماعت احمدیہ جاپان کو جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ پہلا جلسہ ٹوکیو میں ہوا تھا جس میں 5؍احباب جماعت اور 3 جاپانی مہمان شامل ہوئے تھے۔ بعد ازاں مختلف مقامات پر مختلف کمیونٹی سنٹرز میں جلسے منعقد ہوتے رہے۔ جماعت احمدیہ جاپان کو امسال یہ جلسہ مسجد ''بیت الاحد'' میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس مسجد کا افتتاح حضور انور نے نومبر 2015 میں فرمایا تھا۔ جماعت احمدیہ جاپان کی ویب سائٹ، سوشل میڈیا اور پریس ریلیز کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی تاریخوں اور پروگراموں کی تشہیر کی گئی۔ افراد جماعت احمدیہ جاپان کے علاوہ ملائیشیا، انڈونیشیا، سری لنکا، امریکہ، پاکستان اور متحدہ عرب امارات سے مہمانان کرام جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ کے دو دنوں کے دوران مذہبی رہنماؤں، یونیورسٹیوں کے پروفیسرز، اسکولوں کے اساتذہ اور طلبہ سمیت 68 جاپانی مہمان جلسہ سالانہ کے مختلف سیشنز میں شریک ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے لئے از راہِ شفقت اپنا پیغام بھی بھجوایا جو الفضل انٹرنیشنل لندن 24 جون 2016 کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هو النّاصر

پیارے احباب جماعت احمدیہ جاپان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ جاپان کو اپنا 33واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو آپ کے لئے روحانی فیوض و برکات کا ذریعہ بنائے۔ آپ اپنے اندر نیک اور پاک روحانی تبدیلی پیدا کرنے والے ہوں۔

یاد رکھیں کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کا قیام اس لئے فرمایا ہے کہ اس میں داخل ہونے والے اپنے اخلاق اور اعمال اور تقویٰ میں ترقی کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ان کو حاصل ہو۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔''

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 78)

نیز فرمایا: ''تم جو میرے ساتھ ایک سچا تعلق پیدا کرتے ہو۔ اس سے یہی غرض ہے کہ تم اپنے اخلاق میں، عادات میں ایک نمایاں تبدیلی کرو جو دوسروں کے لئے ہدایت اور سعادت کا موجب ہو۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 151)

پس جماعت احمدیہ کے قیام کے یہ اغراض و مقاصد ہیں۔ آپ میں سے ہر احمدی کو یہ مقاصد ہر وقت اپنے مدّنظر رکھنے چاہئیں۔ اخلاق میں اور عادات میں پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ عبادات کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ آپس میں پیار و محبت کی فضا قائم کریں۔ اپنے جذبات نفس سے پاک ہونے اور نفسانیت اور اپنی اَناؤں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے ارادوں کے اندر چلنے کے لئے جدوجہد کریں۔ اپنا ایسا نمونہ پیش کریں جس سے جماعت کا وقار قائم ہو۔ کیونکہ آپ نے اس زمانہ کے امام کو مانا ہے اور آپ کے اعمال کا اثر آپ کی اپنی ذات تک محدود نہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ بلکہ خدا کی ذات تک پہنچتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں ایک بار پھر ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر نہ صرف میری ذات تک بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسانِ کاملؐ کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ذات تک پہنچتا تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پرواہ تھی، مگر اس پر بس نہیں ہوتی۔ اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے...... اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔ پس اُسکی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کیلئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ تا کہ اُن لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 104 تا 105)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے وقار کو قائم رکھنے کی ہر دم کوشش کریں۔ اپنی اَناؤں کو ختم کریں اور محض لِلّٰہ کام کریں۔ اپنے نیک عملی نمونہ سے اسلام احمدیت کی تبلیغ کریں۔ آپ کا نیک نمونہ ہی ہے جس کو دیکھ کر لوگ اسلام احمدیت کی طرف آئیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم انعام خلافت کی صورت میں آپ کو عطا ہوا ہے جس کی برکت سے آپ وحدت کی لڑی میں پروئے گئے ہو۔ اس نعمت کی قدر کرو اور اس رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ خلافت کی اطاعت کا جوُا اپنی گردنوں پر پہنو۔ اسی سے تمہاری روحانی بقا ہے۔ اسی کے ذریعہ سے تمہاری روحانی ترقیات کے دروازے کھلیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ آپ کو ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعودؑ کی توقعات کے مطابق گزارنے کی توفیق دے۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

سٹڈی ابراڈ

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

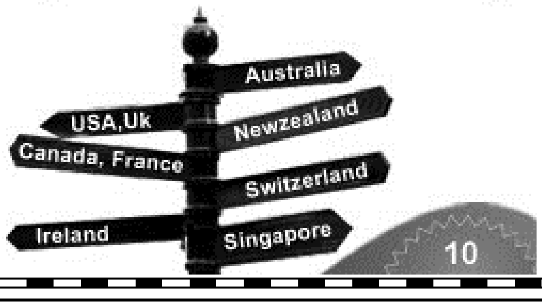

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

جو انسان بھی دنیا میں آیا اس نے ایک دن یہاں سے رخصت ہونا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ جن کو اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کی بھی توفیق عطا فرمائے اور انسانیت کی خدمت کی بھی توفیق عطا فرمائے

سلسلہ کے دیرینہ خادم اور مبلغ مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کی واقف زندگی ڈاکٹر مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب (مرحوم) کی وفات

مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21ر اکتوبر 2016ء بمطابق 21ر اخاء 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الاسلام، ٹورانٹو، کینیڈا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج میں جماعت کے دو خادموں کا ذکر کروں گا جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے جن میں سے ایک مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب ہیں۔ اور دوسری فضل عمر ہسپتال کی شعبہ گائنی کی ڈاکٹر نصرت جہاں ہیں۔ جو انسان بھی دنیا میں آیا اس نے ایک دن یہاں سے رخصت ہونا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ جن کو اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کی بھی توفیق عطا فرمائے اور انسانیت کی خدمت کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

بشیر رفیق خان صاحب پرانے، دیرینہ خادم سلسلہ مبلغ سلسلہ تھے۔ پھر مختلف انتظامی کاموں میں بھی ان کو مقرر کیا گیا۔ بڑی خوش اسلوبی سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان کا 11ر اکتوبر 2016ء کو تقریباً 85 سال کی عمر میں لندن میں انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے (BA) کیا۔ پھر شاہد کی ڈگری جامعۃ المبشرین سے 1958ء میں حاصل کی۔ یہ خاندان پرانا احمدی خاندان ہے۔ ان کی والدہ کا نام فاطمہ بی بی تھا جو حضرت مولوی محمد الیاس خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی بیٹی تھیں۔ ان کے والد کا نام دانشمند خان تھا۔ وہ 1890ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے اور صاحب رؤیا و کشوف آدمی تھے۔ بشیر رفیق خان صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد نے 1921ء میں احمدیت قبول کی تھی جس پر گاؤں والوں نے ان کا بائیکاٹ بھی کر دیا۔ ان کے والد کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک خط بشیر خان صاحب کو لکھا تھا کہ آپ کا خط ہمیشہ آپ کے بزرگ باپ کی یاد دلا کر ان کے لئے دعا کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ قول اور فعل میں تضاد سے پاک، خلوص اور سچائی کا مجسمہ تھے۔ یہ ہے وہ خصوصیت جو ایک احمدی کی، ایک مومن کی شان ہے۔ لکھتے ہیں کہ مجھے ان سے گہرا تعلق تھا اور ہے اور اس کا اظہار ہمیشہ دعا کی صورت میں ہوتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ان کی ساری اولاد کو ان کا حقیقی وارث بنائے۔ ان کی شادی 1956ء میں سلیمہ ناہید صاحبہ سے ہوئی جو عبدالرحمن خان صاحب کی بیٹی تھیں جو خان امیر اللہ خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ ان کی اولاد میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ 1945ء میں خان صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل ہوئے اور اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی۔ انہی دنوں ایک خطبہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوجوانانِ احمدیت کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کی چنانچہ نماز جمعہ کے ختم ہوتے ہی کئی نوجوانوں نے اپنے نام پیش کئے اور ان خوش نصیب نوجوانوں میں یہ بھی شامل تھے۔ اور اس زمانے میں باقاعدہ انتظام اس طرح نہیں تھا تو اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذاتی خط ان کو ملا کہ آپ کا وقف قبول کیا جاتا ہے۔ 1947ء تک جب تک پارٹیشن نہیں ہوئی انہوں نے قادیان میں تعلیم جاری رکھی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد یا شاید پارٹیشن سے کچھ عرصہ پہلے اپنے علاقے میں چلے گئے تھے۔ کالج میں جب داخلہ لے لیا تو یہ کہتے ہیں اچانک ایک دن مجھے پرائیویٹ سیکرٹری کا خط ملا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ قادیان میں ایک پٹھان طالبعلم تھا جس نے زندگی وقف کی تھی لیکن اس کا نام نہیں پتا کون تھا اور پارٹیشن کی وجہ سے ریکارڈ بھی گم ہو گیا یا ربوہ میں موجود نہیں۔ اس کا پتا کریں۔ 1945ء میں پڑھنے والے طلباء میں سے کون تھا وہ جس نے وقف کیا تھا۔ اتفاق سے ان کے گھر خط آیا۔ انہوں نے لکھا کہ وہ مَیں ہی تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انہیں حکم دیا کہ فوراً ربوہ حاضر ہو جائیں اور تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ لو اور بی اے کرو۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وہاں کے پرنسپل تھے۔ کہتے ہیں کہ 1953ء میں جب امتحان کی تیاری میں مصروف تھا تو اچانک اینٹی احمدیہ فسادات پھوٹ پڑے اور اسی حالت میں ہم نے امتحان بھی دیا اور کہتے ہیں اس امتحان کا جو نتیجہ نکلا اس سے مجھے بڑا سخت صدمہ پہنچا کیونکہ مَیں فیل ہو گیا۔ لیکن کہتے ہیں کہ ساتھ مجھے یہ بھی پریشانی تھی کہ اگر مجھے فیل ہی ہونا تھا تو اللہ تعالیٰ نے تو امتحان سے پہلے مجھے پرچہ بھی دکھا دیا تھا کہ یہ پرچہ آئے گا اور وہ آیا بھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی بڑے وثوق سے کہا تھا کہ تم پاس ہو جاؤ گے۔ کہتے ہیں میرا ایمان اس بات پر بعض دفعہ متزلزل ہونے لگ جاتا تھا۔ اخبارات میں نتیجہ آیا۔ میں بڑا افسردہ بیٹھا تھا۔ میرے والد صاحب نے پوچھا کیا وجہ ہوئی؟ تو میں نے وجہ بتائی تو انہوں نے کہا کہ کوئی بات نہیں۔ دوبارہ امتحان دے دینا کیونکہ فسادات کی وجہ سے پنجاب میں تیاری نہیں کر سکے ہو گے۔ چند دن گزرے تو ان کے والد صاحب نے کہا کہ مَیں جب بھی تمہارے لئے دعا کرتا ہوں تو مجھے تو یہی آواز آتی ہے کہ بشیر احمد تو پاس ہو چکا ہے۔ اور جو میں نے کالج کا نتیجہ دکھایا تو خیر خاموش ہو جاتے تھے۔ پھر چند دن بعد کہتے مجھے تو یہی جواب آ رہا ہے کہ تم پاس ہو چکے ہو۔ کہتے ہیں ایک دن اتفاق سے ڈاک میں بہت سارے خطوط آ گئے۔ اس میں ایک خط یونیورسٹی کی طرف سے بھی تھا جو میں نے کھولا تو میں حیران رہ گیا۔ یونیورسٹی نے کہا کہ غلطی سے تمہیں فیل قرار دے دیا گیا تھا۔ اب پرچوں کی دوبارہ پڑتال ہونے کے بعد تم پاس قرار دیئے گئے ہو۔ کچھ دنوں کے بعد یہ کہتے ہیں کہ مَیں خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور سے سارا واقعہ بیان کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ مَیں نے تمہیں بتایا تھا کہ مجھے دعاؤں کے بعد تمہارے پاس ہونے کی خبر دی گئی ہے جس کی اطلاع مَیں نے تمہیں کر دی تھی کہ تم پاس ہو جاؤ گے۔ پس یہ جو رزلٹ آیا ہے واضح ہے۔ خدائی بات کو کون ٹال سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا تو بتایا تھا۔ یہ تو پھر مذاق بن جاتا کہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو بھی اور ان کے والد کو بھی یہ بتا رہا ہے اور رزلٹ اَور ہے۔ آخر وہی بات صحیح ثابت ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے بتائی تھی۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ جامعہ میں داخل ہو جاؤ اور شاہد کی ڈگری حاصل کرو۔ میری خواہش ہے کہ تمہیں میدان تبلیغ میں بھجوایا جائے۔ کہتے ہیں کہ جامعہ کی ہماری کلاس کو یہ خاص اعزاز بھی حاصل تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی چند مرتبہ وہاں تشریف لائے اور مختلف علوم میں مہارت حاصل کرنے کے طریقے کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی کہ ہر طالبعلم کو اپنی لائبریری بنانی چاہئے اور کتابیں خریدنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اور یہ بات ایسی ہے جو ہر جامعہ کے طالبعلم کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔ اب دنیا میں بے شمار جامعات ہیں، واقفین زندگی ہیں ان کو اپنی لائبریریاں بنانی چاہئیں۔ گزشتہ دنوں لندن میں مربیان کی میٹنگ تھی وہاں بھی مَیں نے ان کو کہا تھا کہ مربیان کی اپنی لائبریریاں بھی ہونی چاہئیں، صرف جماعتی لائبریری پہ انحصار نہ کریں۔ کہتے ہیں جامعۃ المبشرین کی درسگاہ سے شاہد کی ڈگری لے کر مَیں وکالت تبشیر میں حاضر ہو گیا۔ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تھے۔ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو انگلستان بھجوا دیا جائے۔ پھر کہتے ہیں انگلستان جانے کے لئے بھی وکیل التبشیر مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تفصیلی ہدایات لکھوائیں، دعائیں دیں، رخصت کیا، معانقہ کیا اور انگلستان 1959ء میں آپ کی تقرری ہوئی۔ وہاں پہنچ گئے اور مسجد فضل لندن میں نائب امام کے طور پر خدمات کا سلسلہ شروع ہوا۔ کہتے ہیں کہ 1959ء میں جب انگلستان کے لئے روانہ ہوئے تو ایک دن مولانا جلال الدین صاحب شمس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے کچھ نصائح کرنے کی درخواست کی۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس بھی بڑا لمبا عرصہ امام مسجد لندن رہے تھے تو انہوں نے مختلف نصائح کیں اور فرمایا کہ ایک نصیحت میں تمہیں کرتا ہوں وہ یہ ہے اور میں نے اپنی زندگی میں اس نصیحت سے بڑا فائدہ اٹھایا ہے کہتے ہیں شمس صاحب نے فرمایا کہ مَیں ملک شام میں مبلغ تھا تو میرے ذریعہ سے ایک متموّل گھرانے کے ایک فرد جناب منیر الحصنی صاحب نے احمدیت قبول کر لی۔ پرانے احمدی تھے۔ بڑے مخلص احمدی تھے۔ اس کے بعد ہی شام میں پھر جماعت پھیلی ہے۔ کہتے ہیں اور اس کے بعد دن بدن ان کا خدمت دین کا جذبہ اور جوش ترقی کرتا گیا۔ منیر الحصنی صاحب روزانہ عصر کے بعد مشن ہاؤس آ جاتے تھے۔ شام میں اس زمانے میں مشن ہاؤس ہوتا تھا۔ اس زمانے میں پابندیاں نہیں تھیں۔ شمس صاحب کہتے ہیں اور بڑے شوق سے میرے لئے وہ کھانا تیار کیا کرتے تھے اور اس پہ بڑا اصرار کرتے تھے اور پھر شام کو ہم دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ ایک دن جب ہم کھانے پہ بیٹھے تو میں نے منیر الحصنی صاحب سے کہا کہ آج سالن میں نمک زیادہ ہے آئندہ احتیاط کریں۔ منیر الحصنی صاحب کچھ دیر خاموش رہے پھر کہنے لگے مولانا صاحب آپ تو جانتے ہیں کہ میرے گھر پر خدمت کے لئے کئی ملازم موجود ہیں۔ بڑے امیر آدمی تھے۔ حتی کہ جب میں شام کو گھر جاتا ہوں تو میرے بوٹ کے تسمے بھی میرا نوکر آ کر کھولتا ہے۔ میں نے اپنے گھر میں کبھی ایک پیالی چائے بھی خود نہیں بنائی۔ میں یہاں آ کر آپ کے لئے جو کھانا بناتا ہوں وہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرتا ہوں ورنہ کہاں مَیں اور کہاں سالن کی تیاری۔ اس

لئے اگر مجھ سے مصالحہ کم یا زیادہ ڈالنے میں کوئی کوتاہی ہو جایا کرے تو معاف کر دیا کریں کہ کھانا بنانا میرا کام نہیں ہے۔ یہ واقعہ سنا کر حضرت مولوی شمس صاحب فرمانے لگے کہ اس واقعہ سے مَیں نے یہ سبق سیکھا کہ ہماری خدمت یعنی مبلغین کی خدمت جو احباب بہت خوشی سے کرتے ہیں وہ ہماری ذات کی وجہ سے ہرگز نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور سلسلہ احمدیہ کی محبت میں کرتے ہیں اس لئے ہمیں ہمیشہ یہ بات مدّنظر رکھنی چاہئے کہ جتنی بھی کوئی خدمت ہماری کرتا ہے یہ اس کا ہم پر احسان ہے۔ اگر ان سے کوتاہی ہو جائے تو ہمارا کوئی حق نہیں کہ ان سے باز پرس کریں یا انہیں ٹوکیں۔ بہر حال عجیب عجیب وفا سے بھرے ہوئے، اخلاص سے بھرے ہوئے لوگ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو عطا فرمائے اور ابتدا سے اب تک عطا فرماتا چلا جا رہا ہے۔

یہ کہتے ہیں کہ 1964ء میں مکرم چوہدری رحمت خان صاحب جو وہاں لندن مسجد کے امام تھے بیماری کی وجہ سے واپس گئے تو ان کو مسجد فضل کا امام مقرر کر دیا گیا۔ 1960ء میں بشیر رفیق صاحب نے انگریزی رسالہ مسلم ہیرلڈ بھی جاری کیا اور شروع میں دس صفحات پر مشتمل تھا۔ ایڈیٹر بھی خود تھے اور باقی کام بھی خود کرتے تھے۔ 1962ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک پر اخبار احمدیہ کے نام سے پندرہ روزہ اخبار شائع کرنا شروع کیا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس اخبار کا بانی بھی میں تھا اور ایک لمبے عرصے تک ایڈیٹر بھی ہونے کا شرف حاصل رہا اور با قاعدگی سے اس کے لئے مضمون بھی لکھتے رہنے کی توفیق ملی۔ بڑے علمی آدمی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کا بھی شرف انہیں حاصل ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1967ء سے لے کر اپنے دور خلافت میں یورپ کے آٹھ دورے کئے ان میں سے سات دوروں میں مولانا بشیر رفیق صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے قافلہ میں شامل رہے۔ دو دفعہ دوروں میں بطور پرائیویٹ سیکرٹری بھی شامل ہونے کی توفیق ملی۔ 1970ء میں واپس پاکستان آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر تقرر ہوا۔ 1971ء میں پھر لندن واپس آئے اور امام کے طور پر اپنی سابقہ ذمہ داریاں دوبارہ سنبھالیں۔ 1976ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ بطور ان کے پرائیویٹ سیکرٹری کے امریکہ اور کینیڈا کے دورے پر جانے کی بھی ان کو سعادت ملی۔ مئی 1978ء میں جو بین الاقوامی کسر صلیب کانفرنس لندن میں ہوئی تھی اس میں شمولیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تشریف لائے تھے اور اس کے انتظامات کو پایہ تکمیل کو پہنچانے کے لئے احباب جماعت برطانیہ، مجلس عاملہ انگلستان اور کانفرنس کمیٹی نے دن رات ایک کر کے کام کیا اور ٹیم ورک کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ ان کی سرکردگی میں یہ کام ہوا۔ 1964ء تا 70ء اور پھر 71ء تا 79ء امام مسجد فضل لندن رہے۔ مسلم ہیرلڈ میگزین کے بانی ایڈیٹر 61ء تا 79ء، پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 70ء تا 71ء۔ پھر نومبر 85ء میں آپ وکیل الدیوان تحریک جدید مقرر ہوئے، 87ء تک رہے۔ وکیل التصنیف ربوہ 82ء تا 85ء۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر ربوہ 83ء تا 84ء۔ ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن 1987ء تا 1997ء۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز 1983ء تا 1985ء۔ چیئرمین بورڈ آف ایڈیٹرز ریویو آف ریلیجنز 1988ء تا 95ء، ممبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان 1971ء تا 1985ء۔ ممبر افتاء کمیٹی 1971ء تا 1973ء۔ ممبر بورڈ قضاء 1984ء تا 1987ء۔ اور اسی طرح بعض دنیاوی پوسٹوں پر کام کی بھی ان کو توفیق ملی۔ روٹری کلب وانڈزورتھ کے ممبر تھے اور وائس پریذیڈنٹ تھے۔ پھر پریذیڈنٹ روٹری کلب بھی مقرر ہوئے۔ 1968ء میں لائبیریا کے صدر مملکت جناب ٹب مَین کی دعوت پر بطور مہمان خصوصی انہیں بلایا گیا اور لائبیریا کا اعزازی چیف مقرر کیا گیا۔

اور ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ بڑی با قاعدگی سے تہجد ادا کرتے اور بڑے التزام سے دعا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ نام لکھ کر دعا کرتے تا کہ کسی کا نام بھول نہ جائیں۔ کثرت سے درود بھیجنے والے، چندے کی اہمیت کو ہم پہ بڑا واضح کیا۔ ان کے بھائی کرنل نذیر ان کا واقعہ لکھتے ہیں جو مختصر میں نے بیان کیا تھا کہ حضرت خلیفہ ثانی نے جب بلایا تو اس وقت انہوں نے لاء کالج میں داخلہ لے لیا تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جو خط آیا ان کے والد کو کہ ان کو بھیجیں تو انہوں نے کہا کہ میں وکالت کر کے جماعت کی زیادہ بہتر خدمت کر سکتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس کے جواب میں لکھا کہ ہمیں دینی وکیل چاہئیں، دنیاوی نہیں۔ جو رتبہ، عزت، دولت اور شہرت وہ دنیا میں دیکھنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ اسے وقف کی برکت سے دے دے گا۔ کہتے ہیں والد صاحب نے جب یہ خط بھائی کو دیا تو خط پڑھ کر بغیر کسی سوال کے اپنا سامان اٹھایا اور ربوہ کو چلے گئے۔ اور پھر یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے الفاظ بھی کیسے پورے کئے۔ وکیل بنتے تو دنیاوی وکیل تھے۔ دنیاوی اعزازات بھی ملے اور دینی خدمت کا بھی موقع ملا اور ان کے یہ بھائی لکھتے ہیں کہ جو خلیفہ ثانی نے لکھا تھا وہ سب کچھ وقف کی برکت سے ملا۔ مرتبہ بھی ملا، عزت بھی ملی، شہرت بھی ملی اور سب کچھ ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی بھرپور زندگی انہوں نے گزاری ہے۔ خلافت سے بھی ان کا بڑا وفا کا تعلق تھا۔ بڑا عرصہ ان کو دل کی بڑی تکلیف تھی۔ ان کا دل کا آپریشن بھی ہوا۔ ایک وقت میں تو بالکل ناامیدی کی کیفیت تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نئی زندگی دی۔ اس بیماری کی وجہ سے ان کو کمزوری بھی بہت ہوتی تھی لیکن بڑی با قاعدگی سے یہ نہ صرف مجھے خط لکھتے تھے اور وفا کا اور اخلاص کا اظہار کیا کرتے تھے بلکہ جہاں بھی ان کو پتا لگتا کہ میں جس فنکشن میں شامل ہو رہا ہوں یہ ضرور وہاں آیا کرتے تھے اور پھر واکر کے ذریعہ سے یا جس طرح بھی بعض دفعہ کمزوری میں ان کو میں نے دیکھا ہے جمعوں پہ ضرور شامل ہوا کرتے تھے۔ چل کے آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی اخلاص و وفا سے جماعت کے ساتھ تعلق رکھنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا ذکر جیسا کہ مَیں نے کہا محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں مالک صاحبہ کا ہے جو حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کی بیٹی تھیں۔ 11 راکتوبر 2016ء کو لندن میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ تھیں تو یہ ربوہ میں لیکن برٹش نیشنل تھیں۔ ہر سال آیا کرتی تھیں۔ کچھ تو اپنی جو پیشہ وارانہ مہارت کو بڑھانے کے لئے بھی مختلف ہسپتالوں میں جاتی تھیں اور کچھ عرصہ سے بیمار تھیں۔ کچھ علاج بھی کروا رہی تھیں اس لئے یہاں تھیں اور یوکے (UK) کے جلسہ کے بعد ایک دم ان کو انفیکشن ہوا۔ چیسٹ (chest) انفیکشن ہوا۔ بڑھتا چلا گیا۔ پھر پھیپھڑوں نے کام کرنا بند کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کافی ریکوری (recovery) ہو گئی تھی اور ڈاکٹر کچھ پُر امید بھی تھے۔ لیکن ساتھ ہی یہ خطرہ بھی تھا کہ اگر دوبارہ انفیکشن کا حملہ ہوا تو بچنا مشکل ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی دوبارہ ایک دن اچانک حملہ ہوا اور اس بیماری کے بعد چند گھنٹوں میں ان کی وفات ہو گئی۔

ان کی پیدائش 15 راکتوبر 1951ء کی ہے۔ کراچی میں پیدا ہوئیں۔ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کے والد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب بھی پرانے خادم سلسلہ تھے۔ حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب کے بیٹے تھے۔ ان کا آبائی وطن نجیب آباد ضلع بجنور تھا جو یُوپی (UP) میں واقعہ ہے۔ انہوں نے یعنی ڈاکٹر نصرت جہاں کے دادا نے 1900ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بذریعہ خط بیعت کی اور پھر 1903ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ملاقات کی سعادت پائی۔ حضرت مولانا خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق کہ اپنے بیٹے کو دین کے لئے وقف کرنا مولانا عبدالمالک خان صاحب کو بچپن سے ہی وقف کر دیا تھا گو ان کی پیدائش بعد کی ہے۔ 1911ء میں ان کی پیدائش ہوئی۔ مولانا نے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کے بعد 1932ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کیا۔ اس کے بعد ان کو ایک بڑی اچھی ملازمت مل گئی لیکن مولوی عبدالمالک خان صاحب کے والد نے انہیں لکھا کہ مَیں نے تمہیں اس لئے نہیں پڑھایا کہ تم دنیا کماؤ۔ کسی ایک کو دین بھی کمانا چاہئے۔ یہ خط ملتے ہی مولانا عبدالمالک خان صاحب نے استعفیٰ دیا اور قادیان واپس آ کر مبلغین کلاس میں شمولیت اختیار کر لی اور یہی اخلاص اور وفا کا جذبہ تھا جو ڈاکٹر نصرت جہاں میں بھی تھا۔ یوکے (UK) سے انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ پہلے ایم۔ بی۔ ایس پاکستان سے کیا پھر یُوکے (UK) سے سپیشلائز کیا۔ اَور کہیں بھی وہ جاتیں تو لاکھوں روپیہ روزانہ کما سکتی تھیں لیکن دین کی خدمت کے لئے، انسانیت کی خدمت کے لئے چھوٹے سے شہر میں، ربوہ میں آ کر آباد ہو گئیں اور ہسپتال کی اُس وقت جو بھی ضرورت تھی اُس ضرورت کو پورا کیا اور پھر تمام عمر بے نفس ہو کر ایسی خدمت کی جو انتہائی معیار پر پہنچی ہوئی تھی۔ ان کے بارے میں بہت سے لوگوں نے مجھے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے، سب بیان کرنے مشکل ہیں۔ بعض مَیں آگے جا کے بیان کروں گا۔ ان کی ایک ہی بیٹی ہیں عائشہ نزہت وہ اس وقت یوکے میں ہی اپنے خاوند کے ساتھ مقیم ہے۔ ان کے تین بچے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحبہ نے پاکستان میں فاطمہ جناح میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا پھر انگلستان سے آر.سی.او.جی یعنی گائنی سپیشلسٹ کا کورس کیا (Royal College of Obstetricians and Gynaecologists) 1985ء میں فضل عمر ہسپتال میں اپنی خدمات کا آغاز کیا اور 20 راپریل 1985ء سے اب تک یہ خدمت سرانجام دیتی رہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا بیمار بھی تھیں۔ ان کو کچھ جگر کی بیماری تھی اس کے علاج کے سلسلہ میں یہ رخصت لے کر 5 راپریل کو لندن آئی تھیں۔ علاج ہو رہا تھا اور علاج اللہ کے فضل سے کامیاب ہو گیا تھا۔ پھر ان کو جلسہ کے بعد chest infection ہوا اس سے بھی کچھ حد تک لگ رہا تھا کہ واپسی ہے لیکن پھر اچانک حملہ ہوا اور وفات ہوئی۔

ان کے داماد مقبول مبشر صاحب کہتے ہیں خدا پر نہایت درجہ توکل تھا۔ عبادت کا ذوق تھا۔ قرآن سے محبت تھی۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ پوری طرح شرح صدر سے خلافت کی اطاعت، خدمت خلق، مریض کی شفا اور آرام ان کی پہلی ترجیح تھی۔ اور جو باتیں یہ بیان کر رہے ہیں مَیں ذاتی طور پر بھی گواہ ہوں یہ کوئی مبالغہ نہیں ہے بلکہ حقیقت میں یہ باتیں ہیں جو اُن میں تھیں۔ ہر سرجری سے پہلے اور علاج سے پہلے دعا کرتیں۔ روزانہ صدقہ دیتیں۔ ربوہ میں موجود بزرگوں کو اپنے مریضوں کی شفا یابی کے لئے کہتیں۔ بہت سے نادار مریضان کا اپنی جیب سے یا قریبی دوستوں کے خرچ سے علاج کرواتیں۔ جماعت کے پیسے کا بھی بہت درد رکھتی تھیں۔ ہر وقت کوشش کرتیں کہ کم سے کم خرچ ہو۔ جماعت کا ایک روپیہ بھی ضائع نہ ہو۔ یہ کہتے ہیں کہ مَیں لاہور میں پرائیویٹ ہسپتال میں کام کرتا تھا تو مجھ سے پوچھتیں کہ فلاں چیز تم نے کس کمپنی سے کس قیمت پہ خریدی ہے اور فلاں دوائی تم کس کمپنی سے کس قیمت پہ خریدتے ہو۔ پھر اگر موزوں ہوتی تو وہی چیز فضل عمر ہسپتال کے لئے ان اداروں سے کم قیمت پر خریدوا دیتیں۔ والدین سے بھی محبت تھی ان کی خدمت بھی بہت کی۔ ان کی والدہ کی لمبی بیماری کے باوجود ان کی انہوں نے بہت خدمت کی۔ اپنے فرائض بھی پورے کئے اور والدہ کی خدمت بھی کی۔ اور اپنی بیماری بھی آخری ایام میں بڑی ہمت سے گزاری۔ آخری بیماری کے دوران تقریباً دو مہینے ہسپتال رہی ہیں۔ ہمیشہ یہی کہتی تھیں کہ تلاوت سناؤ۔ گھر میں بھی

کلامُ الامام

”زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے
برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

”تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

بچوں کو نماز اور تلاوت کی تاکید کرتیں۔ کوئی نیکی کی بات بچوں میں دیکھتی تھیں، تلاوت کرتے دیکھتیں تو خوش ہوتیں اور انعام دیتیں اور دعا دیتیں۔ مبشر صاحب کہتے ہیں ہماری بیٹی جب بارہ سال کی ہوئی تو اس کو سر ڈھانپنے اور پردے کا خیال رکھنے کی تلقین کرتیں اور حضرت امّاں جان اور دیگر بزرگوں کے حوالے سے چھوٹی چھوٹی مگر اہم باتیں بچوں کو مثال یا واقعہ کی صورت میں سناتیں۔ خود بھی پردے کی بہت پابند تھیں۔ پس اگر والدین اور ان کے بڑے بچوں کو یہ نصیحت کرتے رہیں تو پھر لڑکیوں میں جو حجاب نہ لینے کا حجاب ہے وہ ختم ہو جاتا ہے بلکہ جرأت پیدا ہوتی ہے۔

ڈاکٹر نصرت مجوکہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال میں ہیں۔ کہتی ہیں ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کے ساتھ میرا تقریباً اٹھارہ سال سے تعلق تھا اور مَیں ہاؤس جاب کرتے ہی شعبہ گائنی فضل عمر ہسپتال کا حصہ بن گئی۔ میری ساری پروفیشنل ٹریننگ ڈاکٹر صاحبہ نے کی۔ وہ ایک قابل استاد تھیں۔ ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں ان سے رہنمائی ملتی تھی۔ مضبوط اور مکمل تھیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ وہ ایک اطاعت گزار اور ایک ہمدرد بیٹی بھی تھیں اور ایک شفیق ماں بھی۔ ایک disciplined استاد بھی تھیں اور غمگسار بہن بھی اور دوست بھی۔ کہتی ہیں کہ ان کی ساری زندگی قربانی سے عبارت ہے۔ انہوں نے جماعت کی خدمت کے لئے اپنی ذاتی زندگی کو بہت پیچھے چھوڑ دیا۔ ان کی ترجیحات عام انسانوں سے بہت مختلف تھیں۔ وہ کہتی تھیں کہ میرے دو بچے ہیں ایک تو میری بیٹی ہے اور دوسرا میرا شعبہ ہے۔ ہر وقت شعبہ گائنی کی ترقی کے لئے کوشاں رہتیں۔ مریضوں کے لئے مستعد اور کمر بستہ رہتیں اور خاص طور پر جو جماعت کے کارکنان ہیں، غریب کارکنان ان کا بہت خیال رکھتیں۔ اگر کسی کی بیوی بیمار ہوتی تو بار بار فون کر کے بھی ان کی بیماریوں کا پوچھتیں۔ اپنے عملہ سے بڑی محبت کرتیں۔ اگر ان سے زیادہ کام کرواتیں، اگر کہیں کسی وقت کسی مریض کی وجہ سے زیادہ کام کرنا پڑ جاتا تو گھر سے ان کے لئے کھانا بھجواتیں۔ کسی مشکل وقت میں ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتیں۔ اور یہ تو ہر ایک نے لکھا ہے کہ خلافت سے بڑا گہرا تعلق تھا اور یہی حقیقت ہے غیر معمولی تعلق تھا۔ کہتی ہیں پچھلے سال سے ہر اہم بات میں مجھے شامل کرتیں۔ نیز مجھے ہر طرح کی گائنی سرجری بھی سکھائی اور یہ بھی اظہار کرتیں کہ میرے پاس وقت بہت کم ہے۔ کہتی ہیں اُس وقت تو مَیں نے دھیان نہیں دیا تھا کہ ان کا کیا مطلب ہے کیونکہ بڑی ایکٹو (active) تھیں۔ لیکن ان کی وفات کے بعد اب سمجھ آئی کہ ان کو اپنی بیماری کی وجہ سے بھی کچھ اندازہ تھا۔ یہ کہتی ہیں کہ وہ ہمیں چھوڑ کے چلی گئیں۔ ربوہ کے رہنے والوں پر ان کے بیشمار احسانات ہیں اور آج ہر آنکھ اشکبار ہے اور ہر دل دکھی ہے۔ بہت سارے خطوط مجھے آئے ہیں۔ انہوں نے بڑی حقیقت لکھی ہے۔

ڈاکٹر امۃ الحیٔ صاحبہ جو گھانا میں ہسپتال میں ہماری گائنی ڈاکٹر ہیں وہ لکھتی ہیں کہ میری بھی جو ابتدائی ٹریننگ ہے وہ ڈاکٹر نصرت جہاں نے کی تھی اور پھر جب میں گھانا گئی تو مستقل میرے سے واٹس اَیپ اور ای میل وغیرہ پہ رابطہ تھا۔ کوئی بھی گائنی کا مسئلہ ہوتا تو بڑی خوشی سے مجھے اس کا جواب دیتیں اور رہنمائی کرتیں اور ہر مشکل وقت میں یہی کہا کرتی تھیں کہ خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے لکھو۔ پھر یہ کہتی ہیں جب مَیں ڈاکٹر صاحبہ کے ساتھ کام کرتی تھی تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی ان کا دھیان رہتا تھا۔ کہتی ہیں مجھے یاد ہے کہ جب بھی وہ کوئی زائد بتی، لائٹ جلتی دیکھتیں تو فوراً بند کر دیتیں کہ جماعت کا پیسہ بِلا وجہ ضائع کیوں ہو رہا ہے۔ پھر شادی شدہ کو شادی قائم رکھنے کی طرف توجہ دلاتیں۔ کہتیں کہ جو خون کے رشتہ ہوتے ہیں وہ کبھی نہیں ٹوٹتے لیکن میاں بیوی کا رشتہ پیار محبت کا ہوتا ہے وہ نہ رہے تو کچھ بھی نہیں رہتا۔ اور یہ بڑا اچھا نسخہ ہے جو انہوں نے بتایا۔ اس پہ ہر جوڑے کو عمل کرنا چاہئے۔ کہتی ہیں جب گزشتہ دنوں بیماری سے پہلے، لندن میں ہسپتال میں داخل ہونے سے چند دن پہلے مجھے فون کیا کہ نیا گائنی تھیٹر ربوہ میں بنا ہے اور پتا نہیں مَیں جا کے دیکھ سکتی ہوں یا نہیں۔ مجھے بھی انہوں نے کہا تھا۔ یا انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے دیر ہو جائے اس لئے ناظر اعلیٰ سے اس کا افتتاح کروا دیں۔ مَیں نے ان کو ہدایت بھیجی ہے کیونکہ افراد سے جماعت کے کام نہیں رکتے۔

ڈاکٹر نوری صاحب جو ربوہ میں طاہر ہارٹ کے انچارج ہیں وہ کہتے ہیں کہ گزشتہ نو سال سے زائد عرصہ سے محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کے ساتھ فضل عمر ہسپتال کے زبیدہ بانی وِنگ اور طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں کام کرنے کا موقع ملا۔ ان میں بعض ایسی صفات تھیں جو آجکل بہت کم ڈاکٹروں میں پائی جاتی ہیں۔ بہت ہی نیک، دعا گو، اعلیٰ اخلاق کی حامل، خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والی، اپنے مریضوں کے لئے دعائیں کرنے والی، پردہ کی باریکی سے پابندی کرنے والی، قرآن کریم کا وسیع علم رکھنے والی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُسوہ پر عمل کرنے والی خاتون تھیں۔ اور انہوں نے یہاں یوکے (UK) میں بھی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد یہاں مختلف ہسپتالوں میں اپنے علم میں اضافے کے لئے بھی آتی تھیں لیکن ہمیشہ انہوں نے نقاب کا پردہ کیا ہے اور پورا برقع پہنا ہے اور کبھی کوئی کمپلیکس نہیں تھا اور پردے کے اندر رہتے ہوئے سارے کام بھی کئے۔ اس لئے وہ لڑکیاں جن کو یہ بہانہ ہوتا ہے کہ ہم پردے میں کام نہیں کر سکتیں ان کے لئے یہ ایک نمونہ تھیں۔ پھر کہتے ہیں کہ اپنے فن میں بہت ماہر تھیں۔ جدید تکنیکی علم سے واقف تھیں اور اپنے علم کو نئے تقاضوں کے مطابق بڑھا کر کام کرتی تھیں۔ کبھی اپنے کام کے دوران وقت کی پرواہ نہیں کی اور حاصل سہولیات سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا۔ تشویشناک حالات کے مریضوں کی خاطر اپنی چھٹیوں کو قربان کر کے بارہ بارہ گھنٹے کام کرتی رہتیں۔ کہتے ہیں مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے ایک ڈیلوری کے پیچیدہ کیس پر ساری رات جاگ کر کام کیا۔ انہیں ممکنہ آپشنز کے بارے میں تسلی سے آگاہ کرتیں جس کی وجہ سے مریضوں کو اُن پر بڑا اعتماد تھا۔ قواعد وضوابط اور اصولوں کی بھرپور پابند تھیں۔ اپنے فرائض دیانتداری سے سرانجام دیتی تھیں۔ بعض لوگ ان کے زمانے میں کہتے تھے مجھے بھی لکھتے تھے کہ بڑی سخت ہیں۔ اگر سخت تھیں تو اصولوں کی وجہ سے۔ لیکن ان کا دل بہت نرم تھا۔ سخاوت اور ہمدردی بھی ان کا ایک اہم وصف تھا۔ ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ ایک ضعیف خاتون جو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں داخل رہی تھیں انہوں نے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ ڈاکٹر صاحبہ اپنا کام ختم کر کے گاڑی میں واپس گھر جا رہی تھیں کہ انہوں نے مجھے ہسپتال کے پاس اقصیٰ روڈ پر دیکھا تو گاڑی روکی اور میری گردن پر ہاتھ رکھ کر نہایت اطمینان سے میری بیماری کا پوچھا اور وہیں لکھ کر دوا تجویز کی اور پھر چلی گئیں۔ ان کی قوت بیان بھی بہت عمدہ تھی۔ ان کے والد صاحب مولانا عبدالمالک خان صاحب بھی بڑے اعلیٰ پائے کے مقرر تھے۔ فوزیہ شمیم صاحبہ صدر لجنہ لاہور نے نوری صاحب کو بتایا کہ لاہور میں لجنات سے خطاب کے لئے بلایا جاتا تو آپ کی شخصیت اور بیان کا سب پر یکساں اثر پڑتا۔ آپ کی باتوں کا محور احمدیت، خلافت اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر تھا۔ آپ کے انداز بیان میں آپ کے والد مرحوم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی جھلک نظر آتی تھی۔ خلافت سے بہت وفا اور خلوص کا تعلق تھا۔ میٹنگز، سیمیناروں میں اور یہاں تک کہ وارڈ کے راؤنڈ کے دوران بھی خلیفہ وقت کے ارشادات کا تذکرہ کرتی رہتی تھیں۔ خلافت سے عقیدت صرف زبان تک محدود نہیں تھی بلکہ آپ کے عمل سے بھی اس کا اظہار ہوتا تھا۔ صحیح معنوں میں ایک رول ماڈل خاتون تھیں۔

ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں بڑی فراست اور دور اندیشی دے رکھی تھی۔ بعض اوقات مریض کے علاج کے سلسلہ میں کسی پروسیجر کو کچھ وقت کے لئے مؤخر کر دیتیں اور بعد میں ان کا یہ فیصلہ درست نکلتا۔ نہایت اچھی منتظمہ تھیں۔ اپنے شعبہ کے کام پر مکمل گرفت رکھتیں۔ اصولوں کی پابندی کرتیں۔ اپنے مؤقف کا ڈٹ کر اظہار کرتیں۔ معاملات کی گہری چھان بین کرنا اور ان سے آئندہ کے لئے رہنمائی لینا ان کی عادت تھی۔ انتظامی معاملات میں رعب اپنی جگہ لیکن عملہ سے ہر درجہ پیار اور محبت کرنے والی تھیں اور ان کی خوشی غمی میں شرکت کیا کرتی تھیں۔ آپ کی ہمدردی اور شفقت کا دائرہ رشتہ داروں، پڑوسیوں اور عملہ اور ہسپتال ہی تک محدود نہ تھا بلکہ عملہ کے افراد خاندان، مریضوں اور ان کے لواحقین سبھی کو اس سے مستفیذ ہوتے ہوئے بارہا ہم نے دیکھا۔ ضرورتمندوں کی نہایت کھلے دل سے اور ان کی عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے خاموشی سے مدد کرتیں۔ یہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ اہم امور کا ریکارڈ محفوظ رکھتیں اور یہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے علم کے مطابق آپ کی قیادت میں شعبہ گائنی کا ریکارڈ جو ہے اس وقت سب سے بہتر اور محفوظ حالت میں ہے۔

ایک مربی صاحب فضیل عیاض صاحب ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ بے حد ہمدرد اور غمگسار تھیں۔ 1989ء میں جب عاجز جامعہ احمدیہ ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہا تھا تو اپنے خاندان کے، اہلیہ اور بیٹی کے ہمراہ ربوہ منتقل ہوا۔ جب ہمارا علاج ڈاکٹر صاحبہ نے شروع کیا، بچے کی پیدائش کا علاج تھا یا کوئی اور مسئلہ تھا۔ بہرحال علاج کے دوران بڑی مہربان شفیق اور ہمدرد تھیں۔ ایک واقف زندگی مربی کی بیوی ہونے کی وجہ سے میری اہلیہ اور ہمارے بچے ہمیشہ ان کی خاص شفقت اور محبت کا مورد رہے۔ کہتے ہیں ہماری چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں ہی ان کی پیدائش ہوئی۔ کہتے ہیں ہمیشہ ہی ہم نے ان کو بچوں کی اور ان کی والدہ کی صحت کے بارے میں اپنے سے زیادہ متفکر پایا۔ جب ہمارے گھر چار بیٹیاں ہو گئیں تو ایک مرتبہ میری تیسری بیٹی نے جس کی عمر اس وقت صرف چار سال تھی ان کے گھر جا کر ان سے کہا کہ ہمیں بھی بھائی لا کر دیں تو ڈاکٹر صاحبہ نے اس کو بہت پیار کیا اور کہا کہ اللہ سے دعا کرو اللہ تمہیں بھائی دے۔ اور پھر جب دوبارہ ان کے گھر میں امید ہوئی تو ڈاکٹر صاحبہ نے خود بھی دعا کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو دعا کے لئے لکھا اور ہر ملنے والے کو ان کی بیوی کے لئے دعا کے لئے کہتی تھیں۔ کہتے ہیں کہ آخر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ جب بیٹا پیدا ہوا تو خود آ کر ہمارے گھر سے میری بیٹی کو لے گئیں کہ لو تمہیں اللہ تعالیٰ نے بھائی دے دیا ہے اور پھر اس کے بعد خود اپنی گاڑی میں میری بیوی کو گھر چھوڑ کے گئیں۔

غیر احمدی مریض بھی ان کے پاس بہت آتے تھے۔ انہوں نے خود سنایا کہ ایک دفعہ چنیوٹ کے غیر احمدی مولوی صاحب آ گئے۔ ان کی بیوی کی اولاد نہیں ہوتی تھی تو ان کے علاج سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور امید بندھی تو کہتی ہیں اب یہ مولوی صاحب نو مہینہ تو میرے قابو میں ہیں اور انہوں نے خوب ان کو تبلیغ کی۔ کوئی ڈر اور خوف نہیں تھا۔

پھر طاہر ندیم صاحب ہمارے عربی ڈیسک کے ہیں یہ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحبہ کا دواؤں سے زیادہ دعا پر بھروسہ تھا۔ کہتے ہیں مَیں لندن آ گیا جب میری بیوی وہیں تھی اور اہلیہ کا کوئی آپریشن کرنا تھا اس میں خطرہ پیدا ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحبہ نے ہمیں خود بتایا کہ اس وقت مَیں نے خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا کی کہ اے خدایا! واقف زندگی کی بیوی ہے۔ اس کا خاوند تیرے دین کی خدمت کے لئے گیا ہوا ہے تُو اپنا فضل فرما دے، چنانچہ کچھ دیر کے بعد خدا تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ جو بلیڈنگ ہو رہی تھی وہ مکمل طور پر رک گئی اور آپریشن کی ضرورت نہیں پڑی۔ مہمان نوازی کے بارے میں ندیم صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے پروگرام الحوار المباشر کے لئے جو عرب لوگ آتے ہیں وہ 53 گیسٹ ہاؤس لندن میں بیٹھتے ہیں۔ وہاں یہ خود بھی ٹھہری ہوئی تھیں اور یہ عرب بھی وہیں ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں ایک دن اپنی بیٹی کے ساتھ کچن میں پراٹھے پکا رہی تھیں تو کہنے لگیں کہ آپ عرب لوگ حوار میں شامل ہو رہے ہیں۔ میں نے چاہا کہ آپ لوگ جو دین کی خدمت کر رہے ہیں ان کو اپنے ہاتھ سے پراٹھے بنا کر کھلاؤں اور اس طرح مَیں بھی اس جہاد کے ثواب میں شامل ہو جاؤں۔

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25؍مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11؍مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

مبشر ایاز صاحب جو ہمارے جامعہ ربوہ کے پرنسپل ہیں ان کے چاق و چوبند ہونے اور پردے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ہماری یہ ڈاکٹر صاحبہ بھی برقع میں ملبوس عین پردے کی بہترین شکل کو اختیار کئے ہوئے فوجی جوانوں کی طرح بھاگ دوڑ کرتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ جو خواتین پردے کو روک سمجھتی ہیں ان کے لئے یہ بہترین رول ماڈل تھیں۔ سارا سارا دن کام کرتی رہتیں اور بڑی ایکٹو (active) رہتیں پھر بھی کبھی تھکاوٹ کا اظہار نہیں ہوا۔

ڈاکٹر سلطان مبشر صاحب کہتے ہیں کہ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں ہم بھی رہتے تھے یہ بھی رہتی تھیں۔ وہاں اس زمانے میں ربوہ کا ایک ماحول تھا، آپس میں بے تکلفی تھی، آنا جانا تھا۔ دوست محمد شاہد صاحب کے یہ بیٹے ہیں۔ اُن کی اور مولانا عبدالمالک خان صاحب کی آپس میں دوستی بھی تھی اور چونکہ مولانا عبدالمالک خان صاحب کے کوئی بیٹے وہاں نہیں تھے اس لئے دوست محمد شاہد صاحب نے اپنے بیٹے کو کہا تھا کہ ان کے گھر سے پتا کرتے رہا کرو کہ کوئی ضرورت ہو کسی چیز کی، بازار سے کوئی چیز لانی وانی ہو تو کام کر دیا کرو۔ تو یہ جاتے رہتے تھے۔ اس لحاظ سے بڑی بے تکلفی تھی اور کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحبہ سے بھی پوچھتا رہتا تھا۔ پھر ہسپتال میں اکٹھے کولیگ بھی رہے اور ہلکا سا بھی اگر ان کا کام کیا تو اتنی شکر گزار ہوتی تھیں کہ بے شمار شکریہ ادا کر کے اور پھر بچوں کو تحفے اور بیوی کو تحفے اور ان کو تحفے وغیرہ دیا کرتی تھیں۔

یہ لکھتے ہیں کہ ان کا گائنی کا شعبہ جو تھا اس کو نئی ضروریات سے ہم آہنگ کرنے کے لئے قریباً ہر سال وہ انگلستان جا کر نئے پروسیجر سیکھ کر آتی تھیں۔ اور اپنے طور پہ آتی تھیں۔ یہ نہیں کہ جماعتی خرچ پہ آئیں۔ نیز مختلف احباب کے تعاون سے نئی مشینیں بھی لاتیں۔ یہ لکھتے ہیں کہ حال ہی میں زبیدہ بانی ونگ میں نئے آپریشن تھیٹر کی تعمیر میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا لیکن اس کو استعمال کرنے کا ان کو موقع نہیں ملا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ جو موجود ڈاکٹر ہیں ان کو توفیق دے کہ اس کو صحیح استعمال کر سکیں۔ یہ لکھتے ہیں کہ الغرض شعبہ کی موجودہ ہیئت جو ایک کمرے سے شروع ہوئی تھی، فضل عمر ہسپتال میں شعبہ گائنی صرف ایک کمرے میں ہوتا تھا اب ایک پورے ونگ میں تبدیل ہو چکا ہے اور اس میں ڈاکٹر نصرت جہاں کی قابلیت اور شبانہ روز محنت اور بھرپور جذبہ کا بہت بڑا حصہ ہے۔

ایک ان کی سٹاف نرس جمیلہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ ڈاکٹر صاحبہ کی وفات کا بڑا افسوس ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ ایک بہت ہی اچھی اور خوش اخلاق ڈاکٹر تھیں۔ ہم سب کا بہت خیال رکھنے والی ڈاکٹر تھیں۔ بچوں کی طرح ہمیں پیار کرتی تھیں اور بہت خیال رکھتی تھیں۔ جو بھی غریب مریض آتا اس کو پرچی کے پیسے بھی واپس کر دیتیں اور دوائی بھی اپنے پاس سے دیتیں۔ پھر ایک اور سٹاف نرس مسرت صاحبہ لکھتی ہیں کہ بہترین شفیق استاد اور بلند پایہ قابل ڈاکٹر تھیں۔ میں نے تقریباً اکتیس سال کا عرصہ ان کے زیر نگرانی گزارا ہے۔ بہت محبت کرنے والی، نہایت حساس، ہر مشکل گھڑی میں ساتھ دینے والی، بڑوں کی غمگسار، بچوں سے شفقت کا سلوک کرنے والی، مریضوں کے ساتھ انتہائی محبت سے پیش آنا، ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنا، تمام سٹاف کو ہمیشہ خدمت خلق اور خوش خُلقی کا درس دینا، خلیفۂ وقت کے حکم پر لبّیک کہنے والی ہستی تھیں۔ پھر ان کی ایک مریضہ لکھتی ہیں کہ ایک دفعہ میرا علاج کر رہی تھیں اور واقف زندگی کی بیوی ہونے کی حیثیت سے کافی توجہ دیتی تھیں۔ الٹرا ساؤنڈ کروانا تھا تو اپنی مددگار کو کہا کہ ان کا الٹرا ساؤنڈ کروا لاؤ۔ اس وقت کافی رَش تھا۔ ایک کرسی تھی وہاں جس پر ایک غریب سی عورت بیٹھی ہوئی تھی تو اس عورت نے جو اسسٹنٹ مددگار تھی اس نے اس عورت کو اٹھا کے اس مریضہ کو وہاں بٹھانا چاہا کیونکہ ڈاکٹر صاحبہ نے بھیجا تھا تو دیکھا کہ اچانک پیچھے سے آواز آئی کہ نہیں تم اس کرسی پہ نہیں، اس پہ بیٹھو۔ دیکھا تو ڈاکٹر صاحبہ خود ایک کرسی اٹھا کے لا رہی تھیں تاکہ جو دوسری غریب مریضہ ہے اس کو یہ احساس نہ ہو کہ مجھے اٹھایا گیا ہے کیونکہ مریض سارے ایک ہی طرح ہوتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف اس کی حالت دیکھ کے یہ بھی تھا کہ بیٹھنے کی جگہ مل جائے اس لئے خود ہی کرسی اٹھا کے لے آئیں اور اپنی مریضہ کو اس پہ بٹھا دیا۔

ایک اور ڈاکٹر صاحبہ ہیں وہ لکھتی ہیں کہ جماعت کے لئے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ خلافت سے بے انتہا عشق تھا۔ اپنے ساتھ کام کرنے والی ڈاکٹرز کو بھی ابھارتی رہتی تھیں کہ خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق پیدا کریں اور دعا کے لئے کثرت سے لکھا کریں۔ ہر کام کے لئے جب بھی دعا کے لئے خلیفۂ وقت کو لکھتیں تو کہتی ہیں ہمارے لئے بھی دعا کے لئے کہتیں۔ پھر مجھے لکھا ہے کہ آپ کی طرف سے جواب آتا تو اس کو پڑھ کر سب کو سناتیں اور آنکھوں میں جو خوشی ہوتی تھی وہ ان کے لہجہ سے بھی عیاں ہو رہی ہوتی تھی اور آنکھوں سے بھی۔ کہتی ہیں کہ وہ ہم سب کے ایمان میں اضافے کا باعث ہوتی تھیں۔ اپنی زندگی جماعت کے لئے وقف کر کے نہ صرف اپنی دنیاوی آسائشوں اور مال کی قربانی کی تھی بلکہ وہ ہم سب ڈاکٹرز کو بھی اپنی زندگی کی مثالیں دے کر وقف اور جماعت کی خدمت کے لئے motivate کرتی تھیں۔ ان کے ساتھ کام کرنے سے روز انسان کا ایمان تازہ ہوتا تھا اور دل میں وقف کی روح کا جذبہ ابھرتا تھا۔

خلافت سے تعلق اور اطاعت کا ایک واقعہ مجھے عابد خان صاحب جو ہمارے پریس کے ہیں انہوں نے لکھا کہ انہوں نے انہیں کہا کہ میں تو خلیفہ وقت کے منہ سے کوئی بات سرسری طور پر بھی سن لوں، کوئی حکم نہ ہو بلکہ سرسری بات ہی ہو تو اس کو بھی میں حکم سمجھتی ہوں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ پس یہ ہے وہ وفا اور اطاعت کا معیار جو اُن میں تھا۔ بہت سارے لکھنے والے ہیں اس وقت سب تو بیان کرنے مشکل ہیں۔ ایک خاتون نے لکھا کہ ایک دفعہ میں اپنے گھر سے جو ہسپتال کے پیچھے ہے لجنہ کے دفتر جا رہی تھی تو یہ جماعتی گاڑی میں باہر آ رہی تھیں۔ جماعتی کام سے کہیں جا رہی تھیں۔ مجھے پوچھا کہاں جا رہی ہو تو میں نے بتایا لجنہ کے دفتر میں فلاں ڈیوٹی ہے تو انہوں نے ڈرائیور کو کہا کہ پہلے اس کو لجنہ کے دفتر میں چھوڑ آؤ کیونکہ یہ جماعتی کام سے جا رہی ہے اور پھر کہا کہ جماعتی گاڑی کو مَیں صرف جماعتی کام کے لئے استعمال کرتی ہوں۔

آپ کی بیٹی ندرت عائشہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میری امّی ایک مثالی ماں اور نہایت محبت کرنے والا وجود تھیں۔ میرے اور میرے بچوں کے لئے بے حد دعائیں کیا کرتی تھیں۔ جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو فوراً امّی کو فون کر دیتی اور بے فکر ہو جاتی اور اللہ کے فضل سے بعد میں وہ کام آسان بھی ہو جاتا۔ پھر مجھے کہتیں کہ تم سجدہ شکر کرو۔ بے پناہ مصروفیات کے باوجود میری پرورش اور تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ اتنی بلند حوصلہ اور باہمت تھیں کہ مجھے ماں اور باپ دونوں بن کر پالا۔ کبھی اگر ان کو احساس ہوتا کہ بیٹی کی صحیح طرح خدمت نہیں کر سکی تو کہتیں کہ میں اپنی بیٹی کو مصروفیات کی وجہ سے اتنا وقت نہیں دے سکتی لیکن پھر فوراً کہتیں کہ جو وقت انسانیت کی خدمت میں صرف ہوا اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اولاد کے کام خود بنا دے گا۔ ہمیشہ مجھے کہا کرتی تھیں کہ تمہارے نانا جان نے دو چیزیں اپنی اولاد کو نصیحت فرمائی تھیں۔ ایک توکّل علی اللہ اور دوسرا خلافت سے وابستگی۔ اور وہی نصیحت مَیں تمہیں کرتی ہوں کہ ہمیشہ اللہ پر توکل کرنا اور خلافت سے خود کو اور اپنی اولاد کو جوڑے رکھنا۔ یہ لکھتی ہیں کہ خلافت سے بے پناہ عقیدت اور محبت رکھتی تھیں۔ جب بیمار ہوئیں اور وینٹی لیٹر (ventilator) لگانے لگے تو نماز پڑھی اور میرے موبائل فون سے قرآن پاک پڑھا۔ پھر ایک پیپر اور قلم مانگا جس پر لکھ دیا کہ خلیفہ وقت کو بار بار دعا کا پیغام بھیجتی رہنا۔ کہتی ہیں کہ میں نے اپنی امی کو بے انتہا پرخلوص اور جماعتی خدمت کے جذبہ سے سرشار پایا۔ فضل عمر ہسپتال میں امی کی خدمات کا آغاز ایک چھوٹے سے کنسلٹیشن رُوم (consultation room) سے ہوا جس کے ایک طرف کاؤچ اور دوسری طرف سادہ سی میز کرسی پڑی ہوئی تھی۔ ان کی خدمت کے جذبے اور دعاؤں نے پہلے انہیں لیبر وارڈ اور پھر شعبہ گائنی کی independent بلڈنگ عطا فرمائی جس کو انہوں نے اور ان کی ٹیم نے بڑے شوق اور لگن سے ایک کامیاب یونٹ بنا دیا۔ میڈیکل equipment خریدنے خود لاہور اور فیصل آباد جایا کرتی تھیں اور میں بھی کچھ سفروں میں ان کے ساتھ تھی۔ ہر دکاندار سے کوٹیشن لیتیں اور کوشش کرتیں کہ جماعت کے پیسے کو بچایا جائے۔

ایک دفعہ کہتی ہیں میری بیٹی عالیہ پندرہ دن کے لئے ربوہ آئی ہوئی تھی اسے بھی اپنے شعبہ کے کام میں شامل کیا کہ ٹائپنگ میں مدد کرو کیونکہ تمہاری ٹائپنگ سپیڈ اچھی ہے اور جماعت کی خدمت کرنا ایک سعادت ہے اور تم اس سعادت سے حصہ پاؤ۔ اپنے کام کی ایسی دھن تھی کہ بیماری کے آخری ایام میں بھی ہسپتال کا نام سن کر ان کے چہرے پر مسکراہٹ آتی اور غنودگی کی حالت میں بھی ہسپتال کے آپریشن تھیٹر اور مشین بنانے والی کمپنیوں کے نام لیتیں جسے سن کر انگریز نرسز بھی حیران ہوتیں اور مجھ سے پوچھنے لگتیں کہ یہ کیا کہہ رہی ہیں۔ اللہ کی ذات پر بے حد توکل تھا۔ شدید بیماری کے عالم میں چند دن تک بات نہیں کر سکتیں تھیں۔ جب سپیکنگ والو (speaking valve) لگایا گیا تو جو پہلا فقرہ امّی نے ادا کیا وہ یہ تھا کہ میری بیٹی اللہ پر چھوڑ دو۔ اور اگر میں رونے لگتی تو آنکھ کے اشارے سے اللہ کی طرف اشارہ کرتیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس اکلوتی بیٹی کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور جو اس کی ماں نے اس کو نصیحتیں کی ہیں اور اس سے توقعات رکھی ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اسے پورا اترنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو بھی اور اس کی اولاد کو بھی ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ مرحومہ کے بھی درجات بلند فرمائے اور اللہ تعالیٰ فضل عمر ہسپتال کو خدمت کرنے والی اور وفا کے ساتھ اپنے کام کو پورا کرنے والی، وفا کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہنے والی اور خلافت کی اطاعت گزار مزید ڈاکٹریں بھی عطا فرماتا رہے اور جو موجود ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اس کام میں بڑھاتا چلا جائے۔

نماز جمعہ کے بعد ان دونوں کا مَیں نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگِ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS

RAICHURI CONSTRUCTION

SINCE 1985

OFFICE:

PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP

HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,

CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069

TEL 28258310, MOB. 09987652552

E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم،عربک ڈیسک یو کے)

مکرمہ احلام الصدر صاحبہ (3)

گزشتہ دو اقساط میں ہم نے مکرمہ احلام الصدر صاحبہ کے سفرِ احمدیت کے اکثر واقعات پیش کئے تھے۔ اس قسط میں انکے اس سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔ گزشتہ قسط میں انکا اپنے خاوند کے مظالم کے بارہ میں بیان جاری تھا جس میں یہ ذکر تھا کہ انہوں نے شوہر کے اہانت آمیز رویہ سے تنگ آکر گھر چھوڑا تو شوہر نے انہیں راستے میں کار سے کچلنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد وہ بیان کرتی ہیں:

انصاف کا قاتل معاشرہ

میرا خاوند چونکہ فوجی تھا اور میں نے قبل ازیں بھی آرمی پولیس میں اسکی شکایت کی تھی لیکن انہوں نے اس وقت میری بات سنی ان سنی کردی۔ اب یہ واقعہ ہوا تو میں دوبارہ آرمی پولیس میں گئی اور کہا کہ اگر پہلی مرتبہ میری شنوائی ہوجاتی تو بات یہاں تک نہ پہنچتی۔ انہوں نے اس بار میری بات سنی، کیس رجسٹر کیا اور اگلے روز ہی مجھے بلالیا۔ لیکن 12 بجے سے 5 بجے تک مجھے بٹھائے رکھا۔ پھر کہنے لگے کہ تم احمدی کیوں ہوئی؟ میں ابھی اسکا جواب نہ دے پائی تھی کہ ایک فوجی افیسر نے کہا کہ تمہارے خاوند کو تمہیں مارنے کا پورا حق حاصل ہے کیونکہ تم ملت اسلامیہ سے نکل گئی ہو۔ دوسرے نے کہا کہ اگر میری بیوی احمدی ہوتی تو میں اسکے ٹکڑے کرکے رکھ دیتا۔

پھر اس نے پوچھا کہ تمہیں احمدیت کے راستے پر کس نے ڈالا؟ اور فلسطین کے کن احمدیوں کے ساتھ تمہارا رابطہ ہے؟ میں نے کہا کہ سسٹر سماح اور اسکی بہنوں کے ساتھ۔ یہ سنتے ہی اس نے نہایت تمسخرانہ انداز میں کہا کہ ہاں وہ بہنیں جنہیں احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے انکے خاوندوں نے طلاقیں دے کر نکال باہر کیا ہے۔

میں نے کہا کہ میں تو شاید غلط جگہ پر آگئی ہوں۔ میں اپنے پر ہونے والے ظلم کی شکایت لے کر آئی تھی لیکن انصاف کے قاتلوں نے خود مجھے ہی مجرم بنا کر تفتیش شروع کردی۔ جس معاشرے میں انصاف کی اس طرح دھجیاں بکھیری جاتی ہوں وہاں پر ظلم کبھی بند نہیں ہوسکتا۔

بہرحال ان لوگوں نے پانچ گھنٹے تک مجھے وہیں بٹھائے رکھا۔ اور اس وقت تک مجھے واپس آنے کی اجازت نہ دی جبتک مجھ سے خاوند کے ساتھ صلح کرنے کے لئے سوچنے کا عہد نہ لے لیا۔

بہرحال میں نے بالآخر عدالت میں اپنے خاوند سے علیحدگی کی درخواست دائر کردی۔ جسکے بعد میرے خاوند نے مجھے واپس لانے کی کوششیں تیز کردیں۔ میں ایک ہسپتال میں جاب کرتی ہوں۔ میں نے اپنی کمائی سے گھر خریدا جس کی قیمت کا دوتہائی حصہ میں نے اور ایک تہائی میرے خاوند نے ادا کیا تھا۔ لیکن اپنے گھر سے نکلنے کے بعد میں والدین کے گھر میں اپنی پانچ بچیوں کے ہمراہ ایک کمرے میں رہنے پر مجبور تھی۔ جبکہ میرا خاوند پورے گھر کا اکیلا مالک بن بیٹھا تھا۔ میں نے اس پر بھی صبر کرلیا لیکن میرے خاوند کی ایذا رسانیاں کم نہ ہوئیں۔ شاید اس کا خیال تھا کہ اگر وہ مجھے تنگ کرے گا تو میں مجبور ہوکر اسکے گھر آجاؤں گی لیکن یہ حیلہ کارگر نہ ہوا۔

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں

میرا خاوند فلسطین کے شہر نابلس میں کام کرتا تھا جبکہ میری نوکری رامَلّہ میں تھی۔ میرے خاوند نے اپنے اثر ورسوخ کو استعمال کرتے ہوئے میری تبدیلی نابلس شہر کے ایک ہسپتال میں کروانے کی کوشش کی۔ یہ ایک خطرناک سازش اور خبیثانہ مکر تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے محض اپنے فضل سے بچایا اور دشمن کو منہ کی کھانی پڑی۔ اسکی تفصیل بہت دلچسپ اور ایمان افروز ہے۔

خاوند سے علیحدگی کا کیس دائر کرنے کے ایک ہفتہ کے بعد میں کام پر پہنچی تو مجھے نوٹس ملا کہ تمہاری نوکری رامَلّہ سے نابلس کے ہسپتال میں تبدیل ہوگئی ہے۔

میں نے اپنے شعبہ کے سیکرٹری سے پوچھا تو اس نے کہا کہ مجھے تو یہ لکھا ہوا فرمان ملا ہے۔ اس سے زیادہ کی خبر نہیں ہے۔ میں نے انچارج شعبہ سے پوچھا تو اس نے بہت بے دلی سے جواب دیا کہ یہ روٹین کی تبدیلی ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو پتہ ہے کہ میرا خاوند بھی وہیں کام کرتا ہے اور وہ میرے لئے بہت زیادہ مشکلات پیدا کرسکتا ہے۔ اس نے کہا کہ ایسی بات ہے تو اس سے پھر صلح کرلو۔

یہاں سے مایوس ہوکر میں ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر کے پاس گئی اور اسے ساری کہانی بتائی۔ اس نے کہا کہ جو لوگ آپ کی تبدیلی کی بات کررہے ہیں انہیں کہو کہ مجھے تحریری آرڈر جلدی بھیجیں تا اس پر کارروائی ہوسکے۔

یہ سنتے ہی مجھے احساس ہوگیا کہ یہ میرے خلاف کوئی سازش ہورہی ہے۔ تاہم میں ان کے احکامات پر عمل کرنے پر مجبور تھی کیونکہ میرے احمدی ہوجانے کی بناپر یہ سب میرے خاوند کو مظلوم سمجھ کر اسکی مدد کرنا چاہتے تھے۔

میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ تو جانتا ہے کہ مجھے کس جرم کی پاداش میں یہ سزا دی جاری ہے تو ہی ان سے میرا حق لے کر مجھے دلاسکتا ہے۔

اس کے بعد میں نے مکرم محمد شریف عودہ صاحب کو بھی بتایا انہوں نے بھی میرے حالات سن کر کہا کہ ان کی جنگ اب خدا کے ساتھ ہے اور خدا تمہیں تمہارے صبر کی جزا دے گا۔ سازش کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ میری جگہ پر کام کرنے کے لئے یسار نامی ایک شخص نے درخواست دے دی تھی۔ لیکن خدا کی قدرت دیکھیں کہ محض ایک دو گھنٹے کے بعد ہی فلسطین کے میڈیکل سروس کے ہیڈ نے بغیر اطلاع کے ہی ہمارے ہسپتال کا دورہ کیا اور آتے ہی ایڈمنسٹریٹر پر سوالات کی بوچھاڑ کردی جن کا ایڈمنسٹریٹر کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ آخر اس نے پوچھا کہ شعبہ استقبال خالی ہے، اس میں کوئی بھی ڈیوٹی پر نہیں تھا اسکی کیا وجہ ہے؟ ایڈمنسٹریٹر کے منہ سے نکل گیا کہ ہمارے پاس عملہ کی کمی ہے۔ پھر میڈیکل سروس کا ہیڈ شعبہ ایمرجنسی میں گیا تو وہاں بھی نہ ڈاکٹر تھا نہ کوئی نرس۔ یہ دیکھ کر اسکا غصہ عروج پر پہنچ گیا اور اس نے ایڈمنسٹریٹر کو خوب ڈانٹا۔

ابھی وہ ہسپتال سے واپس گیا ہی تھا کہ ایڈمنسٹریٹر نے میرے شعبہ سے رابطہ کرکے کہا کہ میری نابلس میں تبدیلی کا لیٹر رہنے دیں۔ اسی طرح یہ بھی کہا کہ جس شخص کو میری جگہ رکھنا تھا اس کی درخواست بھی پھاڑ کر ضائع کردی جائے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ایک طرف تو ایڈمنسٹریٹر صاحب نے میڈیکل سروس کے ہیڈ کو کہا تھا کہ ہمارے ہاں سٹاف کی کمی ہے اور دوسری طرف وہ میری تبدیلی کرکے کسی اور کارکن کو میری جگہ تعینات کررہے تھے جو کہ کھلا تضاد تھا اور اس پر انکی گرفت ہوسکتی تھی۔

اسی اثناء میں مجھے ملازمین کے حقوق کی دیکھ بھال کے ادارے کے چیئرمین کا فون آیا۔ اس نے پوچھا کہ تم اس ہسپتال سے اپنی تبدیلی کیوں کروانا چاہتی ہیں؟ میں نے کہا میں تو یہاں پر بہت خوش ہوں اور میں نے تو تبدیلی کی کوئی درخواست نہیں دی۔

اس نے حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تو یہی اطلاع دی گئی ہے کہ تم نے خود یہ درخواست دی ہے۔ پھر اس نے کہا کہ کیا ایڈمنسٹریٹر کے ساتھ تمہارے تعلقات ٹھیک ہیں۔ میں نے کہا کہ بالکل ٹھیک ہیں۔

پھر اس نے کہا کہ میں نے کل بھی تمہیں یہی بات پوچھنے کے لئے فون کیا تھا لیکن مجھے بتایا گیا کہ کل تمہاری چھٹی تھی۔ میں خاموش رہی کیونکہ یہ بات غلط تھی۔ میں تو ڈیوٹی پر موجود تھی لیکن شاید میرے خاوند نے کوئی ایسی سفارش کروائی تھی کہ ساری انتظامیہ مل کر مجھے یہاں سے نکالنے پر تلی ہوئی تھی۔

یسار نامی جس شخص نے میری تبدیلی کے بعد میری جگہ پر نوکری کی درخواست کی ہوئی تھی اس کی ڈیوٹی پہلے ہفتہ میں دو دن تھی لیکن وزارت صحت کے نمائندے کے وزٹ کے بعد اسکی ڈیوٹی چار دن ہوگئی۔ اس سے تنگ آکر یسار نے خود نابلس کے ہسپتال میں تبدیلی کروالی۔ وہاں پر ایک مریض آیا لیکن اس کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کیا گیا۔ اس نے شکایت کی جس کا سارا نزلہ یسار پر گرا اور اسکی ایک ہفتے کی تنخواہ کاٹ لی گئی۔ یوں مجھے خوار کرنے والے خود ہی اس کا نشانہ بن گئے۔

امام الزمان کی محبت میں اضافہ

2014ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مکرم محمد شریف عودہ صاحب نے دارالمسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی کے مختلف مقامات پر بعض چھوٹے چھوٹے پروگرام ریکارڈ کئے۔ ان کو دیکھ اور سن کر میرے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ پھر جب میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ خط وکتابت شروع کی تو حضور انور کے خطوط میں لکھے گئے دعائیہ فقرات کو پڑھ کر میرے دل میں حضور انور کے لئے خاص عقیدت ومحبت پیدا ہوگئی اور خادمہ کا اپنے آقا سے ایک خاص تعلق قائم ہوگیا۔

گھر کے حصول میں غیبی مدد

میں اپنی پانچ بچیوں کے ہمراہ اپنے والدین کے گھر میں صرف ایک ہی کمرے میں رہ رہی تھی۔ بچیوں کی چھٹیاں ختم ہورہی تھیں اور ایک کمرے میں رہ کر پڑھائی کرنا انکے لئے خاصا مشکل امر تھا۔ اسکی بڑی وجہ یہ تھی کہ میری بچیاں کالج اور یونیورسٹی جارہی تھیں اور کالج ویونیورسٹی جانے کے لئے بسوں وغیرہ کے کرائے ہی اس قدر تھے کہ پڑھائی مشکل ہوجانی تھی۔ لہٰذا میں نے ایک پراپرٹی ڈیلر سے بات کی اور اسے یونیورسٹی کے قریب کرائے پر کوئی گھر دیکھنے کے لئے کہا۔ ایجنٹ خلاف توقع نہایت شریف اور ہمدرد انسان تھا۔ اس نے کہا کہ آپ کی خواہش کے عین مطابق یونیورسٹی کے قریب ایک اچھا گھر موجود ہے لیکن میرا مشورہ ہے کہ اسے کرائے پر لینے کی بجائے آپ قسطوں پر خرید لیں۔ یوں آپ اسکے کرائے کے برابر قسط ادا کرتی رہیں گی اور آخر پر گھر آپ کا ہوجائے گا۔

مجھے اسکی تجویز پسند آئی، گھر دیکھا اور اسے حاصل کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ لیکن میرے پاس تو کوئی رقم نہ تھی۔

میں نے ذکر کیا ہے کہ میرے خریدے ہوئے گھر پر تو خاوند نے قبضہ کرلیا تھا۔ اس گھر کے ساتھ ایک دکان تھی جو میرا کل اثاثہ تھی۔ میں نے اس ایجنٹ کو وہ دکان دکھائی تو اس نے مجھے اسکی بہت اچھی قیمت دیدی اور مکان کی باقی رقم اقساط کے ذریعہ ادائیگی کا معاہدہ بھی کرلیا یوں بہت آسانی سے مجھے یہ گھر مل گیا۔ اسی طرح گھر کا فرنیچر اور دیگر سامان بھی بآسانی بغیر کسی بڑے خرچ کے معجزانہ طور پر میسر آگیا۔ یہ مرحلہ میرے لئے کس قدر مشکل تھا اس کا اندازہ یا تو میں کرسکتی ہوں یا جو یہاں کے حالات سے واقف ہے وہ کرسکتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود اتنی آسانی سے ان سب مسائل کا حل ہوجانا میرے لئے بہت بڑا نشان اور خدا تعالیٰ کی تائیدات کا واضح ثبوت تھا۔

آخری کوشش

گھر میں شفٹ ہونے کے بعد میں اپنی بچیوں کو لے کر کبابیر گئی۔ اور جب واپس آئی تو ایک اور مشکل میرے سامنے تھی۔ میرے والدین سخت ناراض ہوگئے اور میرے والد صاحب نے دوبارہ دوٹوک کہہ دیا کہ اب تم یا تو جماعت کے ساتھ رہو یا ہمارے ساتھ۔ جماعت سے تعلق ہم سے علیحدگی کا اعلان ہوگا۔ شاید یہ انکی طرف سے مجھے احمدیت سے دور کرنے کی آخری کوشش تھی۔

میں نے انہیں وہی جواب دیا جو اس سے پہلے بھی دے چکی تھی۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے بہت عزیز ہیں اور آپ کو چھوڑنا میرے لئے کسی بہت بڑے ابتلا سے کم نہیں ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ نے میرے لئے اسکے سوا اور کوئی راستہ نہیں چھوڑا۔ میں بھی واضح طور پر کہہ دینا چاہتی ہوں کہ میں جماعت کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑ سکتی۔ یہ دن بہت کٹھن تھے۔ میں نے امیر صاحب کبابیر کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور انور کی خدمت میں دعا کیلئے لکھو۔ حضور انور کی خدمت میں خط لکھا تو مجھے تسکین ہوگئی اور رات کو خواب میں یہ آیت سنائی دی: وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ یعنی تم نہ سستی کرو، نہ غم کھاؤ کیونکہ اگر تم مؤمن ہو تو تم ہی غالب آنے والے ہو۔

میں نے یہ خواب مکرم امیر صاحب کبابیر کو سنائی تو انہوں نے کہا کہ سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا اور یہی ہوا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد جب میرے والدین نے دیکھا کہ میں اپنے موقف پر ڈٹی ہوئی ہوں تو آہستہ آہستہ انہوں نے ہم سے ملنا شروع کردیا اور اب خدا کے فضل سے میرے والدین کے ساتھ تعلقات بہت اچھے ہوگئے ہیں۔

اسی طرح ہیومینیٹی فرسٹ نے میری بیٹیوں کی پڑھائی کے اخراجات اٹھانے میں بہت مدد کی ہے۔ انکی مدد کے بغیر انکی پڑھائی کے اخراجات پورے کرنا میرے بس کی بات نہ تھی۔ فالحمدللہ علی ذلک۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 14؍اکتوبر 2016)

کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر اپنی تعلیم کے چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بھی عمل کریں اوران لوگوں کو بتائیں کہ یورپ میں آ کر بھی ہمیں اسلامی تعلیم کی برتری کے بارے میں ہلکا سا بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 9 ستمبر 2016 بطرز سوال وجواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے جرمنی سے باہر رہنے والوں کے اس خیال کا کیا جواب دیا کہ جرمنی کا جلسہ تو بڑے بڑے تعمیر شدہ ہالوں میں ہوتا ہے، یہاں ان کو سب کچھ بنا بنایا مل گیا، یہاں رضا کاروں کا کیا کام ہوتا ہوگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اس کے باوجود کہ بڑے بڑے ہال ہیں، بعض کام ہیں جو کرنے پڑتے ہیں اور بڑی محنت چاہتے ہیں۔ وسیع ہال ہونے کے باوجود رہائش کے لئے، کھانا پکانے کیلئے، کھانا کھلانے کیلئے اور متفرق کاموں کے لئے عارضی انتظام کرنا پڑتا ہے جو اس مین بلڈنگ سے باہر ہوتا ہے۔ مارکیز وغیرہ بھی لگانی پڑتی ہیں۔ پھر ہال کے اندر بیٹھنے کا انتظام کرنا، آواز پہنچانے کا صحیح انتظام کرنا اس قسم کے بہت سے کام ہیں جو وقارعمل کے ذریعہ زیادہ تر خدّام اور لجنہ اور انصار بھی کرتے ہیں۔ پھر جلسہ کے دنوں میں کھانا پکانا، کھانا کھلانا، صفائی کا انتظام کرنا، پارکنگ کا انتظام، سیکیورٹی کا انتظام، چیکنگ، ایم ٹی اے وغیرہ ہیں۔

سوال حضور انور نے جلسہ کے کارکنان کا کن الفاظ میں شکریہ ادا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یہ تمام کارکنان ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ میں بھی ان سب کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بھرپور خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال اس سال جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر کتنے افراد نے بیعت کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اس سال چودہ ممالک سے تعلق رکھنے والے 83 عورتوں اور مردوں نے بیعت میں حصہ لیا اور بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ بعض بیعت کرنے والوں کے دل جلسہ کی کارروائی اور احمدیوں کے رویّے اور حسن سلوک دیکھ کر احمدیت کی طرف پھر گئے اور اس وجہ سے انہوں نے بیعت کرلی۔

سوال عراق کے ایک دوست ریاض صاحب نے جلسہ سالانہ جرمنی کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ایک دوست ریاض صاحب جن کا تعلق عراق سے ہے کہتے ہیں میرے لئے یہ منظر انتہائی حیران کن تھا کہ انتہائی تنظیم، خدمت کا جذبہ، انسانی اقدار، مختلف قومیتوں کے لوگ مگر اخوت اور بھائی چارے کی یہ فضا میرے خیال سے دنیا میں احمدیت کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔ مجھے ہر طرف محبت ہی محبت نظر آئی اور خلیفہ کے خطابات دلی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں۔ مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ دنیا میں اسلام کی یہ انتہائی خوبصورت تصویر کسی اور فرقے کے پاس نہیں ہے اس لئے سب کچھ آنکھوں سے دیکھنے کے بعد مجھے اور میرے خاندان کو احمدیت قبول کرنے میں ذرا بھی تردّد نہیں ہوا اور واپس آ کر جب ہم نے اپنے رشتہ داروں کو یہ سب کچھ بتایا کہ ہم نے احمدیت قبول کرلی ہے تو وہ کہنے لگے کہ آپ لوگوں نے ہمیں کیوں نہیں بتایا، ہمیں کیوں نہیں ساتھ لے کر گئے۔ ہم بھی یہ تمام باتیں سن کر جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔

سوال جلسہ کس طرح خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس ضمن میں حضور انور نے ایک احمدی کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، جلسہ خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے یا ماحول جو ہے وہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ تقریریں جو ہیں وہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور لوگوں کے دلوں پہ اثر ڈالتی ہیں۔ اس لئے ہمارا ہر عمل جو ہے، صرف تقریریں نہیں بلکہ ہر احمدی کا ہر عمل جو ہے اس کو اپنے عمل کو اس طرح بنانا چاہئے کہ غیروں پر بہترین اثر کرے۔ صرف دکھانے کے لئے نہیں بلکہ حقیقت میں ہمارا ہر عمل ہمارے دل کی آواز ہو، ہمارے عقیدے کی آواز ہو۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمان جو احمدی اگر نہیں بھی ہوتے تو متاثر ضرور ہوتے ہیں بلکہ بعض جماعت احمدیہ کے سفیر بن کر تبلیغ بھی کرتے ہیں۔

سوال مراکش کے ایک نوجوان جلیل صاحب نے جلسہ سے متاثر ہوکر اپنے نوجوان بھائیوں کو کیا مشورہ دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، مراکش کے ایک نوجوان جلیل صاحب کہتے ہیں میں پہلی بار کسی بھی جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ ایک نوجوان ہونے کے طور پر میں اپنے نوجوان بھائیوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسے موقعوں پر شامل ہوا کریں کیونکہ اس جلسہ سے میری روحانیت میں اضافہ ہوا ہے اور مجھے اچھا محسوس ہورہا ہے۔

سوال سیریا کے ایک شخص عمار صاحب نے جماعت کے متعلق اپنے خدشات کو کس طرح دور کیا؟ حضور انور نے اس حوالے سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، عمار صاحب جو سیرین ہیں اور جرمنی میں رہتے ہیں۔ کہتے ہیں حقیقت میں مَیں جماعت کا مخالف ہوں۔ مَیں اس لئے آیا تھا کہ میں خامیاں دیکھوں گا اور پھر ان کو مشہور کروں گا۔ میں نے تین دن اپنا موبائل میز پر رکھے رکھا لیکن چوری نہیں ہوا۔ مَیں نے ہر لحاظ سے انتظامات اور لوگوں کے رویّوں کا بغور جائزہ لیا مگر مجھے ایک بھی خامی نظر نہیں آئی اور اب میں اس جماعت کے بارے میں اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہوں۔ گو کہ یہ آزمانا جو ہے یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کو temptetion ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ پتا لگ گیا کہ کس نیت سے بعض لوگ آتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو جلسوں میں خاص طور پر بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔

سوال رومانیہ کے ایک نومبائع نے بیعت کے وقت کی کیفیت کو کن الفاظ میں بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، رومانیہ کے ایک نومبائع فلوریان صاحب بیعت کی تقریب میں شامل ہوئے اور اس کا تاثر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بیعت کے وقت ایک خوشی کی لہر اور ایک عجیب سا احساس تھا، الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ایک خاص کیفیت کو میرے دل نے محسوس کیا۔ بیعت کے وقت میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ یوں لگتا تھا کہ ایک مقناطیسی فیلڈ بن گیا ہے اور سب ایک جذب اور کشش کے گھیرے میں ہیں۔ کہتے ہیں یہ جلسہ میرے لئے ایک خواب سے کم نہ تھا۔

سوال ایک احمدی کے حسن اخلاق کا کیا واقعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ایک نومبائع دوست ندیم صاحب کہتے ہیں کہ یہ میرا تیسرا جلسہ ہے۔ موصوف نے کہا کہ دو ماہ قبل خاکسار روزگار کی تلاش میں جرمنی آیا ہے۔ ایک روز میں نماز کے لئے بیت السبوح آنا چاہتا تھا۔ ایک ٹیکسی کے ذریعہ وہاں آنے کا موقع ملا اور اتفاقاً وہ ٹیکسی ایک احمدی بھائی کی تھی۔ اس احمدی بھائی نے جس محبت اور پیار سے مجھے گلے لگایا وہ محبت بے نظیر اور بے مثال تھی اور مجھے معلوم ہوگیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متبعین میں جو محبت اور پیار دیکھنا چاہتے ہیں یہ اس کی ایک جھلک ہے۔

سوال حضور انور نے ٹرانسلیشن کے حوالے سے انتظامیہ کو کیا ہدایت دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، بعض مہمانوں نے بتایا کہ اس دفعہ ٹرانسلیشن سننے والی devices جو تھیں، ان میں بہتری پیدا کی جاسکتی ہے۔ بعض اوقات ٹرانسلیشن کے دوران کافی شور ہوتا تھا اور دوسری زبانیں بھی اس میں مکس ہوجاتی تھیں۔ اس کا تجربہ تو مَیں نے خود بھی کیا ہے۔ میں وہاں جرمن تقریب میں جرمنوں کی تقاریر سن رہا تھا تو اس میں اردو ترجمہ کے اوپر دوسری زبانوں کے ترجمے شروع ہوگئے تھے اور بار بار انٹرفیئرنس ہوتی تھی۔ پس انتظامیہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ پیسے نہ بچائیں بلکہ اچھا انتظام کریں اور اچھی ڈیوائسز لے کر آئیں۔

سوال حضور انور نے جلسے کی انتظامیہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، انتظامیہ کو اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں۔ خامیوں اور کمیوں کو تنقیدی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ ان کو تلاش کریں کہ کہاں کہاں ہماری کمزوریاں تھیں اور لال کتاب بنائیں جس میں غلطیوں کا اندراج ہو اور آئندہ انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ افسر جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ اپنے تمام شعبہ جات کی بعد میں میٹنگ کریں اور انہیں کہیں کہ اپنے اپنے شعبہ کی کمیاں نوٹ کرکے لائیں تا کہ آپس کے مشورے سے ان کا بہتر حل نکالا جائے۔ اور اگر لوگوں کی طرف سے کوئی اصلاح طلب یا قابل توجہ امر سامنے آئے تو فوراً کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس شکایت کو دور کرنے کے لئے آئندہ مضبوط پلاننگ ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

سوال حضور انور نے احمدی نوجوانوں کو جماعتی تعلیمات پر مضبوطی سے قائم رہنے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یاد رکھیں کہ ہم نے زبردستی کسی کو منوانا نہیں ہے لیکن اپنی تعلیم سے پیچھے بھی نہیں ہٹنا۔ ہمیں دین کے کسی معاملے میں شرمانے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کی تعلیم ایسی اعلیٰ تعلیم ہے کہ کسی احمدی لڑکے کو، لڑکی کو، عورت اور مرد کو احساس کمتری کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم نے دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لانا ہے تو ہمیں ہر معاملے میں اپنے عملی نمونے پیش کرنے ہوں گے اور جرأت بھی دکھانی ہوگی۔

سوال حضور انور نے ایک شخص کے کہنے پر کہ اب پتا چلے گا کہ احمدی مرد اور احمدی عورتیں غیر مردوں و عورتوں سے ہاتھ ملانے سے کس طرح بچتے ہیں، احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یہ بہت بڑا چیلنج ہے یہاں رہنے والے ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے جو اس شخص نے احمدی مردوں اور عورتوں کو دیا ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر اپنی تعلیم کے چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بتائیں کہ یورپ میں آ کر بھی ہمیں اسلامی تعلیم کی برتری کے بارے میں ہلکا سا بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اسی طرح لڑکیاں اپنے لباس اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھیں اور اپنی حیا اور اپنی تقدس پر کوئی حرف نہ آنے دیں۔ لجنہ کی تنظیم اس طرف خاص توجہ دے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی خدام کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ انصار اللہ کو بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ تمام تنظیمیں اور جماعتی نظام افراد جماعت کی عملی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے تربیتی پروگرام بنائیں اور اس کے بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرے اب آپ کی طرف دیکھنا شروع ہوگئے ہیں اور دیکھیں گے کہ آپ کے عمل کس طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال مساجد کے فنکشنز کی میڈیا کوریج کے حوالے سے حضور انور نے کیا اعداد وشمار پیش فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، جلسہ اور مساجد کے فنکشنز کی مجموعی طور پر میڈیا میں 80 سے زائد خبریں شائع ہوئی ہیں۔ دیکھنے سننے والوں کی ممکنہ تعداد 72 ملین لوگوں تک ہے۔ جلسہ جرمنی پر پانچ ٹی وی چینل نے خبریں دیں۔ جن میں سے ایک ریڈیو چینل نے، تین اخبارات نے، دو نیوز ایجنسیوں نے، اس کے علاوہ بہت سے دوسرے اخبارات بھی ہیں۔ ٹی وی چینل ہیں۔ SWR ٹی وی، Baden ٹی وی، RTL ٹی وی، ZDF ٹی وی اور Albania ٹی وی اور بیشمار اور اخباروں کی خبریں بھی ہیں۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

☆ لندن سے روانگی اور ٹورانٹو (کینیڈا) میں ورود مسعود

☆ ٹورانٹو میں احباب جماعت کی طرف سے نہایت پُرجوش اور والہانہ استقبال

☆ وسیع پیمانے پر میڈیا کوریج ☆ انفرادی و فیملی ملاقاتیں

☆ میڈیا سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان Mr. John Honderich کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

قرآنِ کریم کی روشنی میں تبلیغ ہمارے فرائض میں شامل ہے

- ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں جس شخص نے بطور مصلح آنا تھا وہ مسیح موعود اور مہدی کے لقب کے ساتھ آچکا ہے، اور اُن کا نام مرزا غلام احمد قادیانیؑ ہے ❊
- حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا کہ میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے لئے آیا ہوں، اِس کے مطابق عیسائیت ایک محدود مذہب ہے، لیکن قرآنِ کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام دُنیا کے لئے رحمۃٌ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں، بے شک عیسائی تمام دنیا میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں، یہ اُن کی تعلیمات کی روشنی میں اُن پر فرض نہیں ہے، لیکن ہماری تعلیمات اور قرآنِ کریم کی روشنی میں یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے ❊
- کئی حکومتیں باغی گروہوں کی مدد کر رہی ہیں، ISIS اب تک کیسے قائم ہے؟ وہ کروڑوں ڈالرز اپنا تیل بیچ کر کما رہے ہیں، اگر تم رُوس اور ایران پر پابندیاں لگاتے ہو جو مستحکم ممالک ہیں، پھر کیوں بڑی حکومتیں ان گروہوں پر پابندی لگا کر اس مسئلہ کو حل نہیں کرتیں ❊
- اگر کامل اور صحیح معنوں میں عدل ہو اور کوئی حکومت اپنے ذاتی مفاد کو نہ دیکھے تو پھر یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے، قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ کامل عدل ہونا چاہئے، بے شک آپ کو اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے قریبی عزیزوں کے خلاف گواہی دینی پڑے۔ اگر اس تعلیم پر عمل کیا جائے تو پھر یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر کوئی دُنیاوی قانون اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتا

گلوبل ٹیلیویژن چینل کے نمائندہ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 3، 4 اور 5 اکتوبر 2016 کی مصروفیات

03 اکتوبر 2016ء (بروز سوموار)

لندن سے روانگی کینیڈا میں ورود مسعود

آج کا دن جماعت احمدیہ کینیڈا کی پچاس سالہ تاریخ میں ایک تاریخ ساز اور انتہائی بابرکت دن ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کیلئے اپنا چھٹا سفر اختیار فرمایا۔ یہ سفر اس لحاظ سے بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا اپنے قیام کے پچاس سال مکمل ہونے پر مختلف تقریبات کا انعقاد کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کے لئے پہلا سفر 21 جون تا 5 جولائی 2004ء کو اختیار فرمایا تھا۔ جبکہ دوسرا سفر 4 جون تا 6 جولائی 2005 کو ہوا تھا۔ اس کے بعد سال 2008ء میں حضور انور نے امریکہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد 24 جون تا 6 جولائی کینیڈا کا دورہ فرمایا تھا۔ پھر سال 2012ء میں جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت کے بعد 3 تا 17 جولائی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کا دورہ فرمایا تھا۔ سال 2013ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے مغربی حصّہ (West Coast) لاس اینجلیز کا دورہ مکمل کرنے کے بعد کینیڈا کی مغربی علاقہ کی جماعتوں وینکوور اور کیلگری کا دورہ فرمایا تھا۔ اور کینیڈا کے مغربی علاقوں کا یہ دورہ 15 تا 27 مئی تک تھا۔ یہ حضور انور کا کینیڈا کا پانچواں سفر تھا۔

اب کینیڈا کے اس چھٹے سفر کے لئے 3 اکتوبر بروز سوموار صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت مرد و خواتین صبح سے ہی مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ اسکے بعد ایئرپورٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ قریباً بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہیتھرو ایئرپورٹ ٹرمینل 5 پر تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ بورڈنگ کارڈز کے حصول اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے مکرم سیّد منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر جماعت یوکے) مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر) اور مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے) مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص لندن) اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ، قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر سپیشل لاؤنج میں قیام فرمایا۔ بعد ازاں قریباً ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز پر سوار ہونے کیلئے روانہ ہوئے۔ حضور انور کی گاڑی کو جہاز کی سیڑھیوں تک لے جایا گیا اور پروٹوکول آفیسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جہاز میں سوار کروا کر واپس گئے۔

برٹش ایئرویز کی پرواز BA093 ایک بجکر تیس منٹ پر ہیتھرو ایئرپورٹ لندن سے ٹورانٹو (کینیڈا) کیلئے روانہ ہوئی۔ قریباً سات گھنٹے دس منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد ٹورانٹو (کینیڈا) کے مقامی وقت کے مطابق دوپہر تین بجکر 40 منٹ پر جہاز ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ ٹورانٹو (کینیڈا) کا وقت لندن (یوکے) سے پانچ گھنٹے پیچھے ہے)

کینیڈا کی حکومت نے حضور انور کو ''سٹیٹ گیسٹ'' قرار دیا ہے۔ جہاز کے دروازہ پر مکرم ملک لال خان صاحب (امیر جماعت کینیڈا)، مکرم ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب (نائب امیر کینیڈا) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ گلوبل افیئرز ڈیپارٹمنٹ کے نمائندہ اور اس کے علاوہ برٹش ایئرویز کی چیف ایگزیکٹو نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ایئرپورٹ سیکیورٹی پولیس کے افراد بھی اس موقع پر ڈیوٹی پر موجود تھے جو ایئرپورٹ سے باہر جانے تک حضور انور کے ساتھ رہے۔

امیگریشن کی کارروائی کیلئے ایک سپیشل انتظام کیا گیا تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ ایئرپورٹ سے باہر ٹورانٹو پولیس کا دس موٹر سائیکلز پر مشتمل ایک پورا اسکواڈ کھڑا تھا۔

چار بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے روانہ ہوئے۔ پولیس کے یہ دس موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے۔ دو سے تین موٹر سائیکل آگے تھے اور باقی مختلف فاصلوں پر دائیں بائیں چلتے ہوئے ساتھ ساتھ راستہ کلیئر کر رہے تھے۔

ایئرپورٹ سے جماعت کے مرکز مسجد بیت الاسلام اور Peace Village کا فاصلہ تقریباً 26 کلومیٹر ہے۔ جب قافلہ یارک (York) ریجن میں پہنچا (جہاں پیس ویلیج واقع ہے) یہاں کی لوکل پولیس نے ٹریفک سگنلز کو کنٹرول کر کے راستہ کلیئر کیا ہوا تھا۔ یہ پولیس والے بھی قافلہ میں شامل ہو گئے اور حضور انور کی رہائشگاہ تک قافلہ کے ساتھ رہے۔

مسجد بیت الاسلام، ایوان طاہر (جامعہ احمدیہ) اور اس کے اردگرد ملحقہ آبادی دارالامن (Peace Village) کو اس بستی میں آباد، اس کے مکینوں نے بہت خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے احباب وخواتین اور بچے دوپہر سے ہی Peace Village کی مختلف سڑکوں اور راستوں پر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے وقت ان کی تعداد آٹھ ہزار سے بڑھ چکی تھی۔ ٹورانٹو کے علاوہ مسی ساگا، ویسٹرن نارتھ، ویسٹرن ساؤتھ، نارتھ یارک، ہملٹن، سسکاچوان، البرٹا، نوواسکوشیا، مینی ٹوبا اور برٹش کولمبیا کے علاقوں اور صوبوں سے بھی احباب جماعت اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے پہنچے تھے۔ بعض لوگ بڑے طویل اور لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔ برٹش کولمبیا سے آنے والے احباب ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے پہنچے تھے۔

حضور انور کا استقبال کرنے والوں میں مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کرنے کیلئے آنے والے مہمان بھی شامل تھے۔ امریکہ، برطانیہ، جمیکا، بلیز، ایکواڈور، پیراگوئے، بولیویا، ناروے، سویڈن سے احباب جماعت یہاں پہنچے تھے۔ یہ سب احباب اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بے تاب تھے۔ مرد وخواتین اور بچوں بوڑھوں کا ایک نہ ختم ہونے والا ہجوم تھا جو اپنے محبوب آقا کے پُر نور چہرہ پر ایک نظر ڈالنے کیلئے بے تاب تھا۔

قبل ازیں سال 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹورانٹو تشریف لائے تھے۔ اب قریباً چار سال بعد حضور انور کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے تھے۔ بہت سے خاندان اور فیملیز ایسی تھیں جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو براہ راست اپنے انتہائی قریب سے دیکھنا تھا۔ ان کا تو ایک ایک لمحہ بے چینی سے گزر رہا تھا۔

پانچ بجکر تیس منٹ پر پولیس کے Escort میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی Jane Street سے احمدیہ ایونیو میں داخل ہوئی تو حضور انور کی کار پر نظر پڑتے ہی ساری فضا السلام علیکم حضور، اھلاً وسھلاً و مرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ سڑک کے ایک طرف مرد حضرات اور دوسری طرف خواتین تھیں جو مسلسل اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ اس قدر ہجوم تھا کہ پاؤں رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلا کران کے سلام اور نعروں کا جواب دے رہے تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پہنچے اور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو بڑا ایمان افروز روح پرور منظر دیکھنے میں آیا۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی جہاں غیر معمولی جوش کے ساتھ خلافت احمدیہ زندہ باد، خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے لگائے گئے، وہاں مرد کیا اور خواتین کیا، نوجوانوں، بوڑھوں سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ جو لوگ اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے آقا کو اپنے سامنے دیکھ رہے تھے ان کے لئے اپنے جذبات پر قابو رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ بہتے ہوئے آنسوؤں کو روکنا ان کے بس میں نہ تھا۔

حضور انور کی رہائشگاہ سے باہر ایک طرف نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران، ریجنل امراء کرام، لوکل امراء اور مبلغین کرام کھڑے تھے۔ ان سب نے اپنے آقا کا استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر کینیڈا حکومت کی طرف سے وفاقی ممبر آف پارلیمنٹ Deb Schulte، صوبائی ممبر آف پارلیمنٹ اور منسٹر آف ٹرانسپورٹیشن Steven Del Duca صاحب حضور انور کے استقبال کیلئے موجود تھے۔

اس کے علاوہ سٹی آف وان (Vaughan) کے میئر Maurizio Bevilacqua صاحب اور پیس ویلج کے علاقے کی کونسلر Marilyn Lafrate صاحبہ بھی موجود تھیں۔ ان سبھی نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل ہی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا ٹورانٹو سٹار، گلوبل نیوز، سی پی 24 اور سی ٹی وی کے رپورٹر اور نمائندے موجود تھے اور اپنے ہیلی کاپٹرز کے ذریعہ پیس ویلج سے براہ راست حضور انور کے استقبال کے نظارہ کی کوریج دے رہے تھے۔ میڈیا کے دو ہیلی کاپٹرز پیس ویلج کی فضا میں مسلسل چالیس منٹ موجود رہے اور استقبال کے نظارہ کی کوریج دیتے رہے۔

پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر آئے۔ اس وقت تک بھی الیکٹرانک میڈیا اپنی کوریج دے رہا تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ دارالامن (Ahmadiyya Peace Village) کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے تھے۔ تمام گھروں پر چراغاں کا منظر عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کر رہا تھا۔

مسجد بیت الاسلام، مرکزی مشن ہاؤس، ایوان طاہر، جامعہ احمدیہ اور ساری بستی ہی رنگ برنگی روشنیوں سے سجی ہوئی تھی۔ بڑا ہی دلفریب اور دل لبھانے والا منظر تھا۔

اس امن کی بستی میں اور مسجد کے اردگرد کے علاقہ میں ایک ہزار سے زائد احمدی خاندان آباد ہیں۔ اس کی سڑکوں اور گلیوں کے نام خلفائے احمدیت اور جماعت کے بزرگان کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً احمدیہ ایوینیو، ناصر سٹریٹ، طاہر سٹریٹ، بشیر سٹریٹ، محمود کریسنٹ، نورالدین کورٹ، ظفر اللہ خان کریسنٹ، عبدالسلام سٹریٹ وغیرہ۔

نہایت ہی خوبصورت اور اپنی تعمیر میں منفرد حیثیت کی حامل وسیع وعریض ''مسجد بیت الاسلام'' اور اس کے اردگرد احمدیہ آبادی کو دیکھ کر قادیان اور ربوہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

قریباً پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''ایوان طاہر'' تشریف لے گئے جوان دنوں خواتین کیلئے نمازوں کی ادائیگی، اور ان کے دیگر پروگراموں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لے آئے۔

ایوان طاہر سے مسجد کی طرف آتے ہوئے راستہ میں دونوں طرف احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں بچیوں کا ایک ہجوم تھا۔ ہر طرف سے حضور! حضور! السلام علیکم کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ ایک شور برپا تھا۔ ہر کوئی حضور انور کے دیدار سے اور ان مبارک لمحات سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ ان لوگوں کیلئے یہ خوشی و مسرت کے لمحات تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے مسجد میں تشریف لے آئے اور کچھ دیر کیلئے رونق افروز ہوئے۔

حضور انور نے احباب سے دریافت فرمایا کہ کیا مسجد میں آخر تک آواز پہنچانے کا سسٹم ٹھیک ہے۔ نماز ظہر وعصر کے وقت آخر تک آواز ٹھیک جا رہی تھی؟ اس پر بعض احباب نے بتایا کہ وہ آخر پر بیٹھے تھے اور آواز صاف جا رہی تھی۔ اسی طرح باہر لگی ہوئی مارکی میں بھی آواز بالکل صحیح جا رہی تھی۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے بعض طلباء سامنے بیٹھے ہوئے تھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی اور دریافت فرمایا کہ آپ کو عربی زبان کون پڑھاتا ہے۔ اس پر طلباء نے بتایا کہ ہمارے استاد سیریا سے ہیں۔ محترم معتاض القرق صاحب پڑھاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اپنے استاد سے عربی میں بات چیت کیا کرو۔ اچھی طرح عربی سیکھو۔

دو طلباء کے چہرہ کو دیکھ کر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا تم دونوں ممہدہ میں ہو۔ اس پر دونوں نے عرض کیا کہ ہم ممہدہ میں ہیں۔

ایک طالبعلم نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ درجہ اولیٰ میں ہے اور 19 سال عمر ہے۔ اس کی پیدائش سیّدوالا ضلع شیخوپورہ پاکستان کی ہے۔

بعد ازاں مبلغ سلسلہ عبدالرشید انور صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ تو اب جامعہ میں پڑھاتے ہیں۔ آپ کی جگہ مانٹریال میں کون ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور وہ باقاعدہ داخلہ لے کر فرنچ زبان سیکھ رہے ہیں۔ انہیں ایک سال ہو چکا ہے اور کسی حد تک انہوں نے زبان سیکھ لی ہے۔

بعد ازاں فرحان اقبال مربی سلسلہ نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ وہ یہاں پیس ویلج کی جماعت میں بطور مربی سلسلہ متعین ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہاں خطبات جمعہ دیتے ہیں جس پر موصوف نے عرض کیا کہ امیر صاحب کینیڈا جب یہاں موجود نہ ہوں تو پھر میں خطبہ جمعہ دیتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب سے دریافت فرمایا کہ وہ لوگ ہاتھ کھڑا کریں جو گزشتہ تین سال کے دوران کینیڈا آئے ہیں۔ اس پر ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کافی لوگ آئے ہیں۔

ایک دوست نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ کراچی سے آئے ہیں۔ چار بچے ہیں۔ چار سال قبل بیوی آئی تھی تو ہم اب آئے ہیں۔

کراچی سے آنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں شاہ میر وڑائچ کا بھائی ہوں جسے گزشتہ سال کراچی میں ایک قاتلانہ حملہ میں گولی لگی تھی۔ وہ صحتیاب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اُسے زندگی عطا فرمائی۔ ہماری ساری فیملی یہاں کینیڈا آ گئی ہے۔ وہاں کراچی میں میں نے یونیورسٹی میں ڈگری کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں داخلہ لینے کی کوشش کرو اور پڑھائی کرو۔ آپ نے مزید تعلیم حاصل کرنی ہے۔

حضور انور نے یہاں پاکستان سے آنے والے نوجوانوں کو اور طلباء کو نصیحت فرمائی کہ آپ یہاں پڑھائی کریں۔ داخلے لیں اور تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ وہ پہلے دوبئی (Dubai) میں تھا۔ وہاں سے ایک سال قبل کینیڈا آیا ہوں اور یہاں Medical Informaties میں ڈگری کر رہا ہوں۔ اپنا ماسٹرز کر رہا ہوں۔

ایک صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ وہ ساہیوال کے ہیں۔ پہلے وہ اپنی اہلیہ، بیٹی، داماد اور ان کے بچوں کے ساتھ ملائیشیا آئے اور پھر وہاں سے اسائیلم کے پراسس کے بعد کینیڈا آئے ہیں۔ موصوف نے عرض کیا کہ بیوی بیمار ہے۔ دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

سیریا سے آنے والے ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ وہ پہلے سیریا سے ہجرت کر کے ترکی آئے اور پھر وہاں سے کینیڈا آئے۔ ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کے انتظام کے تحت آئے ہیں۔ یہاں جماعت نے بہت زیادہ خیال رکھا ہے۔ اس وقت ہم مسی ساگا میں مقیم ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ وہاں مسی ساگا میں پچاس کے قریب سیرین فیملیز مقیم ہیں۔ موصوف نے بار بار حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت نے ہر لحاظ سے ہمارا بہت خیال رکھا ہے اور اب تک ہمیں سنبھالا ہوا ہے اور ہمارا خیال رکھ رہے ہیں۔

ایک بچے نے عرض کیا کہ میری والدہ کی کمر میں تکلیف ہے وہ جُھک نہیں سکتیں۔ میری والدہ ہم بچوں کیلئے کھانا وغیرہ تیار کرتی ہیں لیکن انہیں کافی تکلیف ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بچے نے عرض کیا کہ وہ وقف نو ہے اور ہم چار بہن بھائی ہیں۔ حضور انور نے بچے سے پوچھا کہ تم وقف نو ہو تو بڑے ہو کے کیا بننا ہے۔ اس پر بچے نے بتایا کہ سپورٹس! اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم وہ بنو جس کا جماعت کو فائدہ بھی ہو۔ کھیلنے والے تو بہت ہیں۔ ہمیں کام کرنے والے چاہئیں۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

کینیڈا کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیڈا میں آمد کا ذکر کیا اور اپنی خبروں اور آرٹیکلز میں کوریج دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ٹورانٹو کینیڈا میں آمد اور میڈیا میں کوریج

روزنامہ اخبار ٹورانٹو سٹار جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 3 لاکھ 57 ہزار ہے، اس نے اپنی 3 راکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

احمدی مسلمانوں کے امام کی سوموار کو آمد

دنیا بھر میں مسلمانوں کی سب سے بڑی متحد جماعت کے امام کا امن کا پیغام۔ وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کی ملاقات کے ساتھ ساتھ، خلیفہ مغربی کینیڈا کا دورہ بھی فرمائیں گے۔ نیز سوموار کے دن ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب خلیفہ کا احمدیہ ایوینیو پر استقبال کریں گے۔

اِس اخبار نے حضور انور کی آمد کے بعد مندرجہ ذیل خبر شائع کی۔ اس میں بتایا گیا کہ بہت سے احمدی احباب نے پہلی مرتبہ اپنے امام کو دیکھ کر خاص جذبات کا اظہار کیا۔ پیس ولیج میں بہت سارے مکانات کو خاص شوق سے سجایا گیا۔ نیز بہت سارے بچے خلیفہ کے استقبال کے موقع پر نغمے پڑھ رہے تھے۔ ایک احمدی خاتون نے بتایا کہ احمدیوں کو دنیا کے مختلف علاقوں میں مذہب کے نام پر تکلیف دی جاتی ہے۔ لیکن کینیڈا جیسے ملک میں ایسا نہیں ہے۔

روزنامہ اخبار میٹرو نیوز جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 1 لاکھ 90 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 3 راکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

مسلمان نوجوان پُر امید ہیں کہ خلیفہ کا دورہ دہشتگردی کی روک میں مُمِد ثابت ہوگا

خلیفہ کا دورہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے 50 سالہ جشن کے موقع پر ہوگا۔ احمدی نوجوان مختلف تحریکوں کے تحت اپنے علاقوں میں خدمتِ خلق انجام دیتے رہے ہیں۔ ان میں فوڈ ڈرائیوز اور وقارِ عمل شامل ہیں۔ نیز احمدی نوجوانوں نے مختلف تحریکات جیسا کہ Meet a Muslim Family اور Fast With A Muslim Friend کے ذریعہ اپنے علاقوں میں امن وسلامتی قائم کی۔

ٹی وی چینل سی پی 24 جس کے سننے والے سامعین کی تعداد 4 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3 راکتوبر 2016ء کی خبروں میں بتایا:

روحانی امام کے استقبال کیلئے مسلمان اکٹھے ہوئے

ایک ماہ کیلئے خلیفہ ٹورانٹو تشریف لائے ہیں۔ دنیا میں خلیفہ کے ایک کروڑ پیروکار ہیں۔ نیز اسلام میں خلیفہ کا مقام بمثل پوپ ہے۔ مسلمانوں کے رہنما امن اور سلامتی کے پیغام کا پرچار دنیا بھر میں کرتے ہیں۔ خلیفہ اپنے ایک ماہ کے دورہ کی ابتدا سہ روزہ جلسہ سالانہ کے ساتھ کر رہے ہیں۔ جلسہ کے اس موقع پر 25 ہزار شاملین کی امید کی جاتی ہے۔

ویب سائٹ آن لائن سی بی سی نیوز اس ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 10 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3 راکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

احمدیہ مسلم امام کی آمد پر ہزاروں احمدی احباب جمع

سوموار کے روز ہزاروں احمدی احباب مپیل کی ایک مسجد میں جمع ہوئے۔ اس جماعت کی مشرقی کینیڈا سے لے کر مغربی کینیڈا تک 80 جماعتیں قائم ہیں۔ نیز بتایا گیا کہ آج اسلام کو بہت غلط انداز میں دکھایا جا رہا ہے، جبکہ اسلام کا دہشتگردی اور بے جا قتال سے کوئی تعلق نہیں۔ اس ضمن میں جماعت کے احباب حضور کو مرزا غلام احمد کے پانچویں خلیفہ اور نبی محمد ﷺ کا زندہ نمونہ مانتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے مختلف علاقوں میں اسلام کا سچا اور امن پسند پیغام پہنچایا ہے۔

ٹی وی چینل گلوبل نیوز جس کے سامعین کی تعداد 5 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 3 راکتوبر 2016ء کی خبروں میں بتایا:

احمدی احباب اپنے اجتماعات پر نعرے لگاتے ہیں۔ ان میں مختلف نعرے ہوتے ہیں، جن میں اللہ کی شان اور خلیفہ کی سلامتی کی دعا ہوتی ہے۔ کئی ماہ سے خلیفہ کی آمد کی تیاری ہو رہی تھی، گھروں کی سجاوٹ سے لے کر سیکیورٹی کے انتظامات تک۔ جماعت احمدیہ کے احباب دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اخبار کے نمائندہ نے فن لینڈ، سویڈن، اور جمیکا کے احمدیوں سے ملاقات کی۔ نیز ایک بچے نے بتایا کہ ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں تا کہ اپنے خلیفہ کو بتائیں کہ ہم اُن سے کس حد تک محبت رکھتے ہیں۔

روزنامہ اخبار دی انڈو کینیڈین وائس جس کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 3 راکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

جماعت احمدیہ کینیڈا کی خلیفہ کے استقبال کی تیاریاں

3 راکتوبر 2016ء کو خلیفہ کا بیت الاسلام مسجد میں استقبال کیا جائے گا۔ جہاں ہزاروں مرد، عورتیں اور بچے خلیفہ کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے۔ خلیفہ کے دورے کا آغاز 3 روزہ جلسہ سالانہ سے ہوگا جس میں 25 ہزار شاملین متوقع ہیں۔

خلیفہ دنیا بھر کے شہرت یافتہ مقامات پر خطاب فرما چکے ہیں جن میں کیپٹل ہِل، یو۔کے ہاؤس آف کامنز، یورپین پارلیمنٹ شامل ہیں۔ ان خطابات میں خلیفہ نے دنیا بھر میں امن وامان قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

ٹی وی چینل سی ٹی وی ٹورانٹو جسکے سننے والے سامعین کی تعداد 2 لاکھ ہے، اس نے اپنی 3 راکتوبر 2016ء کی خبروں میں بتایا:

خلیفہ 4 سال کے بعد کینیڈا کا دورہ کر رہے ہیں۔ اس دفعہ خاص طور پر 50 سالہ جشن تشکر پر تشریف لائے ہیں۔ ایک احمدی نوجوان نے بتایا کہ اسلام کے دیگر مسلمانوں کے پاس کوئی امام نہیں ہے جو لوگوں کو صحیح راستہ دکھائے مگر ان کے پاس یہ امام ہے۔ بہت سارے احمدی مسلمانوں نے اپنے گھروں کو سجایا ہے۔

......☆......☆......☆......

04 راکتوبر 2016ء (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 30 فیملیز کے 140 افراد کو اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آج ملاقات کرنے والوں میں 27 فیملیز وہ تھیں جو گزشتہ تین چار سالوں میں پاکستان سے یہاں پہنچی تھیں اور اپنی زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کے دیدار اور قرب سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ ان میں شہداء لاہور کی پانچ فیملیز بھی شامل تھیں۔ اپنے ہی ملک میں اپنے ہم وطنوں کے ظلم وستم سے ستائے ہوئے یہ لوگ اور ان کے بچے بچیاں اپنے گھر بار اور عزیز واقارب کو چھوڑ چھاڑ کر، دکھوں اور غموں کو اپنے سینوں میں سموئے ہوئے اور اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے ہجرت کر کے امن کے اس دیس میں آبسے تھے۔

آج یہ سب لوگ کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں۔ اپنے آقا سے باتیں کیں۔ ان کے دکھ اور غم کافور ہوئے اور دل تسکین سے بھر گئے اور ہر ایک نے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک لمحات انہیں ہمیشہ کیلئے سیراب کر گئے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان کیلئے اور ان کے بچوں کیلئے مبارک فرمائے۔

اسی طرح آج ملاقات کرنے والوں میں سیریا کے انتہائی نامساعد حالات اور مظالم سے تنگ آکر ہجرت کرنے والی تین سیرین فیملیز بھی شامل تھیں۔ یہ لوگ بھی اپنے پیارے آقا سے پہلی بار مل رہے تھے۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے ان لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کیلئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ ایک صاحب کہنے لگے کہ ہم نے آج تک خلیفۃ المسیح کو TV پر ہی دیکھا ہے۔ آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے سامنے اتنا قریب سے دیکھا ہے۔ یہ چند لمحات ہمارے لئے ناقابل بیان ہیں۔

ملاقات کرنے والی ان تمام فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اگرچہ کینیڈا میں جماعت کے باقاعدہ قیام پر پچاس سال گزرے ہیں تاہم کینیڈا میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پہنچا۔

☆4 رجولائی 1903ء کو کینیڈا کے اخبار ''The Globe Canada'' میں ''The Messiah Has Come'' کے عنوان سے خبر شائع ہوئی۔

☆پھر پانچ سال بعد 28 راگست 1908ء کو یہی خبر کینیڈا کے ایک دوسرے اخبار ''Bobcaygeon Independent'' اونٹاریو نے شائع کی۔

☆کینیڈا میں آکر مستقل رہائش رکھنے والے سب سے پہلے احمدی مکرم شیخ کرم دین صاحب تھے۔ آپ 12 راگست 1899ء کو ہندوستان میں پیدا ہوئے اور آپ کے اپنے بیان کے مطابق 1919ء میں کینیڈا آئے اور صوبہ نوا سکوشیا میں آباد ہوئے۔

آپ نے Westville نواسکوشیا میں 8/مارچ 1998ء کو وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔

☆کینیڈا میں سب سے پہلی بیعت 1927ء میں ہوئی جب ایک کینیڈین عیسائی جوڑے Mr and Mrs A.C. Reidpath نے احمدیت قبول کر کے اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ یہ فیملی صوبہ برٹش کولمبیا کی رہنے والی تھی۔ ٹورانٹو کے ایک ہفت روزہ اخبار ’’The Star‘‘ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا جس میں اس جوڑے کی تصویر بھی شائع ہوئی۔

☆ایک کینیڈین عیسائی فوجی نوجوان جن کا نام Keith Gordon Christie تھا اور شہر Andershot نواسکو شیا کے رہنے والے تھے، انہوں نے ستمبر 1955ء میں بیعت کر کے اسلام احمدیت کو قبول کیا ان کا اسلامی نام ’’ناصر احمد‘‘ تجویز ہوا۔ اس طرح کینیڈا کی سرزمین پر یہ تیسرے فرد کی بیعت تھی۔

☆1961ء میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ نے کینیڈا کا دورہ کیا تا کہ یہاں پر موجود احمدی احباب سے ملاقات کر کے جماعت کی با قاعدہ تنظیم قائم کی جائے اور جماعت کے قیام کا جائزہ لیا جائے۔

☆1963ء میں سب سے پہلے شہر مانٹریال میں جماعت قائم ہوئی اور ڈاکٹر عبد المومن خلیفہ صاحب صدر منتخب ہوئے۔

☆1966ء میں ٹورانٹو میں جماعت کا قیام عمل میں آیا اور میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت منتخب ہوئے۔

☆یہی وہ سال ہے جب کینیڈا کی سرزمین پر جماعت کا با قاعدہ قیام عمل میں آیا اور جماعت 5/ دسمبر 1966ء کو Ahmadiyya Movement in Islam (Ontario)Incoroporated کے نام سے حکومت کے کاغذات میں رجسٹرڈ ہوئی اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے سب سے پہلے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم سیّد طاہر احمد بخاری صاحب مقرر ہوئے۔

☆1977ء کو سیّد منصور احمد بشیر صاحب پہلے مبلغ کی حیثیت سے کینیڈا میں آئے۔

☆اسی سال پہلا کینیڈین مشن ٹورانٹو میں ایک اپارٹمنٹ میں قائم کیا گیا اور جماعت کے با قاعدہ اجلاسات شروع ہوئے۔

☆جماعت کینیڈا کا پہلا جلسہ سالانہ 24، 25 دسمبر 1977 کو سکاربرو میں ڈیوڈ اینڈ میری تھامسن کالجیئٹ انسٹی ٹیوٹ میں منعقد ہوا۔

☆کینیڈا کی سرزمین بڑی خوش قسمت ہے کہ یہاں تین خلفاء احمدیت کے مبارک قدم پڑے۔

☆حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 8 تا 11/ اگست 1976ء کو کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا۔ کسی بھی خلیفۃ المسیح کا یہ کینیڈا کا پہلا دورہ تھا۔

☆پھر 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 4 تا 11 ستمبر کینیڈا کا دوسرا دورہ فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 18 ستمبر تا 6/ اکتوبر 1986ء کو کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا۔ اسی دورہ میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے 20 ستمبر 1986ء کو ’’مسجد بیت الاسلام‘‘ ٹورانٹو کا سنگ بنیاد رکھا۔

اس پہلے دورہ کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل سالوں میں کینیڈا کے دورہ جات فرمائے۔

☆1987ء 29، 30 ستمبر کو حضورؒ دو دن کیلئے کینیڈا تشریف لائے اور پھر یہاں سے امریکہ تشریف لے گئے اور امریکہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد دوبارہ 6 نومبر تا 7 نومبر کینیڈا کی مغربی جماعتوں کا دورہ فرمایا۔

☆1989ء حضورؒ نے جون کے مہینہ میں دورہ فرمایا۔ 14 جون کو کینیڈا تشریف لائے۔

☆1991ء حضورؒ نے 30 جون تا 9 جولائی کینیڈا کا چوتھا دورہ فرمایا۔

☆1992ء حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے 14/ اکتوبر تا 23/ اکتوبر کو کینیڈا کا دورہ فرمایا۔ اسی دورہ کے دوران 17/ اکتوبر کو حضورؒ نے مسجد بیت الاسلام کا افتتاح فرمایا۔

☆1994ء حضورؒ نے 23 جون تا 6 جولائی کینیڈا کا چھٹا دورہ فرمایا۔

☆1996ء حضورؒ نے 18 جون تا 4 جولائی کینیڈا کا ساتواں دورہ فرمایا۔

☆1997ء میں حضورؒ نے 23 جون تا 4 جولائی ٹورانٹو (کینیڈا) کا دورہ فرمایا۔ یہ حضورؒ کا کینیڈا کا آٹھواں دورہ تھا۔ پھر اسی سال حضورؒ نے کینیڈا کے مغربی علاقہ وینکوور کا 18 ستمبر تا 3/ اکتوبر دورہ فرمایا۔ یہ حضورؒ کا کینیڈا کا آخری سفر تھا۔

☆سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 21 جون تا 5/ جولائی 2004ء میں کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا۔

☆پھر سال 2005ء میں 4 جون تا 6 جولائی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کا دوسرا دورہ فرمایا۔

اس دورہ کے دوران حضور انور نے 11 جون 2005ء کو مسجد بیت الرحمن وینکوور کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور پھر 18 جون کو مسجد بیت النور کیلگری کا سنگ بنیاد رکھا۔ 29 جون 2005ء کو حضور انور نے بیت المہدی ڈرہم کا افتتاح فرمایا۔ نیز اسی دورہ میں دو جولائی کو حضور انور نے مسجد احمدیہ بریمپٹن کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆سال 2008ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کا تیسرا دورہ فرمایا۔ یہ دورہ 24 جون تا 6 جولائی کے عرصہ پر مشتمل تھا۔ اسی دورہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 4 جولائی 2008ء کو مسجد بیت النور کیلگری کا افتتاح فرمایا۔

☆سال 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد 3 تا 17 جولائی کینیڈا کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور نے 11 جولائی کو ایوان طاہر کا افتتاح فرمایا۔

☆سال 2013ء میں حضور انور نے کینیڈا کی مغربی جماعتوں وینکوور اور کیلگری کا 14 مئی تا 27 مئی دورہ فرمایا۔ یہ حضور انور کا کینیڈا کا پانچواں دورہ تھا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور نے 17 مئی کو مسجد بیت الرحمن وینکوور کا افتتاح فرمایا۔

☆اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور تائید الٰہی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ کینیڈا کا چھٹا دورہ ہے۔

☆سال 1966ء میں جب یہاں جماعت رجسٹرڈ ہوئی اور چند خاندانوں پر مشتمل جماعت کا با قاعدہ قیام عمل میں آیا اُس وقت جماعت کی کیا حالت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے عبد العزیز خلیفہ صاحب نائب امیر کینیڈا لکھتے ہیں:

’’شروع شروع میں ہم جماعت احمدیہ کے ماہانہ اجلاس کے لئے ٹورانٹو میں ینگ سٹریٹ Yonge Street پر واقع YMCA کی عمارت میں ایک کمرہ کرایہ پر لیا کرتے تھے جس کا کرایہ بارہ ڈالر ہوا کرتا تھا۔ اسی کمرہ میں خواتین کے لئے پردہ ڈال دیا جاتا تھا اور احمدی خواتین ہمارے ساتھ اجلاس میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ بعد ازاں خواتین نے اپنے اجلاس کے لئے علیحدہ کمرے کی درخواست کی جس کا مزید کرایہ چھ ڈالر ادا کرنا پڑتا تھا۔ اس علیحدہ کمرے اور مزید چھ ڈالر کی ادائیگی کے لئے جماعت کے اراکین کا اجلاس ہوا۔ طویل صلاح مشورے کے بعد خواتین کے حق میں فیصلہ ہوا۔ اس طرح وہ اپنے علیحدہ اجلاس منعقد کرنے لگیں اور یہ سلسلہ 1967ء سے 1973ء تک جاری رہا۔‘‘

1973ء تک جماعت کینیڈا کی یہ حالت تھی کہ جماعت کے پاس کوئی اپنا سینٹر نہیں تھا۔ یہی کیفیت 1980 تک رہی۔ جماعت کینیڈا کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی رہی اور 1980ء میں جماعت نے ٹورانٹو میں Jane Street پر ایک مکان بطور مشن ہاؤس خریدا جو کہ مبلغ کی رہائشگاہ بھی تھی اور جماعتی سینٹر بھی تھا۔ اسی مکان میں جماعتی تقریبات بھی ہوتی تھیں۔

☆خلفاء احمدیت کے مبارک قدم پڑنے کے نتیجہ میں اس سرزمین کی قسمت ہی بدل گئی اور ایسا عظیم الشان انقلاب برپا ہوا جس کا اُس زمانہ میں تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

☆وہی کینیڈا جہاں جماعتی ضروریات کے لئے چند ڈالرز کرایہ پر ایک کمرہ حاصل کرنا مشکل تھا، آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سارے کینیڈا میں مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی شمال میں بھی اور جنوب میں بھی قریہ قریہ، بستی بستی جماعت کی 24 مساجد اور 31 مشن ہاؤسز موجود ہیں اور 95 سے زائد بڑی مستحکم اور مضبوط اور فعال جماعتیں اور حلقہ جات قائم ہیں اور جماعت کی تعداد 29 ہزار کے لگ بھگ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی مالی وسعت اس قدر زیادہ ہے کہ آغاز کے زمانہ کے چند ڈالروں سے کروڑوں کی بھی نسبت نہیں رہی۔ صرف چند مساجد ہی لے لیں۔ ’’مسجد بیت الاسلام‘‘ ٹورانٹو کی تعمیر پر 6.3 ملین ڈالرز سے زائد خرچ ہوئے۔ ’’مسجد بیت الرحمن‘‘ وینکوور کی تعمیر پر 10.4 ملین ڈالرز سے زائد خرچ آیا۔ ’’مسجد بیت النور‘‘ کیلگری کی تعمیر پر 17.5 ملین ڈالرز خرچ ہوئے اور پھر ٹورانٹو میں ’’ایوان طاہر‘‘ کی تعمیر پر 9.9 ملین ڈالرز کے اخراجات آئے۔ صرف ان چار تعمیرات سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خلفائے احمدیت کے اس سرزمین پر پڑنے والے مبارک قدموں اور متضرّعانہ دعاؤں اور رہنمائی کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کینیڈا کس طرح اور کس شان سے ترقیات کے نئے ادوار میں داخل ہوئی اور چھلانگیں مارتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے۔

☆حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ دورہ بھی گزشتہ دوروں کی طرح انتہائی غیر معمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دور تاریخ کا ایک انقلاب آفریں دور ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ ایک منزل سے دوسری منزل کو پھلانگتے ہوئے آسمان کی رفعتوں کو چُھو رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی اس سرزمین میں بھی جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی اور فتوحات کے لئے نئے دروازے کھل رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کینیڈا کامیابیوں اور کامرانیوں کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ اور ہر آنے والے دن کا سورج نئی نوید لے کر طلوع ہوتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

میڈیا کوریج

آج 4/اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں ویب سائٹ آن لائن سی بی سی نیوز اور ویب سائٹ آن لائن یارک ریجن نیوز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے خبریں دیں۔

☆ویب سائٹ آن لائن سی بی سی نیوز: اس ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 10 لاکھ ہے۔ اس نے اپنی 4/اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا: ٹورانٹو کے مسلمان اس سوچ میں ہیں کہ کس تبدیلی کی ضرورت ہے: پول کے مطابق کینیڈین لوگوں کا خیال ہے کہ مسلمانوں کو اس معاشرے کو اپنانا چاہئے۔

ہزاروں احمدی احباب نے اپنے روحانی امام کا استقبال کیا۔ استقبال میں شامل اکثریت امیگرنٹس تھے۔ کینیڈین احمدی مسلمانوں کا کہنا ہے کہ وہ اس بارہ میں تشویش کا شکار نہیں ہیں کہ ایک پول کے مطابق کینیڈا کی اکثریت کا یہ خیال ہے کہ امیگرنٹس کو معاشرہ کا حصہ بننے کی زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔

کالم نگار نے لکھا کہ خلیفہ کا دورہ برموقع ہے کیونکہ ایک پول کے مطابق 68 فیصد کینیڈین کا خیال تھا کہ نئے آنے والوں کو معاشرے کا حصہ بننے کیلئے مزید کوشش کی ضرورت ہے۔ اس کا خیال ہے کہ عوام کے تاثر میں سختی کا باعث امریکی صدارت کے امیدوار کا امیگریشن کے خلاف زور دینا ہے۔

اس نے لکھا کہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ احمدی مسلمان خاص طور پر کینیڈین معاشرے کا حصہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ احمدی خاص طور پر پاکستان اور بنگلہ دیش میں تشدد کا شکار ہیں بلکہ یوکے میں آغاز سال میں ایک سکاٹش احمدی کو ایک غیر احمدی مسلمان نے قتل کیا جس کو عدالت نے فرقہ وارانہ حملہ قرار دیا۔

☆ویب سائٹ آن لائن یارک ریجن نیوز اور ویب سائٹ بریمپٹن گارڈین ان دونوں ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 60 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 4/اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

احمدیہ مسلمانوں کے روحانی امام کی آمد پر ہزاروں احمدی احباب نے وان کی مسجد میں استقبال کیا

ہزاروں احمدی احباب نے مسجد بیت الاسلام میں اپنے روحانی امام کا استقبال کیا۔ خلیفہ، جن کی رہائش لندن یوکے میں ہے 6 ہفتہ کے دورہ پر کینیڈا تشریف لائے ہیں۔ پیس ولیج کو لوگوں نے بہت خوبصورت لائٹوں سے روشن کیا ہوا تھا اور ایک جشن کا سا ماحول تھا۔

......☆......☆......☆......

05/اکتوبر 2016ء (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

اخبار ٹورانٹو سٹار کے
Mr. John Honderich کی
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ ایک مہمان Mr. John Honderich حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کیلئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف پبلشرز کارپوریشن کے چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں۔ ان کے تحت مختلف اخبارات، کتابیں اور تعلیمی مواد پر مشتمل کتب و رسائل شائع ہوتے ہیں۔ نیز سب سے بڑا اور اہم اخبار ٹورانٹو سٹار شائع ہوتا ہے۔

موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور انور کے کینیڈا تشریف لانے پر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ یہاں بڑے اچھے موسم میں آئے ہیں۔ یہاں آپ کی مسجد بڑی خوبصورت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: شکریہ۔ پھر کہا کہ کیا آپ نے مسجد اندر سے دیکھی ہے۔ تو اس پر موصوف نے عرض کیا ابھی اندر سے نہیں دیکھی۔

موصوف نے عرض کیا کہ حضور میں اور مجھ میں ایک مشترک بات یہ ہے کہ حضور کا تعلق غانا سے رہا ہے اور میں بھی گزشتہ دس سال میں دو مرتبہ غانا گیا ہوں۔ پریس میڈیا کے حوالہ سے میری وہاں میٹنگ تھی میں اس وجہ سے گیا تھا اور عکرہ میں رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں تقریباً آٹھ سال 1985ء تک غانا میں رہا ہوں اور غانین احمدی لوگ اب تک یہ محسوس کرتے ہیں کہ میں وہاں ان کے پاس ہوں۔ ان کا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ حضور یہاں آئے ہیں، کینیڈا کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کینیڈا ایک ملٹی کلچر نیشن ہے، لوگوں میں وسعت حوصلہ ہے اور رواداری ہے۔ کینیڈا کی حکومت امیگرنٹس کے معاملے میں بہت اچھی ہے اور دوسرے ممالک کی نسبت یہاں آنے والے لوگوں کو اپنے اندر جذب کرنے میں زیادہ بہتر ہے۔ یہاں کے لوگ وسیع حوصلہ کے ساتھ دوسروں کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں۔

اس پر موصوف مہمان نے کہا کہ میری بھی یہی رائے ہے اور ہم اس معاملہ میں منفرد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب جو یہاں سیریا سے اور عراق سے رفیوجیز آ رہے ہیں، دیکھتے ہیں کہ ان کا یہاں پر کیا اثر پڑتا ہے۔

اس پر مہمان نے عرض کیا کہ پچیس سے تیس ہزار اب تک آ چکے ہیں۔ جب یہاں رفیوجیز کا پہلا گروپ آیا تھا تو وزیر اعظم کینیڈا نے خود ایئرپورٹ پر جا کر ان کو خوش آمدید کہا تھا۔ اسی طرح بعض گروپس کو ریسیو کرنے کے لئے صوبہ کے وزیر اعلیٰ اور میئر بھی ایئرپورٹ پر گئے ہیں۔ ایسا کرنے کے نتیجہ میں حکومت کے حق میں یہاں یہ تاثر پیدا ہوا ہے کہ حکومت رفیوجیز کے کینیڈا آنے کو سپورٹ کر رہی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ یہاں کئی لوگوں نے پرائیویٹ طور پر رفیوجیز فیملی کو سپانسر کیا ہے اور وہ ان فیملیز کو سپورٹ کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہم بھی کر رہے ہیں۔ امیر صاحب جماعت کینیڈا نے پھر تفصیلاً بتایا کہ ہم نے بھی سو (100) فیملیز کو سپانسر کیا ہے اور ان کے اخراجات اٹھا رہے ہیں۔ اس پر موصوف نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں پیس ولیج میں بھی بعض سیرین رہ رہے ہیں۔ یہاں ان کا انتظام کیا گیا ہے۔

مہمان نے عرض کیا کہ یہ کینیڈا کا ملک امیگرنٹس کا ہے۔ ہم سب لوگ باہر سے آئے ہیں۔ سوائے Aborigines کے جو یہاں کے اصل باشندے ہیں۔ میرا اپنا تعلق جرمنی سے ہے۔ باہر سے آکر یہاں آباد ہونے کی وجہ سے ہماری قوم میں لوگوں کا استقبال کرنا اہم ہے اور یہ بات ہماری فطرت میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نئے آنے والوں کی صلاحیتیں استعمال کریں۔ ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ آپ کے ملک کے لئے اچھا ہوگا۔ نئے آنے والے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ تعلیم حاصل کریں اور ملک کی خدمت کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں کچھ ایسے گروپس ہیں جو رفیوجیز اور امیگرنٹس کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ حکومت میں کوئی ایسی سیاسی پارٹی نہیں ہے جو رفیوجیز یا امیگرنٹس کے خلاف ہو لیکن حضور کی بات صحیح ہے کہ کچھ لوگ آواز اٹھا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: صوبائی حکومتوں میں تو ایسے لوگ نہیں ہیں جو آواز اٹھا رہے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ صوبائی حکومتوں میں بھی ایسا کوئی نہیں ہے۔ کوئی خلاف نہیں ہے۔ سب امیگرنٹس کے حق میں ہیں۔

اخبار ''Toronto Star'' کا ذکر ہوا کہ اس اخبار نے ایک آرٹیکل لکھا تھا جس میں بتایا تھا کہ مساجد میں اور مسلمانوں کی کتابوں میں شدت پسندی سکھائی جاتی ہے۔ ایسی کتب مسجدوں میں پڑی ہوتی ہیں۔ اس آرٹیکل کے ساتھ ''مسجد بیت الاسلام'' کی تصویر لگا دی تھی۔ مہمان نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہم سے بہت بڑی غلطی ہوگئی تھی۔ علم ہو جانے پر اخبار نے معافی مانگی تھی اور معذرت کی تھی۔ اس خبر کے بعد مجھے جماعت کے بارہ میں مزید پتہ لگا اور رابطہ قائم ہوا۔ اب ہم نے کچھ ایسے اقدامات کئے ہیں کہ دوبارہ کوئی ایسی خبر شائع نہ ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مجھے اس کا علم تھا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے معذرت شائع کی۔ حضور انور نے فرمایا یہ ایک ''Blessingin Disguise'' والی بات ہے کہ بُری چیز سے ایک خیر کا پہلو نکل آیا۔ اس خبر، آرٹیکل کے شائع ہونے کے بعد آپ کا جماعت سے بڑا مضبوط رابطہ اور تعلق پیدا ہوگیا اور اسی وجہ سے آج آپ یہاں آئے ہوئے ہیں۔

مہمان نے کہا: حضور صحیح کہتے ہیں مجھے آج موقع ملا ہے کہ میں آپ سے ملوں۔

مہمان نے یہودی کمیونٹی کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ٹورانٹو میں کنزرویٹو قسم کی یہودی کمیونٹی ہے۔ اپنے عقائد پر سختی سے عمل کرتے ہیں اور اسرائیل کے حوالہ سے ان کے بڑے مضبوط اور پختہ خیالات ہیں۔ جب بھی اسرائیل کے حوالہ سے بات ہوتی ہے اور کوئی معاملہ سامنے آتا ہے تو یہاں بہت زیادہ کھچاؤ ہو جاتا ہے اور مسلمانوں سے اختلاف بڑھ جاتا ہے۔ گزشتہ حکومت میں یہ کھچاؤ بہت زیادہ بڑھ گیا تھا کیونکہ سابق وزیر اعظم سٹیون ہارپر کی حکومت کھل کر اسرائیل کا ساتھ دیتی تھی۔

موصوف مہمان نے کہا کہ دوسری طرف مجھے فخر ہے کہ ہم نے اپنے اخبار میں ایک اچھا، مضبوط مسلمان بطور کالومسٹ (Colomist) رکھا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: احمدیوں میں بھی بڑا پوٹینشل ہے۔ بعض بڑا اچھا لکھنے والے ہیں۔ بعض احمدی لکھتے بھی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اپنی کمیونٹی کا حوالہ دیئے بغیر اپنی ذاتی حیثیت سے لکھتے ہیں۔

موصوف مہمان نے عرض کیا کہ حضور کو یہاں اسماعیلی آغا خانی سینٹر جا کر دیکھنا چاہئے۔ بہت خوبصورت ہے۔ مہمان نے پوچھا کہ کیا حضور کو باہر سیر وغیرہ کرنے کے لئے کچھ وقت ملتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مقامی جماعت جو یہاں میرا پروگرام بناتی ہے ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مجھے یہاں مصروف رکھیں۔

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

موصوف نے کھیل کے حوالہ سے ذکر کیا کہ یہاں بالٹی مور (امریکہ) اور ٹورانٹو کی ٹیموں کا بیس بال (Baseball) کا میچ تھا۔ امریکہ کی سب سے بڑی کھیل Baseball ہے۔ لوگ اس کے لئے پاگل ہوئے ہوتے ہیں۔ جس طرح یوکے میں فٹ بال کے میچز میں لوگوں کا حال ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: وہاں ایک ٹیم مانچسٹر یونائیٹڈ ہے۔ جب میچز ہوتے ہیں تو کافی جوش ہوتا ہے۔

مہمان نے بڑی خوشی سے بتایا کہ ٹورانٹو نے یہ میچ آخری منٹوں میں جیت لیا۔

جماعت میں کھیلوں کے پروگرام کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ہماری اپنی احمدی خدام کی ٹیمیں ہیں۔ فٹ بال کے میچز اور مقابلے ہوتے ہیں۔ افریقہ میں ٹورنامنٹ ہوا۔ پھر کرکٹ کا ٹورنامنٹ بھی ہر سال ہوتا ہے۔ مختلف ملکوں کی ٹیمیں حصّہ لیتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے پھیلاؤ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری بڑی تعداد افریقہ میں ہے، مغربی افریقہ کے ممالک میں ہماری بڑی جماعتیں ہیں۔ سب سے بڑی جماعت غانا میں ہے۔ پھر نائیجیریا۔ سیرالیون میں بڑی جماعتیں ہیں اور اعلیٰ لیول پر بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ مالی، نائیجر اور بورکینا فاسو میں بھی بڑی تعداد موجود ہے۔

غانا کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ عکرہ میں جماعت کا ہیڈ کوارٹر ہے لیکن سارے ملک میں جماعت پھیلی ہوئی ہے۔ ایک ملین کے قریب جماعت کی تعداد ہے۔ غانا میں اشانٹی کا علاقہ سب سے خوبصورت علاقہ ہے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد میں دو دفعہ غانا گیا ہوں۔ عکرہ میں قیام کے علاوہ نارتھ کے علاقہ میں بھی گیا اور بعض دوسرے علاقوں کا بھی وزٹ کیا اور پھر غانا سے بورکینا فاسو By Road گیا تھا۔

حضور انور نے بتایا کہ میں نے غانا کے صدر کو کہا تھا کہ غانا کا جغرافیہ مَیں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں آٹھ سال غانا میں رہا ہوں۔

مہمان موصوف نے عرض کیا کہ وہ دو دفعہ عکرہ (غانا) گئے ہیں اور دونوں دفعہ عکرہ میں ہی قیام کیا ہے۔ حضور انور نے مہمان موصوف کو جلسہ پر آنے کی دعوت دی۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہمارا یہ ویک اینڈ Thanks Giving کا تہوار ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا جلسہ سالانہ بھی Thanks Giving ہی ہوتا ہے۔

Mr. John Honderich کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر مہمان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 45 فیملیز کے 265 ر افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ پیس وِلیج کے علاوہ وان، ٹورانٹو، برمپٹن، مس ساگا، رچمنڈ ہل اور پاکستان سے آنے والی فیملیز نے شرف ملاقات پایا۔

آج بھی ملاقات کرنے والی فیملیز وہ تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ ان میں شہدائے لاہور کی فیملیز بھی تھیں اور سیریا سے آنے والی ایک مہاجر فیملی بھی تھی۔ ان سبھی نے آج پہلی بار خلیفۃ المسیح کو انتہائی قریب سے دیکھا اور اپنے آقا سے باتیں کیں اور اپنے آقا کے قرب میں جو چند گھڑیاں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور ان کے بچوں کے لئے بھی یہ یادگار لمحات تھے۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

گلوبل ٹیلیویژن چینل کے نمائندہ کو انٹرویو

گلوبل نیوز ٹی وی چینل کے نمائندے اور جرنلسٹ حضور انور کا انٹرویو لینے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ اڑھائی بجے یہ انٹرویو شروع ہوا۔

❁ گلوبل نیوز چینل کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کینیڈا دوبارہ آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے پہلا سوال کیا: آپ کا کینیڈا کے لئے کیا پیغام ہے؟ اور آپ جسٹن ٹروڈو صاحب وزیر اعظم سے ملاقات کے دوران کیا سننا پسند کریں گے۔ آپ کی وزیرِ اعظم صاحب سے کیا توقعات ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مشرقِ وسطیٰ کی خراب صورتحال کی وجہ سے دنیا کے حالات نہایت مخدوش ہیں۔ اور دنیا کے سب ممالک ان خراب حالات کی وجہ سے متأثر ہیں۔ اس لئے ان حالات میں کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے ہر فیصلہ ہمیں بہت احتیاط سے کرنا ہوگا، چاہے وہ فیصلہ وہاں پر ایکشن لینے کے متعلق ہو یا ان ممالک کے پناہ گزینوں کے متعلق ہو۔ ان دونوں کے متعلق ہمیں بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہئے۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کی: کیا احتیاط سے مراد کوئی قدم نہ اٹھانا ہے؟ کیا کینیڈا کو اس بارے میں کوئی بھی قدم نہیں اٹھانا چاہئے؟ یا پھر ہماری حکومت کا اس میں کیا کردار ہونا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حکومت کو دیکھنا ہوگا کہ امن کے قیام کے لئے صحیح طریق کیا ہے جس کی وجہ سے حالات مزید خراب نہ ہوں۔ نہ ہی مقامی باشندوں کے لئے مشکلات پیدا ہوں اور نہ ہی اِن کے حقوق متأثر ہوں اور نہ ہی پناہ گزینوں کے لئے مشکلات ہوں اور نہ ہی ان کے حقوق متأثر ہوں۔ اصل چیز یہ ہے کہ عدل و انصاف کی شرائط پوری کی جائیں اور تمام فریقوں کو ان کے حقوق دیئے جائیں۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا: کیا آپ اِن کینیڈین سامعین کو جو آپ کی جماعت سے واقف نہیں بتائیں گے کہ آپ کی جماعت کو مشرقِ وسطیٰ میں کیوں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صرف مشرقِ وسطیٰ میں ہی نہیں بلکہ تمام مسلمان ممالک میں جماعت کو مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

اس پر جرنلسٹ نے کہا: یہاں کینیڈا میں بھی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسلمان ممالک میں ہماری پرسیکیوشن ہو رہی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں جس شخص نے بطور مصلح آنا تھا وہ مسیح موعود اور مہدی کے لقب کے ساتھ آچکا ہے، اور اُن کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ؑ ہے۔ دوسرے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں آسکتا۔ فرق صرف خاتم النبیین کی تشریح میں ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ اور نہ کوئی نئی شریعت والا نبی آسکتا ہے، ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ساتھ آپ کی تعلیمات کے ساتھ آپ کی اُمت میں سے نبی آسکتا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع رہ کر اور شریعتِ اسلام کا تابع ہو کر نبی آسکتا ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہی وہ شخص ہیں جن کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے پیشگوئی فرمائی تھی اور یہی وقت اِس پیشگوئی کے پورے ہونے کا ہے۔ پس اس وجہ سے دوسرے مسلمان فرقے ہمارے مخالف ہیں۔ لیکن ان سب مخالفتوں کے باوجود بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اصل بات کو سمجھتے ہیں اور اُن کو اِس بات کا شعور ہے اور وہ ہمارے دلائل کو مانتے ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امام مہدی و مسیح کی آمد کے حوالہ سے بیان فرمودہ تمام نشانات جو پورے ہو چکے ہیں اُن کو دیکھ کر یہ لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ہر سال لاکھوں لوگ ان مسلمانوں میں سے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ کے خیال میں کیا آپ کی جماعت اور عیسائیوں کے فرقہ Evangelical میں مشابہت ہے؟ اُن کی طرح آپ کی جماعت کے بھی مبلغین ہیں اور آپ لوگ بھی بیعتیں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُن کا اپنا مِشن ہے، مگر فرق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا کہ میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے لئے آیا ہوں، اور اِس کے مطابق عیسائیت ایک محدود مذہب ہے۔ اور انجیل کا بھی یہ دعویٰ نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ تمام دنیا کے لئے آئے تھے۔ لیکن قرآنِ کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے بے شک عیسائی تمام دنیا میں یہی تبلیغ کا کام کر رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے انہیں کچھ کامیابی بھی ہوتی ہو، لیکن یہ اُن کی تعلیمات کی روشنی میں یا بائبل کے مطابق اُن پر فرض نہیں ہے۔ لیکن ہماری تعلیمات اور قرآنِ کریم کی روشنی میں یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

❁ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہم جو مغرب میں رہتے ہیں اور اسلامی دنیا سے ناواقف ہیں کس طرح بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کو سمجھ سکتے ہیں اور اِس کا مقابلہ کر سکتے ہیں جو بعض مسلمان فرقوں میں آرہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے مسلمانوں کے کچھ فرقے کہہ کر بہت مناسب الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میرے مطابق یا میری سمجھ کے مطابق انتہا پسندی کی بہت سی وجوہات ہیں، ہمیں وہ سب مدّنظر رکھنی چاہئیں۔ ایک وجہ تو 2008ء کے اقتصادی بحران کے بعد دیکھ سکتے ہیں کہ دنیا بھر میں بدامنی پیدا ہوئی اور اس تمام بدامنی کا آغاز عرب دنیا سے ہوا جس کو ''عرب سپرنگ'' کہا گیا۔ اور اس کے بعد کچھ مسلمان ممالک میں لوگوں کو آزادی دینے کے نام پر بہت سے گروہوں نے جنم لیا۔ جنہوں نے یہ نعرہ بلند کیا کہ تمہاری حکومتیں اور لیڈر تمہارے حقوق غصب کر رہے ہیں اور تمہیں انصاف نہیں دیا جا رہا۔

پس اقتصادی بحران اور لیڈروں کی ناانصافی کے ساتھ اور دوسری بہت سی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے ان انتہا پسند گروپس نے اپنے ذاتی مفاد کے لئے

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
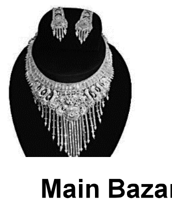

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مسلمان نوجوانوں کو دہشتگرد بنایا اور جن لوگوں کے اپنے مفادات تھے انہوں نے نوجوانوں کو ریڈی کلائز (Radicalize) کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے کینیڈا کا علم تو نہیں لیکن 2008ء کے بعد یوکے میں تقریباً 3 ملین لوگ بے روزگار تھے۔ چند سال بعد وہاں پر کچھ بہتری ہوئی اور جو لوگ اپنے پیشے میں تجربہ کار تھے ان کو نوکریاں مل گئیں۔ لیکن ابھی بھی 1.7 یا 1.8 ملین لوگ بے روزگار ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا سب سے زیادہ نقصان نوجوان طبقہ کو ہوا ہے اور یہ بھی انتہا پسندی کی طرف لے جانے والی ایک وجہ ہوسکتی ہے۔ یہ نوجوان انتہا پسند بنائے جا رہے ہیں اور ISIS یا اس جیسے دوسرے گروہوں میں شامل ہو رہے ہیں، اور ان کو بڑی بڑی رقوم 6 یا 7 ہزار ڈالر ماہوار بطور تنخواہ دی جاتی ہے یا اِس سے کچھ کم۔ لیکن یہ رقم اُس سے بہتر ہے جو یہ اپنے اپنے ملکوں میں کما سکتے تھے۔ اسی وجہ سے بھی یہ نوجوان ان گروپس کے ساتھ مل رہے ہیں۔

جرنلسٹ نے عرض کیا بے روزگاروں کے مالی فائدہ کے علاوہ، چند لوگ ایسے بھی ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام میں ایسی تعلیم ہے جس کو جہاد کہتے ہیں۔ کیا اس وجہ سے یہ انتہا پسندی کا مسئلہ بڑھ رہا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ سارا معاملہ 2008ء کے اقتصادی بحران کے بعد شروع ہوا اور اس کے بعد جیسے کہ میں پہلے بتا چکا ہوں اسلامی ممالک کی بعض حکومتوں نے انصاف کا کردار ادا نہیں کیا۔ اس ناانصافی کے سبب بعض لوگوں کو بھڑکایا گیا کہ تمہارے حقوق تلف ہو رہے ہیں اور اصل میں بعض گروہوں نے کوشش کی کہ جو لوگ پہلے سے ہی غم وغصہ میں تھے ان کو انتہا پسند بنایا۔ اور یہ کام نہ صرف ان کے اپنے ممالک میں کیا بلکہ مغرب اور یورپ میں بھی اسے عملی جامہ پہنایا۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ ان کے غم وغصہ اور بے چینی، مایوسی کی وجہ سے وہ جہاد کرنا چاہتے ہیں۔ اِن تمام امور کی تحریری شہادت موجود ہے۔ ایک فرانسیسی رپورٹر نے بیان کیا ہے کہ میں نے کچھ انتہا پسند لوگوں سے یا ان لوگوں سے جو آئِسس (ISIS) کے لئے لڑ رہے تھے یا کام کر رہے تھے پوچھا کہ جو سلوک تم لوگوں کے ساتھ کر رہے ہو یا جس سفّاکی کا مظاہرہ کر رہے ہو یہ قرآن کی تعلیم کے خلاف ہے۔ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ تم اس طرح کا وحشیانہ سلوک روا رکھو۔ ان میں سے اکثر نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ قرآن میں کیا لکھا ہے یا شریعت کیا کہتی ہے۔ ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ ہمارے بالا افسروں نے حکم دیا کہ لوگوں کا سر قلم کرو اور اس طرح کے دیگر وحشیانہ فعل کرو۔ پھر اس فرانسیسی رپورٹر نے یہ بھی کہا کہ ان میں سے اکثریت اسلام کی تعلیم سے ناواقف ہے۔ وہ انتہائی مشتعل لوگ ہیں۔ ان کے افسر اور دیگر گروہ یا جو باغی گروہ ہیں وہ سب اپنے اپنے مقاصد کے حصول میں لگے ہوئے ہیں۔ اپنے مفاد کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض کو پوچھا گیا کہ خودکش حملہ اسلام میں جائز نہیں۔ اگر ایک چیز جائز نہیں ہے تو تم اس پر عمل کیسے کر سکتے ہو۔ وہ جواباً کہتے ہیں ٹھیک ہے ہمیں نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے۔ لیکن ہمیں اپنے بالا افسروں کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ ایسے تھے جن کے پاس اسلام کا بہت ہی تھوڑا علم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمیں معلوم ہے کہ یہ جائز نہیں لیکن اگر کوئی اس پر عمل کرے گا تو ہم اسے نہیں روکیں گے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم یہ نہیں کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: تو اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس بارہ میں وہ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ صاف صاف اور واضح طور پر نہیں کہہ سکتے کہ ایک اور ایک دو ہیں۔ یہ تو سارا معاملہ ہی الجھا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا مغرب بھی اس معاملے کو ہوا دے رہا ہے۔ کیونکہ ان کو اسلحہ اور ہتھیار خریدنے کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔

جرنلسٹ نے عرض کی: کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ مغرب انتہا پسند مسلمانوں کو ہتھیار خریدنے میں مدد دیتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کئی بڑی حکومتیں ایسا کرتی ہیں۔ کئی حکومتیں باغی گروہوں کی مدد کر رہی ہیں۔ آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ آئِسس (ISIS) اب تک کیسے قائم ہے؟ وہ کروڑوں ڈالرز اپنا تیل بیچ کر کما رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی بینکوں کے ذریعہ ٹرانزیکشنز (Transactions) ہو رہی ہیں۔ اگر تم روس اور ایران پر پابندیاں لگاتے ہو جو مستحکم ممالک ہیں اور ان کی تو اقتصادی حالت بھی متاثر ہوئی ہے۔ پھر کیوں بڑی حکومتیں ان گروہوں پر پابندی لگا کر اس مسئلہ کو حل نہیں کرتیں۔

❁ جرنلسٹ نے عرض کی: میں جانتا ہوں کہ آپ بہت مصروف انسان ہیں۔ تو میں آخری سوال کے ساتھ ختم کرتا ہوں جو ایک مشکل سوال ہے۔ اگر آپ مختصر طور پر بتا دیں کہ کینیڈین باشندوں کو اسلام کے بارہ میں کیا سمجھنے کی ضرورت ہے، جو کہ ہم نہیں سمجھتے، جس سے اس مسئلے کا حل نکلے اور فساد کم ہو؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دیکھیں آپ بہت سارے طریقوں سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اِس مسئلے کو حل کرنے کے لئے حکومتیں کافی تجاویز پیش کرتی ہیں اور قانون بھی بن رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بڑی حکومتیں بھی سنجیدہ ہو رہی ہیں۔ اور واقعتاً سنجیدہ ہو رہی ہیں اس لئے انہوں نے آئِسس (ISIS) پر پابندیاں لگائی ہیں یا لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ وہ ایسا اس لئے کر رہے ہیں تاکہ اس گروہ کو ختم کر دیں اور اب یہ اتنا تیز کام نہیں کر رہے جیسے کہ پہلے کر رہے تھے۔

پھر آپ کا سوال یہ ہے کہ اسلام اس مسئلے کو کیسے حل کر سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے اپنی تمام دنیاوی کوششیں اس معاملہ میں کر لی ہیں۔ اب، صرف جو چیز آپ نے نہیں کی، وہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیم کے ساتھ اس معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ وہ تعلیم جو سچے مسلمانوں کے عملی نمونوں میں دکھائی دیتی ہے۔ ہم احمدی سچے مسلمان ہیں۔ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کامل اور صحیح معنوں میں عدل ہو اور کوئی حکومت اپنے ذاتی مفاد کو نہ دیکھے، خاص طور پر چند عرب ممالک ہیں یا چند ایسے ممالک جن کے پاس بے شمار قدرتی وسائل ہیں اگر وہ صحیح معنوں میں عدل و انصاف کو مدنظر رکھیں تو پھر یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کیا آپ کو علم ہے کہ اربوں ڈالرز کا اسلحہ، ہتھیار سعودی عرب کو فروخت کیا جا رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کس لئے ہے۔ یمن کے خلاف جنگ کرنے کے لئے ہے؟ مگر حکومتیں یہ کہتی ہیں کہ ہم دوسری حکومتوں کے ساتھ منصفانہ تجارت کر رہی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ یہ معصوم لوگوں کو مارنے یا معصوم ملک پر حملہ کرنے یا جہاں مرضی استعمال کیا جا رہا ہے۔ پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ کامل انصاف نہیں ہے۔ جب کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ کامل عدل ہونا چاہئے، بے شک آپ کو اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے قریبی عزیزوں کے خلاف گواہی دینی پڑے۔ اگر اس تعلیم پر عمل کیا جائے تو پھر یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر کوئی دنیاوی قانون اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتا۔

یہ انٹرویو تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 35 فیملیز کے 208 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں: رچمنڈ ہِل، میپل، ووڈ برج، ہملٹن، برمپٹن، کچنار، ملٹن، میسی ساگا اور ہالی فیکس۔

آج یہ سبھی لوگ اپنی زندگی میں اپنے پیارے آقا سے پہلی بار ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں اور ہر ایک ان بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصّہ پایا۔ اور اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی ایوان طاہر سے باہر تشریف لائے تو مسجد کی طرف جانے والے راستہ کے دونوں طرف کھڑے ہجوم نے نعرے بلند کئے۔ ایک طرف مرد حضرات تھے تو دوسری طرف خواتین اپنے بچوں کے ساتھ کھڑی تھیں اور ہزاروں کی تعداد میں تھیں۔ ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور ہر قدم پر حضور! السلام علیکم کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں اور ہزاروں کی تعداد میں یہ آوازیں اس طرح بلند ہوتی ہیں کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ یہی کہا جاسکتا ہے کہ عشق و محبت اور فدائیت کا ایک سمندر ہے جو راستہ کے دونوں اطراف سے امڈ آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ بابرکت لمحات، اس بستی کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کی تین ماہ قبل پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کیا تھا۔ اب ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ اللہ کے فضل سے ہڈی جڑ گئی ہے۔ موصوفہ نے واکر کے ساتھ تھوڑا تھوڑا چلنا شروع کر دیا ہے۔ احباب جماعت سے اہلیہ کی صحت تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ عبدالمومن، نیشنل سیکرٹری وصایا، جماعت احمدیہ، اوسلو، ناروے)

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

جماعتی رپورٹیں

مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 15، 16، 17 اکتوبر 2016 کو مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے 47ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے 38ویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد ہوا۔ نماز تہجد سے اجتماع کے پروگراموں کا آغاز ہوا۔ نماز فجر اور درس کے بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دُعا کرائی۔ بعدہ خدام واطفال کے بعض علمی مقابلہ جات بمقام مسجد انوار منعقد ہوئے۔

افتتاحی تقریب: افتتاحی تقریب ٹھیک 9 بجے جدید جلسہ گاہ (11 ایکڑ) میں مکرم رفیق احمد بیگ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ نعیم احمد پاشا صاحب نے کی۔ بعدہ حاضرین نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ عہد خدام واطفال دہرایا۔ عہد وفائے خلافت محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے دہرایا۔ مکرم خالد احمد ولید صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا پاکیزہ منظوم کلام ''نونہالان جماعت سے خطاب'' خوش الحانی سے سُنایا۔ بعدازاں مکرم متین الرحمن صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ اس سال موازنہ مجالس میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان اوّل، مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ ماتھوٹم کیرالہ سوم قرار پائیں۔

بعدہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔ حضور انور کے روح پرور پیغام کا انگریزی اور ہندی میں ترجمہ کروا کر خدام واطفال میں تقسیم کیا گیا۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے معاً بعد علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ سہ پہر چار بجے احمدیہ گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آنے والی خدام کی ٹیموں نے مارچ پاسٹ کیا۔ ترنگا جھنڈا لہرایا گیا، ساتھ ساتھ قومی ترانہ بھی پڑھا گیا۔ بعدہ مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز مغرب وعشا کے بعد ساڑھے سات بجے اجتماع گاہ میں علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جو رات 10 بجے تک جاری رہے۔

دوسرا دن: دوسرے دن کا آغاز بھی باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم کے طارق احمد صاحب مہتمم تربیت نے درس دیا۔ درس کے بعد مسجد انوار میں خدام الاحمدیہ بھارت کی مجلس شوریٰ کی پہلی نشست منعقد ہوئی۔

افتتاحی تقریب مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت: صبح ساڑھے نو بجے مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کی۔ تلاوت، عہد اطفال و نظم کے بعد مکرم نیاز احمد نائک صاحب مہتمم اطفال نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ امسال موازنہ مجالس میں مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان اوّل، حیدرآباد دوم اور بھدرواہ سوم قرار پائی۔ نماز ظہر وعصر کے بعد خدام واطفال کے مختلف ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ بعد نماز مغرب وعشا خدام واطفال کے مختلف علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

تیسرا دن: نماز تہجد مسجد انوار میں ادا کی گئی۔ نماز فجر اور خصوصی درس کے بعد مسجد انوار میں اجتماعی تلاوت قرآن مجید ہوئی۔ بعدہ احمدیہ گراؤنڈ میں خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی تقریب: نماز مغرب وعشاء کے بعد اختتامی تقریب زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان منعقد ہوئی جس میں مکرم جلال الدین نیّر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ قادیان، مکرم سید تنویر احمد صاحب صدر انجمن وقف جدید اور مکرم زین الدین حامد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم فاروق اعظم صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم محمود احمد عارف صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام دوبارہ پڑھ کر سُنایا اور خدام واطفال کو نصائح کیں۔ شکریہ احباب مکرم محمد نور الدین صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے پیش کیا۔ صدارتی خطاب میں محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے حضور انور کے پیغام کے حوالے سے خدام واطفال کو نصائح فرمائیں۔ بعدازاں خدام واطفال کی کارگزاری کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو سیدنا حضور انور کے بابرکت دستخطوں والی سندات دی گئیں۔ نیز اوّل پوزیشن حاصل کرنے والی مجلس (مجلس خدام الاحمدیہ قادیان) کو علم انعامی اور حضور انور کے بابرکت دستخط والی سند دی گئی۔ دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ رات ساڑھے دس بجے مسجد انوار میں مجلس شوریٰ کی دوسری نشست منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (شیخ مجاہد احمد شاستری، منتظم رپورٹنگ)

شعبہ نور الاسلام کی تبلیغی مساعی

صوبہ بنگال و پنجاب کا تبلیغی دورہ:

ماہ اگست وستمبر میں مکرم تبریز احمد صاحب مبلغ شعبہ نور الاسلام نے صوبہ بنگال کا دورہ کیا۔ موصوف نے مختلف یونیورسٹی اور کالج کے پروفیسر صاحبان، اخباری نمائندگان اور دیگر سرکاری اداروں کے افسران سے مل کر انہیں جماعت کا پیغام پہنچایا۔ اسی طرح مکرم صالح احمد صاحب مبلغ شعبہ ھٰذا نے بھی ماہ اگست وستمبر میں صوبہ پنجاب کی چار جماعتوں کا دورہ کیا اور چنڈی گڑھ اور لدھیانہ کی مختلف یونیورسٹیز میں جاکر پروفیسرز اور طلباء سے ملاقات کی اور جماعتی کتب تحفۃً دیں۔ جالندھر میں موصوف نے گولکھ ناتھ میموریل چرچ اور سینٹ میری کیتھیڈرل چرچ میں جاکر تبلیغ احمدیت کی۔

مدورائی صوبہ تامل ناڈو میں بک فیئرز کا انعقاد

مورخہ 2 تا 12 ستمبر ضلع مدورائی صوبہ تامل ناڈو میں منعقد ہونے والے بُک فیئر میں جماعتی بک اسٹال لگایا گیا۔ وزٹرز کو جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مورخہ 27 اگست تا 4 ستمبر کو دہلی اور 12 تا 18 ستمبر کو نوئیڈا میں منعقد ہونے والے بک فیئر میں جماعتی بک اسٹال لگایا گیا۔ اسی طرح مورخہ 22 اور 23 ستمبر کو لدھیانہ میں اگریکلچرل فیسٹول کے موقعہ پر جماعت کو بُک سٹال لگانے کا موقعہ ملا۔

مرشدآباد صوبہ بنگال میں پیس سمپوزیم کا انعقاد

جماعت احمدیہ مرشدآباد میں مورخہ 28 ستمبر 2016 کو پیس سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم محمد وسیم خان صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند نے بطور مرکزی نمائندہ شرکت کی۔ مکرم سیف الدین صاحب مبلغ انچارج دیناج پور نے پیس سمپوزیم کا مقصد بیان کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات بیان کیں۔ مکرم محمد وسیم خان صاحب نے امام جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا میں کی جانے والی قیام امن کی کوششوں کا تذکرہ کیا۔ بعدہٗ سات مختلف مکتبہ فکر کے سکالرز نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ چار لوکل ٹی وی چینلز نے اس پروگرام کی کوریج کی جس سے تقریباً 20,000 لوگوں تک پیغام حق پہنچا۔ مورخہ 27 ستمبر کو انڈو گلوبل کالج چنڈی گڑھ میں ایک سیمنار منعقد کیا گیا۔ اس سیمینار میں 250 سے زائد طلباء نے شرکت کی۔

پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ میں بک فیئر اور سیمنار کا انعقاد

مورخہ 3 تا 9 اکتوبر پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ میں بک فیئر منعقد ہوا جس میں شعبہ نور الاسلام نے بک اسٹال لگایا۔ کثیر تعداد میں یونیورسٹی کے پروفیسرز اور طلبا نے اسٹال کا وزٹ کیا۔ جنہیں جماعتی کتب اور لیف لیٹس کا تحفہ دیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر سربجندر سنگھ جی جو کہ پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ کے سری گورو گرنتھ صاحب سٹڈیز کے ہیڈ ہیں نے جماعتی بک اسٹال سے متاثر ہو کر اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس ڈپارٹمنٹ میں جماعت کی طرف سے اسلامی تعلیمات کو جاننے کے لئے ایک سیمینار ہو۔ مورخہ 6 اکتوبر کو دوپہر سوا بارہ بجے سیمینار کا آغاز ہوا۔ یونیورسٹی کی دعوت پر قادیان سے ایک وفد سیمینار میں شامل ہوا۔ جناب سرجیت سنگھ تپے صاحب ریٹائرڈ پرنسپل پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ اور جناب گرچیج سنگھ سیکرٹری پنجابی ساہتیہ اکیڈمی دہلی نے مہمانوں کا استقبال کیا اور جماعت کا تعارف کروایا اور جماعتی نمائندگان کی آمد پر شکریہ ادا کیا۔

بعدازاں پروفیسر بلکار سنگھ جی نے سیمینار کی مبارکباد دیتے ہوئے اسلامی تعلیمات اور نماز کا فلسفہ بیان کیا۔ بعدازاں مکرم گیانی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ نے اسلامی تعلیمات، جماعت کا تعارف اور حضور انور کی قیام امن کی کوششوں کا تذکرہ کیا اور طلبا کے سوالوں کے جواب دیئے۔ بعدہ ڈاکٹر سرجیت سنگھ صاحب آف دہلی یونیورسٹی اور مکرمہ ڈاکٹر دمن جیت کور صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر ڈاکٹر سربجندر سنگھ جی نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ (شیراز احمد، انچارج شعبہ نور الاسلام قادیان)

احمدیہ امن انعام 2017

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے جلسہ سالانہ یوکے 2016 کے تیسرے روز 14 اگست 2016 کو امن انعام کا اعلان کیا جسے احمدیہ مسلم پیس پرائز کہا جاتا ہے۔ یہ انعام جماعت احمدیہ یوکے کے زیر انتظام منعقد ہونے والے پیس سمپوزیم کے موقع پر دیا جاتا ہے۔ یہ انعام 2009 سے دنیا بھر میں امن کو فروغ دینے کیلئے منتخب شخصیات کو دیا جا رہا ہے۔ امسال مکرمہ Setsuko Thurlow صاحبہ کو یہ انعام دیا جائے گا۔ موصوفہ ہیروشیما پر گرائے جانے والے بم کے بعد بچ گئی تھیں اور اب نیوکلیئر ہتھیاروں کو ختم کرنے کیلئے کام کر رہی ہیں۔ ان کی پیدائش جنوری 1932 میں ہیروشیما جاپان میں ہوئی۔ اگست 1945 میں جب ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا گیا تو آپ کی عمر 13 سال تھی۔ بعد کے حالات اور تجربات نے آپ کی زندگی بدل دی۔ ایٹامک بم کی ہولناکیوں اور اس کے بھیانک نتائج کو دیکھ کر آپ نے اپنی زندگی نیوکلیئر ہتھیاروں کو ختم کرنے کیلئے وقف کر دی۔ آپ نے نیوکلیئر جنگوں کے نتیجہ میں انسانی ہمدردی اور انسانی خدمت کے پہلو کو خاص طور پر اُجاگر کیا ہے اور نیوکلیئر ہتھیاروں کے موضوع سے متعلق خاموشی کو ختم کرنے کی بالخصوص کوشش کی اور نیوکلیئر ہتھیاروں کے خلاف کئی مہمات جاری کیں۔ آپ اب کینیڈا میں رہتی ہیں اور وہاں کی نیشنل ہیں۔ کینیڈا اور جاپان دونوں نے آپ کے کام کو سراہا ہے اور آپ کو ''دِی آرڈر آف کینیڈا میڈل'' بھی ملا ہے جو کینیڈا کے شہری کیلئے سب سے بڑا انعام ہے۔ آپ کو جاپانی حکومت کی طرف سے نیوکلیئر ہتھیاروں کو ختم کرنے کیلئے خاص نمائندہ بنایا گیا۔ آپ نے یونائیٹڈ نیشنز کی اسمبلی کی فرسٹ کمیٹی سے بھی خطاب کیا ہے۔ آپ کو احمدیہ مسلم پیس پرائز جماعت احمدیہ یوکے کے زیر انتظام پیس سمپوزیم 2017 کے موقع پر دیا جائے گا۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ، 4 نومبر 2016)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر7977: میں محمد عمر تیماپوری ولد مکرم عبدالعزیز صاحب استاد مرحوم، قوم احمدی مسلمان عمر66سال پیدائشی احمدی، ساکن فلیٹ نمبر1، گراؤنڈ فلور، حبیبہ درشن ریسیڈنسی، شانتی نگر، ایم.ایس.کے بل روڈ گلبرگہ، کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20رمئی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک مکان بمقام تیماپور قیمت دس لاکھ روپئے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: انصار احمد العبد: محمد عمر تیماپوری گواہ: حفیظ احمد گنائی

مسل نمبر8009: میں ایم.خلیل احمد ولد مکرم ایم.نور احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر52سال پیدائشی احمدی، ساکن فوریسٹ کونٹرکٹر، چکاپیٹ، نزد احمدیہ مسجد ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1رستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔رہائشی مکان :16X71 بمقام سورب، زمین 17X45 بمقام سورب۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار-/35,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم.ریاض احمد العبد: ایم خلیل احمد گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر8010: میں نصرت خلیل زوجہ مکرم ایم خلیل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر45سال پیدائشی احمدی، ساکن چکاپیٹ روڈ، نزد احمدیہ مسجد ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1رستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔طلائی زیور:300 گرام، 22 کیریٹ، حق مہر -/10,000 روپئے وصول شد(زیورات میں یہ رقم شامل ہے)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ایم خلیل احمد الامۃ: نصرت خلیل گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر8011: میں ریشمہ ریاض زوجہ مکرم ریاض احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر36سال پیدائشی احمدی، ساکن عقب احمدیہ مسجد، چکّاپیٹ روڈ ڈاکخانہ سوراباضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1رستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی:10 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: -/21,000 روپئے وصول شد(اس رقم سے زیورات خریدی ہیں)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ریاض احمد الامۃ: ریشمہ ریاض گواہ: طارق احمد

مسل نمبر8012: میں آفرین سنوری زوجہ مکرم جاوید احمد سنوری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر28سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: احمدیہ مسلم مسجد، آئی.وی.ڈی.پی لے آوٹ، ایس.این نگر، ڈاکخانہ ساگر ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، مستقل پتہ: چنداپور ڈاکخانہ منڈل تدوائی ضلع نظام آباد، صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی :2.5 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر:-/15151 روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: جاوید احمد غوری الامۃ: آفرین سنوری گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر8013: میں خورشید داؤد بھٹی زوجہ مکرم داؤد احمد بھٹی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر63سال پیدائشی احمدی، مستقل پتہ:26 الفرڈ اسٹریٹ، رچمنڈ ٹاؤن، بنگلور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی:2 کڑے 40 گرام، 1 چین 15 گرام، 2 انگوٹھی 6 گرام، 2 سیٹ بالیاں 12 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایس.ایم ظفر احمد الامۃ: خورشید داؤد گواہ: سید شارق مجید

مسل نمبر8014: میں اشرف خان ولد مکرم عبدالرحمن خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر31سال پیدائشی احمدی، ساکن 16 فورڈ'ڈی'اسٹریٹ، بنگلور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/16,500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: میر عبدالحمید شاہد العبد: اشرف خان گواہ: سید شارق مجید

مسل نمبر8015: میں طاہرہ تسنیم زوجہ مکرم ایم.مبارک احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر52سال پیدائشی احمدی، ساکن 201 این.آئی.ریسیڈنسی، نمبر12 ولنگٹن اسٹریٹ، رچمنڈ ٹاؤن، بنگلور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26رجولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: لچھا 7.2 گرام، نیکلس 13.13 گرام، چین 6.2 گرام، کڑے(2عدد) 12.9 گرام، بالیاں(اسٹون) 3.48 گرام، بالیاں 3.84 گرام، چھمکائی 7.20 گرام، بالیاں(موتی) 9.8 گرام، انگوٹھیاں(10عدد) 21.34 گرام، انگوٹھی ایک عدد 3.20 گرام، نتھنی 0.41 گرام، کان کی بالی 1.2 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ کے ہیں)، زیور نقرئی: انگوٹھی(پیرکی) 4.20 گرام، حق مہر:-/8000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ثنا فرقان احمد الامۃ: طاہرہ تسنیم گواہ: مبارک احمد

مسل نمبر8016: میں زینب جاوید بنت مکرم محمد صبغۃ اللہ احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ، عمر64سال، پیدائشی احمدی، ساکن 26/6-الفرڈ اسٹریٹ، رچمنڈ ٹاؤن، بنگلور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔دارالسلام بلڈنگ کہ میلپکس کا گراؤنڈ اور پہلی منزل ڈپلیکس مع 2 فلیٹ بمقام 26/6 الفرڈ اسٹریٹ، رچمنڈ ٹاؤن، بنگلور(گراؤنڈ اور پہلی منزل میں ہماری رہائش ہے، جبکہ دوسری اور تیسری منزل کرائے پر ہے)، کلاسک بلڈنگ بمقام رچمنڈ روڈ بنگلور کا ایک حصہ، زیورات:230 گرام۔میرا گزارہ آمد از جائیداد سالانہ-/40,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: خالد جبران احمدی الامۃ: زینب جاوید گواہ: محمد نصرت اللہ احمدی

مسل نمبر8017: میں ظفر احمد احمدی ولد مکرم فیض احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، ریٹائرڈ، عمر62سال، پیدائشی احمدی، ساکن 26/6-الفرڈ اسٹریٹ، رچمنڈ ٹاؤن، بنگلور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔آبائی مکان بمقام یادگیر آتار محلّہ مکان نمبر 22-5-3، چھ بھائی اور چار بہنوں کا مشترکہ حصہ ہے۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہوار-/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ: مدبر احمد العبد: ظفر احمد احمدی گواہ: محمد عرفان اللہ احمدی

مسل نمبر8018: میں محمد صالح ولد مکرم انصری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر36سال تاریخ بیعت 1998، ساکن 1st بی.کراس، ڈوڈّامندر، 2nd آنگنواڑی، جاکور لے آؤٹ، بنگلور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/12,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: منور احمد العبد: محمد صالح گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر8019: میں زینب شاہین زوجہ مکرم محمد مصطفیٰ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر36سال پیدائشی احمدی، ساکن مصطفیٰ کالونی، وارڈ نمبر11، مصطفیٰ مسجد، بی.بی.روڈ ڈاکخانہ شاہپور ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1راپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر-/15,000 روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد مصطفیٰ الامۃ: زینب شاہین گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8020: میں محمد مصطفیٰ ولد مکرم عبدالقدیر لاڑجی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن مصطفیٰ کالونی، وارڈ نمبر 11، مصطفیٰ مسجد، بی.بی.روڈ ڈاکخانہ شاہپور ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 راپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان 30x40 (دو بھائیوں کا مشترکہ)، ایک پلاٹ 30x40، حیدرآباد میں آبائی مکان جو 4 بھائی اور 4 بہن کا مشترکہ حصہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مقیت پاشا العبد: محمد مصطفیٰ گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8021: میں سید طاہر احمد عجب شیر ولد مکرم سید محمود احمد عجب شیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن شرقی محلہ، تیماپور ڈاکخانہ رنگمپیٹ (سورپور) ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 22x50 بمقام تیماپور۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6712 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید محمود احمد عجب شیر العبد: سید طاہر احمد عجب شیر گواہ: طارق احمد

مسل نمبر 8022: میں ہادی احمد ولد مکرم سید وسیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن آر.او نمبر 59-13-4، گاچی باولی، یادگیر، کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: لقمان احمد شحنہ العبد: ہادی احمد گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8023: میں سید وسیم احمد وسیم ولد مکرم سید ملک صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلّہ گاچی باولی ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 راگست 2016 صیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مشترکہ مکان بمقام یادگیر۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نورالحق ہوڈری العبد: سید وسیم احمد وسیم گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8024: میں توفیق احمد ولد مکرم انور احمد صاحب اماپوری مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلّہ صدر دروازہ کنٹی گلی، مکان نمبر 95-9-4، ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد العبد: توفیق احمد گواہ: لقمان احمد

مسل نمبر 8025: میں راہلہ ناہید بنت مکرم سید وسیم احمد وسیم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلّہ گاچی باولی ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید وسیم احمد وسیم الامۃ: راہلہ ناہید گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8026: میں لقمان احمد شحنہ ولد مکرم مبارک احمد شحنہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 1/70-1-1 محلّہ مسلم پورا، نزد اُردو گورنمنٹ اسکول ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1

واقفینِ نَو کو زیادہ سے زیادہ جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفینِ نَو میں زیادہ ہونی چاہئے۔ ہمارے سامنے تو تمام دنیا کا میدان ہے۔ ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جزائر، ہر جگہ ہم نے پہنچنا ہے۔ ہر جگہ، ہر براعظم میں نہیں، ہر ملک میں نہیں، ہر شہر میں نہیں بلکہ ہر قصبہ میں، ہر گاؤں میں، دُنیا کے ہر فرد تک اسلام کے خوبصورت پیغام کو پہنچانا ہے۔ اس کیلئے چند ایک مبلغین کام کو سرانجام نہیں دے سکتے۔ دنیا میں دین کو پھیلانے کیلئے دینی علم کی ضرورت ہے اور یہ علم سب سے زیادہ ایسے ادارہ سے ہی مل سکتا ہے جس کا مقصد ہی دینی علم سکھانا ہو اور یہ ادارہ جماعت احمدیہ میں جامعہ احمدیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس لئے واقفینِ نَو کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 18 رجنوری 2013، بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن) (انچارج شعبہ وقف نو بھارت)

حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت مندرذیل جائیداد ہے۔ آبائی مکان بمقام یادگیر۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد سوداگر العبد: لقمان احمد شحنہ گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8027: میں انیسہ نکہت بنت مکرم محمود احمد گلبرگی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 57-8-1 شاہپور پیٹ ڈاکخانہ یادگیر ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ آدھا تولہ طلائی چین 22 کیریٹ، رہائشی مکان 7 بھائی اور 3 بہن میں مشترکہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمود احمد گلبرگی الامۃ: انیسہ نکہت گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8028: میں طاہرہ بیگم زوجہ مکرم خالد احمد شحنہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 29-5-3 اسر محلّہ ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 2 تولہ، منگل سوتر 22 گرام، نیکلس 19 گرام، جھمکا 3 گرام، بالی 3 گرام، 7 انگوٹھیاں 10 گرام۔ حق مہر: -/9151 روپئے بذمہ خاوند۔ پلاٹ 30x40 بمقام یادگیر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد سوداگر الامۃ: طاہرہ بیگم گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8029: میں عظمت النساء بیگم زوجہ مکرم عبدالحی تیرگھر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 42-6-2، کالا چبوترا ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/11551 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالحی تیرگھر الامۃ: عظمت النساء بیگم گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8030: میں رفیعہ بیگم زوجہ مکرم عبدالوحید خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 1/83-1-1، مسلم پورا ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چین 1 تولہ، کان کی بالی 3 گرام، منگل سوتر 4 گرام۔ حق مہر: -/5000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد عمر فاروق ہوڈری الامۃ: رفیعہ بیگم گواہ: طارق احمد گلبرگی

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
.... a desired destination for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 85201
Contact Number : 09440023007, 0847329644

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

ہے۔ بڑی رقم ہے پڑی رہتی ہے سارا سال جس کے پاس سونا ہے جس کے پاس چاندی ہے۔ بعض ذمہ داروں کے اوپر زکوۃ فرض ہے پھر بڑے بڑے جن کے ڈیری فارم ہیں ان پر زکوۃ فرض ہے۔ اس زکوۃ میں سب عورتیں اور مرد شامل ہیں اور اس کا ایک مقررہ نصاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آپ نے مقرر فرمایا۔ اسی طرح اس طرف خاص طور پر زکوۃ کے معاملے میں یہ بھی بتا دوں عورتوں کو توجہ کرنی چاہئے۔ یہاں آ کر بہتر حالات ہو کر ان کے پاس کافی سونے کے زیور ہوتے ہیں بڑی عمر کی بھی چھوٹی عمر کی عورتوں کو اکثر میں نے دیکھا ہے کہ کافی بھاری بھاری سونے کے کڑے اور چوڑیاں پہنی ہوتی ہیں پہنیں بیشک۔ زینت ہے اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے لیکن اس پر زکوۃ دینا بھی فرض ہے۔

حضور انور نے فرمایا: سب سے پہلے یہ فرض جماعت کے عہدیداروں اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کا ہے کہ مسجدوں کی آبادی کو اپنی حاضری سے لازمی بنائیں۔ جماعت نے جو مال اور وقت کی قربانی دی ہے اس کا مستقل ثواب حاصل کرنے کے لئے عہدیداروں کو بھی اور ہر احمدی کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ اس وقت جو مسجد آپ کی تعداد سے تین گنا بڑی ہے اس کو چھوٹا کر دیں اور مسجدیں چھوٹی اس وقت ہوتی ہیں جب نمازیوں کی تعداد بڑھتی ہے اور جماعت کی تعداد بڑھتی ہے۔ جماعت کی تعداد بڑھانے کے لئے تبلیغ بہت ضروری ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ فرمایا کہ جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے برے نمونے سے اَوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونے سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں اور وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ ابھی تک آپ کی جماعت میں داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آج دنیا کو ہلاکت سے بچانا احمدیوں کا کام ہے اور لیکن اس کے لئے شرط وہی ہے کہ ہمارے قدم آگے بڑھیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی خاطر بھی لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔ پس ہر احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو بچائے جو دنیا خدا کو بھول رہی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کو بچائیں۔ بعض اخلاقی لحاظ سے اگر بہتر لوگ بھی ہیں بعض کہہ دیتے ہیں مذہب کو ہم نے کیا ماننا ہے ہمارے اخلاق بہتر ہیں۔ بنیادی بعض اخلاق تو بہتر ہیں روزمرہ کے اخلاق ہیں ملنا جلنا تو بہتر ہے کسی کا حق بھی بعض نہیں مارتے لیکن بعض لحاظ سے آزادی کے نام پر اخلاقی طور پر یہ لوگ دیوالیہ ہو چکے ہیں اور پھر قانون بھی ان کو تحفظ دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تو دنیا بالکل بھول چکی ہے۔ ایسے میں ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آئے ہیں ہم بھی اگر اپنی قدروں کو بھول کر خدا تعالیٰ کو بھول کر اسلامی اخلاق کو بھول کر دنیا کے پیچھے چل پڑے تو دنیا کی اصلاح کون کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے بیشک اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اور لوگ مل جائیں گے لیکن یہ نہ ہو کہ ہم محروم رہ جائیں اس سے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے آج بھی کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اپنا جائزہ ہر احمدی کو لینے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں ادا کرسکیں۔ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ مسجد بنادی۔ ہمارا ٹارگٹ تو یہ ہونا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آنے والوں کی تعداد کو بڑھانا ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ہمارا ہر قدم آگے بڑھنے والا نہ ہو۔ ہم میں سے ہر ایک اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی نمونہ نہ بن جائے ہم میں سے کوئی کسی کو دکھ دینے والا نہ ہو بلکہ اپنوں غیروں کا حق ادا کرنے والا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد بیوی بچوں خویش واقارب اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جاؤ۔ مخالفوں کے واسطے اعتراض کا موقع ہرگز ہرگز نہ دینا چاہئے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس درد کو محسوس کرنا چاہئے اور اپنے وہ نمونے قائم کرنے چاہئیں جو جماعت کی نیک نامی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نیک نامی کا باعث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارا کل ہمارے آج سے بہتر ہو۔ ہمارے بچے اور ہماری نسلیں اس بات کو سمجھنے والی ہوں کہ ان کے ماں باپ نے جو قربانیاں دیں جو مسجدیں بنائیں جو تبلیغ کے کام کئے اور بچوں کو دین کو دنیا پر قائم رہنے کی جو تلقین کی وہی حقیقی دولت ہے جو ان کے لئے چھوڑی ہے اور پھر آئندہ نسلیں اپنی نسلوں کے دلوں میں یہ سوچ پیدا کرتی چلی جانے والی ہوں اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کرے کہ یونہی چلتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہماری آئندہ نسلیں بھی سمیٹتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

......☆......☆......☆......

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبان، قادیان

+91-9915227821,+91-8196808703

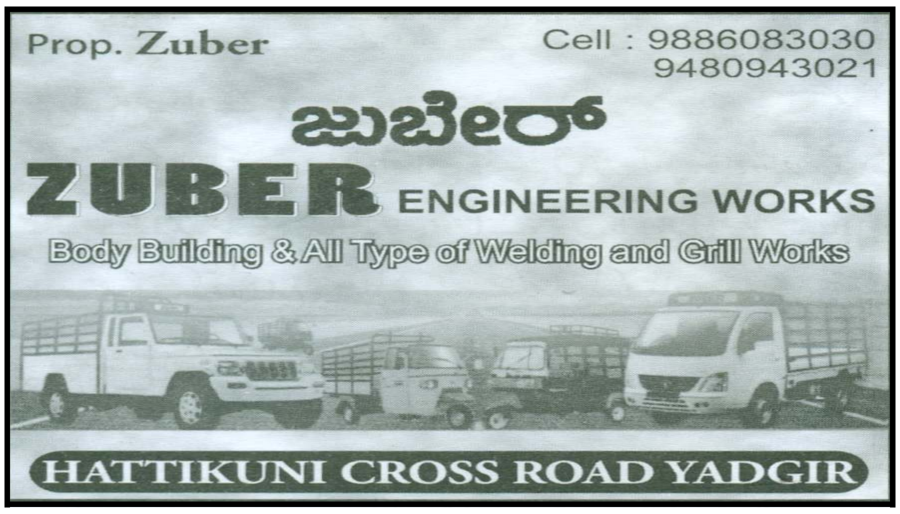

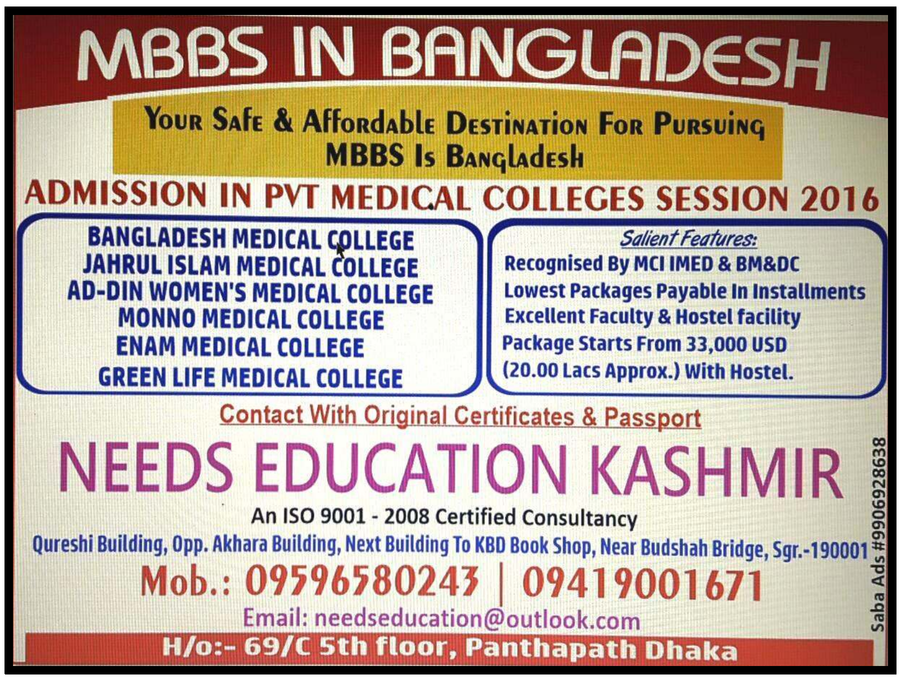

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 10 Nov 2016 Issue No. 45

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے، یہ خانہ خدا ہوتا ہے

جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی

اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے

پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت باخلاص ہو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 4/نومبر 2016 بمقام کینیڈا

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 19 تلاوت فرمائی:

اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ

حضور انور نے فرمایا: الحمد للہ جماعت احمدیہ رجائنا (Regina) کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ماشاء اللہ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ اس وقت جو یہاں جماعت کی تعداد ہے اور ارد گرد کے علاقوں سمیت قریبی علاقوں کے ساتھ وہ تقریباً 160 لوگ ہیں۔ مسجد کے ہالوں میں چارسو افراد نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو کامن ایریا میں بھی مزید سو افراد کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے اخراجات بھی مقامی جماعت نے ہی ادا کئے ہیں یا ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے بلکہ کل جو خرچ ہوا ہے نقد رقم کے لحاظ سے اس کا بھی تقریباً تیسرا حصہ دو افراد نے ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے جن میں سے ایک ہمارے ڈاکٹر شمس الحق شہید کی بیوہ ہیں۔ یہ جو میں نے کہا کہ نقد رقم کے لحاظ سے یہ اس لئے کہ جب مسجد کی تعمیر کا کام شروع کرنے کا مرحلہ آیا اور کنٹریکٹرز سے رابطے کئے گئے تو کم سے کم ٹینڈر بھی یہ کہتے ہیں کہ 2.8 ملین کا تھا جس میں باقی اخراجات ملا کر 3.5 ملین ڈالر تک بات پہنچتی ہے لیکن جو کل خرچ ہوا ہے مسجد کی تعمیر میں اور اس کو مکمل کرنے میں وہ 1.6 ملین ڈالر کا ہوا ہے۔ اب ایک دنیا دار اس بات کو سن کر حیران ہوگا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ٹھیکیداروں کے کم سے کم ٹینڈر کے بھی مقابلے میں نصف سے کم رقم میں مسجد کی تکمیل ہوگئی۔ یقیناً ایک دنیا دار اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا کیونکہ اسے نہیں پتا کہ قربانی کیا ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے قربانیوں کے کیا معیار قائم کیے ہیں۔ جان مال وقت کو قربان کرنے کی جو مثالیں ملتی ہیں وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ملتی ہیں۔ یہ مزاج جماعت احمدیہ کا ہے ہر جگہ چاہے وہ پاکستان کے احمدی ہوں جانی و مالی قربانی پیش کرنے والے ہیں۔ چاہے وہ افریقہ کے رہنے والے احمدی ہیں جن کے پاس اگر مال نہیں ہے تو وقت کی قربانی کرکے اور جو کچھ بھی ہے اس کو دے کر مساجد اور جماعتی کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ چاہے انڈونیشیا کے رہنے والے احمدی ہیں یا یورپ کے رہنے والے احمدی ہیں یا یہاں کینیڈا کے رہنے والے احمدی ہیں یا دنیا کے کسی بھی خطے کے رہنے والے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ قربانی کی توفیق دیتا ہے اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کو اپنا مقصود بنایا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں جماعت کے اموال کی جو نصف سے زائد رقم بچائی گئی وہ مجھے بتایا گیا کہ سسکاٹون کے تین بھائیوں نے جو تعمیر کے کام میں ہیں رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں اور اس طرح یہ رقم بچائی۔ اسی طرح دیگر رضا کار بھی شامل ہوئے کام میں۔ ان بھائیوں کی جو کنٹریکٹر ہیں ان کی مدد ایک چوتھے کنٹریکٹر کی طرف سے بھی ہوئی جس کو اللہ تعالیٰ نے شاید اسی کام کے لئے یہاں بھیجا تھا ٹورنٹو سے جہاں ان کا کام ختم ہو گیا اور یہاں آئے۔ تو بہرحال ان سب نے مل کر یہ کام کیا اور پھر باقی رضا کار بھی جن میں سے جو یہاں مقامی لوگ بھی ہیں رجائنا کے سسکاٹون سے بھی آئے کیلگری سے بھی آئے ایڈمنٹن سے بھی آئے اور پھر ٹورنٹو سے بھی آئے جن میں خدام بھی شامل ہیں انصار بھی شامل ہیں اور سوائے اس کام کے جس کے لئے جماعت میں پیشہ وارانہ مہارت رکھنے والے نہ تھے سب کام ان کنٹریکٹرز اور رضا کاروں نے کئے۔ اب دنیا دار کنٹریکٹر تو یہ سوچ نہیں سکتے لیکن ان لوگوں نے اپنے روپے اور وقت کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اسی طرح لجنہ نے بھی ان رضا کاروں کے کھانے کا انتظام کرکے علاوہ مالی قربانی کے اس خدمت کی وجہ سے اس تعمیر میں حصہ لیا اور وہ بھی حصہ دار بن گئیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تقریباً ساڑھے اکتالیس ہزار گھنٹے اس مسجد پر رضا کارانہ رضا کاروں نے کام کیا۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں نظر آتا ہے ہر جگہ جیسا کہ میں نے کہا۔ ایک طرف بعض مسلمان دنیا میں بدامنی پھیلانے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف دنیا کے ایسے حصہ میں رہنے والے احمدی مسلمان جو ترقی یافتہ اور دنیاوی ترجیحات میں بڑھا ہوا ملک ہے اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرنے کے لئے اپنا مال اور وقت پیش کر رہے ہیں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرتا ہے وہ جنت میں اپنے لئے گھر تعمیر کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے اپنے ماننے والوں کو فرمایا کہ تم اسلام کے خوبصورت پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تصویر پیش کرنے کے لئے مسجد بناؤ۔

حضور انور نے فرمایا: ایک جگہ مسجد کی تعمیر کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت باخلاص ہو۔ نیک نیتی سے ہو مسجد بنانے کی شرط۔ محض للہ اسے کیا جاوے نفسانی اغراض یا کسی اور شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے لیکن ساتھ ہی اس شرط کو بھی مدّنظر رکھنا ضروری ہوگا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے کہ اخلاص ہو صرف وقتی جذبہ اور جوش نہ ہو کہ صرف اچھی مسجد کی تعمیر ہی مدّنظر ہو بلکہ اس کے مقاصد کو پورا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ صرف نام و نمود کے لئے مسجد نہ بنائی جائے۔ صرف اس لئے نہیں کہ اتنی مالی قربانی کی ہے یا اتنے گھنٹے اپنا وقت دیا ہے یا کسی مقابلے کی وجہ سے نہیں ہونا چاہئے۔ خالصۃً للہ مسجد کی تعمیر ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہم اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو دیکھ کر شکر کے جذبات سے پُر ہیں اور آج یہاں کے رہنے والے بھی رہنے والوں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شکر میں بڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک مسجد عطا فرمائی ہے ایک ایسا گھر عطا فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور خدائے واحد کی عبادت کے لئے ہے۔ بیشک یہ گھر ہے تو خدا تعالیٰ کا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فائدے کے لئے یہ گھر نہیں بنایا اس کا فائدہ بھی ان لوگوں کو ہو رہا ہے اور ہوتا ہے جو اس میں آتے ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جس کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے اور شکر ادا کرنے کا طریق جو مسجدوں کی تعمیر پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ہے وہ اس آیت میں بیان ہوا ہے جو میں نے تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے آیت کا کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

پس اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان جو ایک مؤمن ہونے کی اور مسلمان ہونے کی بنیادی شرط ہے یہ تو ضروری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیام نماز بھی ضروری ہے۔ اور قیام نماز کیا ہے یہ پانچ وقت مقررہ وقت پر نماز باجماعت کے لئے آنا ہے۔ نماز کا قیام کرنے کا مطلب ہی قیام نماز، قیام نماز کا مطلب ہی یا نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی باجماعت نماز ادا کرنا ہے۔ پھر زکوۃ دینا ہے۔ زکوۃ کیا ہے یہ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرکے پاک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی اس قربانی میں بڑھے ہوئے ہیں لیکن نمازوں میں آنا اور باجماعت ادا کرنا اس میں سستی ہر جگہ پائی جاتی ہے جبکہ یہ بنیادی چیز ہے اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ زکوۃ کے بارے میں میں یہ بھی بتادوں ایک تو اس میں عمومی زکوۃ شامل ہے جو ہر اس شخص پر فرض ہے جو دولت مند ہے جس کا روپیہ بینکوں میں موجود ہے یا اس کے پاس موجود

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad